یہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار ہذا معہ محصول ڈاک

قیمت ——— سالانہ - ششماہی

اخبار معہ رسالہ قانونی ..... ۵ر ... ۳ر

صرف اخبار ..... ۲ر ... ۱ر

طلبا اور کم استطاعت اصحاب سے بشرط تصدیق ... ۲ر ... ۱ر

بغیر ششماہی یا سالانہ چندہ پیشگی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونے کا پرچہ ڈیڑہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اجرت بذریعہ خط و کتابت فیصل ہوگی۔ مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کیجائینگی۔ اعلے درجہ کے مضامین کا معاوضہ معقول دیا جائے گا۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر سپرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے۔ روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ سے بہیجا جاوے۔ ورنہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

وکیل

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۱۸ | امرتسر - مورخہ ۲ - اگست ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ | جلد ۳

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲ - اگست ۱۸۹۷ء یوم دوشنبہ

اعلیحضرت امیر المومنین کے خیالات دربارہ قبضہ تھسلی

اخبار سٹینڈرڈ مورخہ ۹ جولائی اپنے نامہ نگار متعینہ قسطنطنیہ کے حوالہ سے سلطان المعظم اور اونکے محلسرائے ہمایون کے ایک اعلے عہدہ دار کی گفتگو جسکے بالکل درست ہونیکی وہ ذمہ داری اٹہاتا ہے درج کرتا ہے۔ نامہ نگار مذکور لکہتا ہے کہ اس موقعہ پر حضرت جلالت مآب خلافت پناہی نے اپنی معمولی احتیاط اور کم گوئی کے برخلاف نہایت ہی پُرزور الفاظ استعمال کئے۔ اور صاف تسلیم کر لیا۔ کہ ہم دل مین ہمیشہ سے لڑائی کے خواہان تہے۔ مگر باقی یورپ کی خاطر اعلان جنگ سے محترز تہے کہ مبادا وہ بہی نائرہ حرب کی عام آتشزدگی کی زد مین آجائے۔ ہم اپنے اور نیز اپنے مشیرون کے جوش کو اس وقت تک برابر روکے رہے جبتک کہ ہم یونان کو بالکل علیحدہ کرنے مین کامیاب نہ ہوگئے اور اس امر کو متیقن نہ کر لیا کہ ہمکو صرف اکیلے یونان سے لڑائی کرنی پڑے گی۔ جب یہ مدعا حاصل ہوگیا تو ہم نے اپنی فوج کو پیشقدمی کے لئے حکم دیدیا۔ اب فتح پا جانے پر یورپ ہمکو ملک یا روپیہ دلانے سے انکار کرتا ہے۔ مگر ہم تا بہ امکان اسکو کبہی منظور نہین کرین گے۔ مجہے کس چیز کا ڈر ہے۔ یورپ کی ہر شش دول عظام جب (یونانی کرنیل) واسوس اور اوسکے دو ہزار اٹہائی گیرون کو نہین دبا سکین تو وہ میری تین لاکہہ فاتح فوج کے برخلاف جو رومیلیا مین موجود ہے کیا کر سکتی ہین؟ - فرض کر لیا کہ وہ ہمپر دباؤ ڈالنے کی خواہشمند ہین۔ مگر یہ تو بتائین کہ "اس کام کا بیڑہ کون اٹہائے گا" اس موقعہ پر سلطان المعظم نے کاغذون کے ایک ڈہیر پر جو اونکے سامنے میز پر پڑا ہوا تہا ہاتہہ رکہکر ارشاد فرمایا۔ "یہ دیکہو یورپ کے کل دار الخلافون سے جو اطلاعین موصول ہوئی ہین وہ میری سامنے پڑی ہین۔ جب دباؤ ڈالنے کی تجویز پیش کیگئی تو ایک طاقت نے کہا کہ مین اس معاملہ مین بہت کارروائی کر چکی ہون۔ اور زیادہ کچہہ نہین کرنا چاہتی۔ دوسری نے جواب دیا کہ ہماری سامنے بالکل تاریکی پہیلی ہوئی ہے (یعنی ہماری عقل اب کوئی کام نہین کرتی) اور مین اندہیرے مین اور آگے بڑہنا پسند نہین کرتی۔ تیسری نے کہا کہ مین تو سب کی رفاقت کے لئے یہان تک بڑہی چلی آئی ہون لیکن اگر یہ کہو کہ مین یونانیون کے لئے اپنی رعایا کے خون کا ایک قطرہ بہی گراؤن تو یہ مجہے منظور نہین۔ اسی طرح کے باقیماندہ دولتون کے جواب تہے۔ پس مین پہر یہ سوال کرتا ہون کہ کون ترکون کو تہسلی سے باہر نکالے گا؟ - مین وہان موجود ہون۔ اور وہین رہونگا!!" مخاطب نے جب ادہم پاشا کی نسبت کوئی اشارا کیا تو خلیفۃ المسلمین بول اٹہے "ادہم بیوقوف تہا کہ اوسنے پہاڑون کی چوٹیون کو بنوک سنگین فتح کرنے پر وقت ضائع کر دیا۔ اوسکو درّون مین سے گذر کر میدانون کی طرف بڑہجانا چاہیئے تہا۔ اوسکے پاس یونانیون کی نسبت تگنی فوج تہی۔ اوسے یونانی فوج کو گہیرے مین کر لینا اور اب سے بہت عرصہ پہلے ایتہنز مین موجود ہونا چاہیئے تہا۔ لیکن خیر۔ وہ اب بھی وہان جا سکتا ہے۔ مین نے اور چند دن انتظار کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اگر اس وقت بہی میرے مطالبات نہ مانے گئے تو مین آگے بڑہنے کا حکم دیدونگا۔ اور ایتہنز کے شاہی محل سے من مانتی شرطین قبول کرواؤنگا۔ فی الفور حملہ کر دینے کے لئے سب سامان بالکل تیار ہے" اسکے بعد امیر المومنین نے اس مضمون کو چہوڑ کر ارشاد فرمایا کہ "چہہ طاقتون مین سے دو طاقتین بیشک فی الواقع مخالف ہین۔ مگر مین اونکا مقابلہ کرنیکے لئے تیار ہون" پہر ایک چہوٹا سا لفافہ اٹہا کر جو برلن سے آیا تہا روسی حد پر جرمنی فوج کی مختلف نقل و حرکت کی تفصیل بیان فرمائی" یعنی ظاہر فرمایا کہ وہ دونون طاقتین جن مین سے ایک اس اشارہ سے واضح ہوتا ہے کہ روس ہے اگر مخالفت سے باز نہ آئین تو جرمنی کی فوجین ہماری تائید مین روس پر حملہ آور ہونے کے لئے بہمہ وجوہ تیار ہین۔

امیر المومنین کے خیالات کے ساتہہ ہی ایک عام مشہور عثمانی مارشل کی رائے جو آسٹریا کے

ایک اخبار مین شائع ہوئی ہے بیان کر دینی نامناسب نہ ہوگی۔ مارشل موصوف جو غالباً غازی عثمان نوری پاشا شیر پلیونا ہین اپنی رائے ظاہر فرماتے ہین کہ اگر ترکی گورنمنٹ بعض یورپین طاقتون کے دباؤ مین آکر تہسلی کو خالی کر دے گی تو تمام سلطنت مین ایک تباہی برپا ہو جائے گی۔ عثمانیہ قوم اور فوج کی دلی تمنا ہے کہ تھسلی جسے اونہون نے اپنے بہادر سپاہیون کا خون گرا کر فتح کیا ہے۔ اس امر کی کفالت مین اونکے پاس رہے کہ اونکا دغاباز ہمسایہ پہر کبہی سر نہ اُٹہائے اور اونکے امن مین مخل نہ ہو۔ پیشتر اسکے کہ ہم تہسلی کو برضا و رغبت چہوڑین یہ ضروری ہے کہ خون ہماری رگون مین خشک ہو گیا ہو اور ہم بالکل مردہ ہو گئے ہون۔ ایک اور اعلے ترکی عہدہ دار کے الفاظ ہین کہ یونان نے ہمکو تہسلی مین داخل ہونے پر مجبور کیا۔ اور اب اپنی قوم کے دباؤ کی وجہ سے ہم وہان رہنے پر مجبور ہین۔ کیا یورپ ہمکو اوسکے چہوڑنے پر مجبور کر سکتا ہے؟ ہم عثمانلی جان اور زندہ رہنے کے لئے نہین لڑتے۔ بلکہ اپنے مذہب کے لئے شہید ہوتے ہین!۔ +

سرحد پر ایک اور فساد عظیم - چترال کا ایسی آسانی سے گورنمنٹ کے قبضہ مین آجانا شاید سرحدیون کو سخت ناگوار گذر رہا تہا۔ جسکا غصہ ۲۶ جولائی کی رات کو نکالا گیا ہے اس رات ساڑہے دس بجے کے قریب سرحدیون کے جم غفیر نے مالاکہنڈ کے کمپ پر حملہ آور ہو کر سرکاری لشکر مین اودہم برپا کر دیا۔ اس واقعہ سے آٹھ دس روز پہلے سے مد ملا[1] جس کا سرحدیون پر ... عجیب اثر پڑا ہوا ہے مقام تہانا سے چھ میل کے فاصلہ پر موضع لالوکی مین جو بالائی سوات مین واقع ہے لوگون کو فساد پر برانگیختہ کر رہا تہا۔ ۲۶ کی دوپہر کو مالاکہنڈ مین اطلاع پہونچی کہ وہ پانسو آدمیون کی جمعیت لیکر چکدرہ اور مالاکہنڈ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے تہانہ اور الہ داد کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور اون مقامات کے باشندون نے اُسے گذر جانے دیا ہے۔ اسپر حکم دیا گیا کہ ۴۵ وین سکہہ پلٹن دو توپین اور ایک دستہ سواران تیار ہو جائے۔ اور رات کے تین بجے کوچ کر کے امین درہ پر قبضہ کر لے۔ یہ تیاریان ختم ہی ہوئی تہین کہ دس بجے رات کو اطلاع پہونچی کہ کمپ کی مشرقی جانب مین پٹہانون کی کثیر التعداد جماعتین جمع ہین۔ اور کہ ویر سے بہی دیگر گروہ مالاکہنڈ کی طرف بڑہ رہے ہین۔ اسپر تمام فوج تیار ہو گئی اور بکٹ کے سپاہیون کو کمک بہیجدی گئی یہ انتظام مکمل ہوا ہی تہا کہ گولیان چلنی شروع ہو گئین اور غنیم نے بڑی ثابت قدمی سے حملہ کر دیا۔ رات سخت اندہیری تہی اور جبتک پٹہان سرکاری فوج کی صفون سے چند گز کے فاصلہ پر نہ آگئے وہ دکہائی نہ دیئے۔ ایک مقام پر بکٹ کے سپاہی مغلوب ہو گئے۔ اور دشمن کمپ مین گہسکر سیدہے کمسریٹ کے گودام پر حملہ آور ہوئے۔ ایک لفٹنٹ مارا گیا۔ اور پٹہان سفر مینا کی پلٹن کے کوارٹر گارڈ پر عارضی طور پر قابض ہو گئے۔ مگر کرنیل میکل جان افسر مالاکہنڈ نے ایک دستہ فوج کے ساتھ دہاوا کر کے اونکو وہان سے نکالدیا۔ کمپ کے سامنے حصہ مین ۴۵ وین سکہہ پلٹن تہی۔ اس طرف بہی دشمن نے نہایت سختی کے ساتہہ حملہ کیا۔ اور میجر ٹیلر سخت زخمی ہوئے۔ مدراس سفر مینا کو حملہ آورون نے چارون طرف سے گہیر لیا۔ مگر وہ نہائیت ثابت قدمی سے مقابلہ کرتی رہی۔ پہلا حملہ غالباً صرف ملا کے پرجوش پیروؤن نے کیا تہا جو ساڑہے دس بجے سے ساڑہے تین بجے تک برابر لڑتے رہے۔ اسوقت اونکی کمک کو اور لوگ بہی پہونچ گئے۔ اور ساڑہے چار بجے تک ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ اسکے بعد گولہ باری مدہم پڑ گئی۔ اور دشمن بتدریج واپس چلے گئے۔ تمام گودام وغیرہ شمالی کمپ مین تہا اسلئے کوتل والی فوج نہایت متردد رہی کہ ادہر کیا کیفیت گذری ہے۔ مگر صبح ہونے پر یہ معلوم ہونے سے اطمینان ہو گیا کہ غنیم نے اُس کمپ پر چندان تشدد سے حملہ نہین کیا تہا۔ طلوع فجر پر ۳۱ وین پنجاب انفنٹری چار توپین اور سوارون کا ایک دستہ دشمن کا تعاقب کرنیکے لئے مالاکہنڈ سے روانہ ہوا۔ اور جلدی ہی اوسکا مقابلہ ایک بہاری گروہ سے ہو گیا۔ مگر اوسوقت کوتل کے چارون طرف سے گہر جانیکا سخت اندیشہ ہو گیا تہا اسلئے اوس فوج کو کوتل کی امداد کے لئے واپس بلا لیا گیا۔ منشا تہا کہ فوج چکدرہ تک جاتی۔ کیونکہ اسی رات اُسپر بہی حملہ کیا گیا تہا۔ صبح کو چکدرہ کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ سب طرح سے محفوظ ہے۔ ۲۷ کو شمالی کمپ چہوڑ کر تمام فوج کوتل مین جمع کر دی گئی۔ اسی دن ... دوپہر کے وقت مردان سے گایڈ رسالہ کے سوار پہونچ گئے۔ اور چند گہنٹون کے بعد فوج پیدل بہی آگئی۔ رات کی لڑائی مین ایک انگریز افسر قتل پانچ زخمی ایک انگریز سارجنٹ پانچ دیسی سپاہی قتل اٹہارہ زخمی ہوئے۔ دشمن کی چالیس لاشین ملین۔ ۲۷ کو بہی سارا دن دشمن گولیان چلاتا رہا۔ مگر ... کوتل کے محفوظ مقام پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ کرنیل میکل جان نے ۲۶ کی رات کو ہی کمک کے لئے مری کو جہان پنجاب کمان کا صدر مقام ہے اور مردان کو تار بہیجدیا۔ کرنیل میکل جان کے ماتحت ... کو تین ہزار فوج تہی جسمین تین سو پیدل اور سوار چکدرہ کے قلعہ مین سوات کے پل کے محافظ تہے۔ اور باقی مالاکہنڈ مین تہی۔ چکدرہ نہایت محفوظ قلعہ ہے۔ اوسمین میکسم توپین موجود ہین۔ اور گولہ بارود اور ... کی مقدار وافر موجود ہے۔ گورنمنٹ نے حملہ کی اطلاع ملتے ہی مری۔ مردان۔ پشاور اور نوشہرہ ... توپخانہ۔ سوار اور فوج پیدل مالاکہنڈ کو روانہ کئے جانے کا حکم صادر کر دیا۔ ان چہاونیون مین سیالکوٹ۔ جالندہر وغیرہ مقامات سے فوجین بہیجی گئی ہین۔ ۲۷ اور ۲۸ کی رات کو بہی لڑائی ... ۲۷ سے پہلے فریقین کے مقتولین و مجروحین کی تعداد مین ترمیم کیگئی ہے۔ بعد کی خبرون سے پایا جاتا ہے کہ انگریز افسرون کے علاوہ ۱۳ دیسی قتل اور ۳۴ مجروح ہوئے۔ پانچ زخمی افسرون مین سے میجر ٹیلر فوت ہو گئے۔ اور کرنیل لیمب کی حالت نازک ہے۔ ان پانچ زخمی افسرون کے علاوہ تین اور انگریز افسر جن مین سے ایک گایڈ رسالہ کا لفٹنٹ ہے زخمی ہوئے۔

۲۷ - ۲۸ کے معرکون مین سرکاری فوج کے ۱۳ قتل اور ۴۵ زخمی ہوئے۔ مقتولین مین ایک گورہ سارجنٹ اور مجروحین مین ایک یورپین لفٹنٹ شامل ہے۔

کرنیل ریڈ ۲۹ کو اور ۳۵ سکہہ اور ۳۸ وین ڈوگرا پلٹن ۳۰ کی صبح کو بمقام درگائی جو مالاکہنڈ کے سات میل ورے ہے پہونچگئی ہے۔ ۳۰ کو سملہ سے خبر موصول ہوئی کہ ۲۹ کی رات کو بہی غنیم نے مالاکہنڈ پر بڑی سختی سے حملہ کیا۔ مگر ہر ایک طرف سے (اب پہلی مرتبہ) اوسکو پسپا کر دیا گیا۔ ہماری فوج نے کمپ کے چارون طرف آگ روشن کی ہوئی تہی۔ اس لئے دشمن کا بہت نقصان ہوا۔ ۳۰ کو صبح کے نو بجے حملہ آورون کی ایک جماعت اپنے زخمیون کو اُٹہا کر لیجاتی ہوئی دکہائی دی۔ اس معرکہ مین ہمارا ایک آدمی قتل اور ۱۷ زخمی ہوئے۔ ایک یورپین لفٹنٹ سخت زخمی ہوا۔ خیال ہے کہ بونیر وال بہی خودسر ہو کر دشمن کے ساتہہ ملگئے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ مد ملا اور اوسکے کئی سرکردہ پیرو سخت زخمی ہوئے ہین۔

چکدرہ کے قلعہ پر ۲۹ کی سہ پہر سے دوسرے دن ۸ بجے صبح تک دشمن حملہ کرتا رہا۔ ہمارا ایک آدمی سخت اور چار خفیف زخمی ہوئے۔ دشمن کا بہت ہی نقصان ہوا۔ میدان جنگ کے لئے بارود گولہ ۳۰ کو مردان پہونچا اور ۳۱ کو ایک دیسی پلٹن اور چند سوارون کی نگرانی مین درگائی کو بہیجدیا گیا۔ ۳۱ جولائی تک مالاکہنڈ مین تقریباً ایک ہزار فوج کی کمک پہونچگئی۔ مگر اسپر بھی سرکاری فوج بچاؤ کے پہلو پر لڑائی کرتی رہی۔ اور اوسنے مورچون اور خندقون سے باہر نکل کر غنیم پر حملہ کرنا مناسب نہ سمجہا جس سے پایا جاتا ہے کہ دشمن کی تعداد جو پہلے فقط پانچسو اور پہر ایک ہزار ہو گئی تہی اب پندرہ بیس ہزار سے کم نہین ہوگی۔ معمولی حالتون مین چار ہزار باقاعدہ فوج پچاس ہزار وحشی لوگون کی انبوہ کی کچہہ حقیقت نہین سمجہتی۔ اور اپنے شرربار اسلحہ سے جنکے سامنے نیم یا غیر مہذبون کی تلوار یا پرانے قسم کی بندوق ایک منٹ کے لئے نہین ٹہیر سکتی۔ اونکو چند لمحون مین پراگندہ و برباد کر سکتی ہے لیکن اس معرکہ مین یہ عجیب معاملہ درپیش آیا ہے کہ تین ہزار انگریزی فوج باوجود سب طرح سے مستعد اور باخبر ہونے کے ۲۶ کے حملہ مین پانچسو یا ہزار وحشیون کو پامال کرنا تو درکنار اونکے حملہ کو نہین روک سکی۔ اور ساری رات لڑائی جاری رہی۔ کیا اسکی وجہ یہ تو نہین کہ اون لوگون کو بہی عمدہ قسم کے ہتیار مل گئے ہین۔ اور تعداد کی کمی کو مذہبی خبط اور جوش نے پورا کر دیا تہا۔ بہرنہج سرکار سرحدیون کی جمعیت کی افزونی کو بڑی خوشی سے دیکہہ رہی ہے کہ اس صورت مین وہ ایک ہی ضرب مین اونکی کمر ہمت بہت سے عرصہ کے لئے توڑ سکے گی۔ بمبئی اور بنگلور سے بہی دہرا دہر فوجین چلی آرہی ہین۔

[1] انگریزی مین اسکو mad میڈ ملا لکہا ہے۔ اگر اُسکے لفظی معنی لئی جائیں تو دیوانہ ملا ہوتے ہیں۔ لیکن ایک پشتو دان کا قول ہے کہ یہہ میڈ نہیں۔ پشتو اسم معرفہ مد ہے +

لکھنو مین مولوی ہدایت رسول صاحب کی گرفتاری و سزا

پونا کی گرفتاریون کے ساتھہی اس مقدمہ نے بھی ملک مین کچھہ کم تشویش پیدا نہین کردی- مولوی صاحب کے نام اور کارہائے نمایان سے ہندوستان کے پڑھے لکھے ہندو مسلمان ایسے کم ہونگے جو واقف نہ ہون- ممالک مغربی شمالی مین ایکٹ ۱۰ بلک کے متعلق جو پہلے قواعد نافذ ہوئے تھے اونکی ترمیم زیادہ تر انہی صاحب ہمت کی سعی موفور کا نتیجہ تھی- لکھنو مین جوبلی کانفرنس قایم کرکے ہندو مسلمانون کے اتفاق کی بنیاد اسی ہمدرد ملک نے قایم کی- مگر افسوس اونکی تیزی طبع اونکے حق مین مضر ثابت ہوئی- حکام وقت اونکی کارروائیون کو بے اعتباری کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئے- حتی کہ لکھنو مین ۱۳- و ۱۷- جولائی کو ترکون کی فتحیابی پر متواتر دو جلسون کے ہونیسے حکام کی بدظنی کا پیالہ لبریز ہوگیا- آخری جلسہ کی مختصر کیفیت پچھلے ہفتہ کے اخبار مین اسلامی خبرون کی ذیل مین درج کرتے ہوئے ہم نے ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار کے حوالہ سے اس امر کا اشارہ کردیا تھا کہ مقامی حکام گو بظاہر خاموش ہین لیکن وہ مولوی صاحب کی ٹوہ مین لگے ہوئے ہین- افسوس نامہ نگار مذکور کا پرشن درست ثابت ہوا- اور دو تین دن کے بعد ہی یہ خبر سننے مین آئی کہ مولوی صاحب گرفتار ہوگئے ہین- اونکی گرفتاری اور مقدمہ کے ابتدائی حالات ہم لکھنو کے اخبار ہندوستانی سے ذیل مین درج کرتے ہین :-

"دوشنبہ گذشتہ (۲۴ جولائی) کو علی الصباح ٹہا کرگنیش پرشاد صاحب کوتوال شہر نے مولوی ہدایت رسول کو گرفتار کیا اور اپنے ساتھہ گاڑی پر سوار کرکے عدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مین حاضر کیا- پولس نے زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری مولوی صاحب پر الزام عاید کیا ہے کہ انہون نے ایسے الفاظ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی شان مین ۱۳ جولائی کو عام جلسہ مین بمقام شاہ مینا جو سلطان ٹرکی کو فتحیابی یونان پر مبارکباد دینے کی غرض سے منعقد ہوا تھا استعمال کئے جس سے خلل امن و فساد کا اندیشہ تھا

چونکہ صبح کا وقت تھا سوائے حضور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و ملازمان عدالت کوئی موجود نہ تھا- ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مع انسپکٹر و چند سواران کے موجود تھے- بابو جوالا پرشاد سب کورٹ انسپکٹر نے جو خاص اس مقدمہ کی پیروی کو متعین تھے- اظہارات گواہان سرکار لینے شروع کئے- میرزا سلطان مشرف شاہ- سری موہن دلال جی اور بھگوانداس کے اظہار قلمبند کئے گئے جنہون نے بیان کیا کہ دوران تقریر مین مولوی ہدایت رسول نے یہ بھی بیان کیا کہ ہمارے بادشاہ یعنی سلطان روم نے یونانیون پر فتح پائی اور یونانیون نے سر اٹھایا تھا منہہ کی کھائی- ہندو اور مسلمانون کو اتفاق سے رہنا چاہیئے- اگر بڑھیا یعنی ملکہ معظمہ جھڑپ مین آجاتی تو ہڈی پسلی ٹوٹ جاتی- بجواب سوال عدالت ملزم نے بیان کیا کہ اونہون نے جوش دلانے والی تقریر نہین کی اور ملکہ معظمہ کی شان مین سخت الفاظ بیان نہین کئے- عدالت نے صفائی کے گواہون کے نام لکھکر دو ضمانتین دس دس ہزار کی طلب کین- ہدایت رسول نے کہا کہ اس وقت ضمانت کا داخل کرنا غیر ممکن ہے اسپر وہ حوالات بھیج گئے- گاڑی کے ساتھہ چند سوار پولس تھے جو جیلخانے لے گئے- ۱۰ بجے کے قریب مولوی ہدایت رسول کی گرفتاری کی خبر شہر مین پھیل گئی اور عام چرچہ ہونے لگا-

دوسری پیشی ۲۷ ماہ حال کو بوقت صبح ہوئی جس روز عدالت کے گرد مجمع کثیر تھا- سرکار کیطرف سے مسمیان خادم حسین و عبدالعزیز ہیڈ کانسٹیبل پولیس و منشی پربھودیال کا ئستھ پیش ہوئے جنہون نے بیان کیا کہ ہم لوگون کو خفیہ طور سے بہ تبدیل لباس کوتوال شہر نے ۱۳- جولائی کے جلسہ مین مولوی صاحب کی اسپیچ کاغذ پر لکھہ لانے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ ہم تینون شخص علیحدہ علیحدہ بیٹھہ کر اسپیچ لکھہ لائے اور کوتوال صاحب کے روبرو مقابلہ ایک دوسری سے ہوا- بعدہٗ پرچہ دیکر چلے آئے- اسپیچ کا مطلب وہی بتلایا جیسا اور گواہون نے بیان کیا- مولوی صاحب کے گواہ منشی برکات احمد داروغہ محفوظ علی- عاشق علی میرزا محمد عسکری- مولوی محمد یعقوب اور مولوی عبدالحکیم حاضر عدالت آئے- ایک گواہ کا پتہ نہین چلا- اس تاریخ پیشی مین سرکار کی طرف سے پیروی کے واسطے بابو جوالا پرشاد سب کورٹ انسپکٹر تھے اور ملزم کیطرف سے کوئی وکیل نہین ہوا- مولوی صاحب نے عدالت سے عذر کیا کہ دو روز کی مجھکو مہلت دیجائے اس عرصہ مین اپنا وکیل کرکے پیروی کرونگا- اور میرے گواہان صفائی کے بیانات وکیل کے آنے پر لئے جاوین- اسپر صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر نے مقدمہ ۲۹- جولائی کے واسطے ملتوی فرمایا- اور مولوی صاحب کو موقع دیا کہ اپنے دوست احباب موجودہ عدالت سے بات چیت کرلین اور چند اسور گواہان صفائی سے خود دریافت کرکے مچلکہ ۲۹- جولائی کے واسطے لیکر مولوی صاحب کو رخصت کردیا- کل شہر مین مقدمہ کا چرچا ہے ابھی تک ضمانت کا انتظام نہین ہوا- اور نہ معقول رقم محنتانہ وکیل کے واسطے چندہ ہوا ہے- وجہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کے ہمدرد غریب پیشہ و مسلمان ہین جن مین جوش ہمدردی زیادہ اور استطاعت کم ہے"-

۲۹ جولائی کو مقدمہ کی تجویز ختم ہوگئی- مولوی صاحب کیطرف سے اس دن بھی کوئی وکیل پیش نہ ہوا- اُن کیطرف سے جو شہادت صفائی کی گذری عدالت کی اُس سے تشفی نہ ہوئی- مولوی ہدایت رسول نے عدالت مین بیان کیا کہ مجھے اپنے بچاؤ کے لئے تیاری کرنیکے واسطے کافی وقت نہین دیا گیا اور سرکار کے خوف سے کوئی وکیل میری طرف سے پیروکار نہین ہوتا- صفائی کی شہادت ختم ہونے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ملزم کو اردو مین مخاطب کرکے کہا کہ مین نے تمکو مکان پر بلاکر متنبہ کیا تھا کہ گورنمنٹ ایسے جلسون کو پسند نہین کرتی- اور اگر کوئی لفظ سرکار یا قیصرہ ہند کے برخلاف کہا گیا تو تمپر مقدمہ بنایا جائیگا- جب دوسری جلسے (یعنی ۱۷ جولائی والے) کے لئے اعلان دیا گیا تو مین نے پھر تمکو متنبہ کیا تھا- تمہارے لفظ سخت قابل نفرین تھے- اور اگرچہ صفائی کے گواہان بیان کرتے ہین کہ انہون سے کوئی ایسا لفظ نہین سُنا جو بے ادبانہ ہو یا جس سے نارضگی پیدا ہوسکے- لیکن سپرنٹنڈنٹ پولیس اس وقت نوٹ کر رہے تھے جبکہ تم ملکہ معظمہ کے برخلاف تقریر کر رہے تھے- اسکے بعد مجسٹریٹ نے استغاثہ و صفائی کی شہادت کی توضیح کرکے بیان کیا کہ خود ملزم کے تین ہم مذہبون نے اوسکے برخلاف شہادت دی ہے- آخرش عدالت نے مولوی صاحب کو زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری دس دس ہزار روپیہ کے دو قطعہ ضمانت پیش نہ کرسکنے پر ایک برس قید محض کی سزا دی- ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کوئی معزز دیسی عدالت مین موجود نہ تھا اور کل وکلا نے مولوی کیطرف سے پیروی کرنے سے انکار کردیا تھا-

اِس مقدمہ مین سب سے اہم سوال یہ ہے کہ آیا مولوی ہدایت رسول نے وہ الفاظ جو اونکی طرف منسوب کئے جاتے ہین بیان کئے تھے یا نہین- اور اگر کئے گئے تھے تو کیا اونسے وہی مراد تھی جو عدالت نے تصور کی ہے- اور اس صورت مین بھی وہ گو تہذیب و شائستگی کے خلاف ہون کیا وہ ملزم کو بغاوت کا مجرم گردانے کے لئے کافی تھے- دوسری بحث یہ ہے کہ جو ضابطہ مولوی صاحب کے برخلاف اختیار کیا گیا کیا وہ درست ہے؟

امر اول کی نسبت چونکہ عدالت نے یہ قرار دیدیا ہے کہ مولوی ہدایت رسول نے یہ الفاظ کہے اور کسی عدالت بالا سے ابھی تک اسکے برخلاف فیصلہ نہین ہوا- اسلئے یہ تسلیم کرلینا پڑتا ہے کہ ملزم نے یہ الفاظ کہے- لیکن مقدمہ کے جسقدر حالات معلوم ہوئے ہین اونسے یہ واضح نہین ہوتا کہ اس امر کے متعلق بھی کوئی شہادت لیگئی تھی کہ آیا بڑھیا سے وہی مراد تھی جو عدالت نے قیاس کی ہے- نہ مولوی صاحب کا کامل بیان اب تک موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوسکے کہ خود متکلم کی اس لفظ سے کیا مراد تھی- ہندوستانی صرف اس قدر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب نے جوش دلانیوالی تقریر کرنے یا ملکہ معظمہ کی شان مین سخت الفاظ کہنے سے انکار کیا ہے- بالفرض اگر مولوی کی مراد ان الفاظ سے یہی ہو تو اس صورت مین وہ کسی ہمدردی کے مستحق نہین رہجاتے- مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ خواہ وہ قانوناً مجرم نہ ہوئے ہون اونکو سزا دینے کے لئے بہانہ ڈھونڈا جائے اور ایسے قانون سے اس بارہ مین استدلال کیجائے جو متعلق نہو- کوئی خود ایک انگلو انڈین اخبار کا نامہ نگار تسلیم کرتا ہے کہ یہ لفظ کسی طرح بھی باغیانہ قرار نہین دیئے جاسکتے- صرف بدزبانی یا ظلم وہی ہے- اور بدزبانی کو تعزیرات ہند کے باب ششم مین جرائم خلاف ورزی باسرکار کی ذیل مین داخل نہین کیا گیا-

کہا جاتا ہے کہ مولوی ہدایت رسول نے اپنی تقریر مین امیر کابل کے رسالہ تقویم الدین کی بہت تعریف کی تھی-

ایک اخبار مین شائع ہوئی ہے بیان کر دینی نامناسب نہ ہوگی۔ مارشل موصوف جو غالباً غازی عثمان نوری پاشا شیر پلیونا ہین اپنی رائے ظاہر فرماتے ہین کہ اگر ترکی گورنمنٹ بعض یورپین طاقتون کے دباؤ مین آکر تہسلی کو خالی کر دے گی تو تمام سلطنت مین ایک تباہی برپا ہو جائے گی۔ عثمانیہ قوم اور فوج کی دلی تمنا ہے کہ تھسلی جسے اونہون نے اپنے بہادر سپاہیون کا خون گرا کر فتح کیا ہے۔ اس امر کی کفالت مین اونکے پاس رہے کہ اونکا دغاباز ہمسایہ پہر کبہی سر نہ اُٹہائے اور اونکے امن مین مخل نہ ہو۔ پیشتر اسکے کہ ہم تہسلی کو برضا و رغبت چہوڑین یہ ضروری ہے کہ خون ہماری رگون مین خشک ہو گیا ہو اور ہم بالکل مردہ ہو گئے ہون۔ ایک اور اعلے ترکی عہدہ دار کے الفاظ ہین کہ یونان نے ہمکو تہسلی مین داخل ہونے پر مجبور کیا۔ اور اب اپنی قوم کے دباؤ کی وجہ سے ہم وہان رہنے پر مجبور ہین۔ کیا یورپ ہمکو اوسکے چہوڑنے پر مجبور کر سکتا ہے؟ ہم عثمانلی جان اور زندہ رہنے کے لئے نہین لڑتے۔ بلکہ اپنے مذہب کے لئے شہید ہوتے ہین!۔ +

سرحد پر ایک اور فساد عظیم - چترال کا ایسی آسانی سے گورنمنٹ کے قبضہ مین آجانا شاید سرحدیون کو سخت ناگوار گذر رہا تہا۔ جسکا غصہ ۲۶ جولائی کی رات کو نکالا گیا ہے اس رات ساڑہے دس بجے کے قریب سرحدیون کے جم غفیر نے مالاکہنڈ کے کمپ پر حملہ آور ہو کر سرکاری لشکر مین اودہم برپا کر دیا۔ اس واقعہ سے آٹھ دس روز پہلے سے مدملا[1] جس کا سرحدیون پر ... عجیب اثر پڑا ہوا ہے مقام تہانا سے چھ میل کے فاصلہ پر موضع لالوکی مین جو بالائی سوات مین واقع ہے لوگون کو فساد پر برانگیختہ کر رہا تہا۔ ۲۶ کی دوپہر کو مالاکہنڈ مین اطلاع پہونچی کہ وہ پانسو آدمیون کی جمعیت لیکر چکدرہ اور مالاکہنڈ پر حملہ کرنے کے ارادہ سے تہانہ اور الہ داد کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اور اون مقامات کے باشندون نے اُسے گذر جانے دیا ہے۔ اسپر حکم دیا گیا کہ ۴۵ وین سکہہ پلٹن دو توپین اور ایک دستہ سواران تیار ہو جائے۔ اور رات کے تین بجے کوچ کر کے امین درہ پر قبضہ کر لے۔ یہ تیاریان ختم ہی ہوئی تہین کہ دس بجے رات کو اطلاع پہونچی کہ کمپ کی مشرقی جانب مین پٹہانون کی کثیر التعداد جماعتین جمع ہین۔ اور کہ ویر سے بہی دیگر گروہ مالاکہنڈ کی طرف بڑہ رہے ہین۔ اسپر تمام فوج تیار ہو گئی اور بکٹ کے سپاہیون کو کمک بہیجدی گئی یہ انتظام مکمل ہوا ہی تہا کہ گولیان چلنی شروع ہو گئین اور غنیم نے بڑی ثابت قدمی سے حملہ کر دیا۔ رات سخت اندہیری تہی اور جبتک پٹہان سرکاری فوج کی صفون سے چند گز کے فاصلہ پر نہ آگئے وہ دکہائی نہ دیئے۔ ایک مقام پر بکٹ کے سپاہی مغلوب ہو گئے۔ اور دشمن کمپ مین گہسکر سیدہے کمسریٹ کے گودام پر حملہ آور ہوئے۔ ایک لفٹنٹ مارا گیا۔ اور پٹہان سفر مینا کی پلٹن کے کوارٹر گارڈ پر عارضی طور پر قابض ہو گئے۔ مگر کرنیل میکل جان افسر مالاکہنڈ نے ایک دستہ فوج کے ساتھ دہاوا کر کے اونکو وہان سے نکالدیا۔ کمپ کے سامنے حصہ مین ۴۵ وین سکہہ پلٹن تہی۔ اس طرف بہی دشمن نے نہایت سختی کے ساتہہ حملہ کیا۔ اور میجر ٹیلر سخت زخمی ہوئے۔ مدراس سفر مینا کو حملہ آورون نے چارون طرف سے گہیر لیا۔ مگر وہ نہائیت ثابت قدمی سے مقابلہ کرتی رہی۔ پہلا حملہ غالباً صرف ملا کے پرجوش پیروؤن نے کیا تہا جو ساڑہے دس بجے سے ساڑہے تین بجے تک برابر لڑتے رہے۔ اسوقت اونکی کمک کو اور لوگ بہی پہونچ گئے۔ اور ساڑہے چار بجے تک ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ اسکے بعد گولہ باری مدہم پڑ گئی۔ اور دشمن بتدریج واپس چلے گئے۔ تمام گودام وغیرہ شمالی کمپ مین تہا اسلئے کوتل والی فوج نہایت متردد رہی کہ ادہر کیا کیفیت گذری ہے۔ مگر صبح ہونے پر یہ معلوم ہونے سے اطمینان ہو گیا کہ غنیم نے اُس کمپ پر چندان تشدد سے حملہ نہین کیا تہا۔ طلوع فجر پر ۳۱ وین پنجاب انفنٹری چار توپین اور سوارون کا ایک دستہ دشمن کا تعاقب کرنیکے لئے مالاکہنڈ سے روانہ ہوا۔ اور جلدی ہی اوسکا مقابلہ ایک بہاری گروہ سے ہو گیا۔ مگر اوسوقت کوتل کے چارون طرف سے گہر جانیکا سخت اندیشہ ہو گیا تہا اسلئے اوس فوج کو کوتل کی امداد کے لئے واپس بلا لیا گیا۔ منشا تہا کہ فوج چکدرہ تک جاتی۔ کیونکہ اسی رات اُسپر بہی حملہ کیا گیا تہا۔ صبح کو چکدرہ کی نسبت معلوم ہوا کہ وہ سب طرح سے محفوظ ہے۔ ۲۷ کو شمالی کمپ چہوڑ کر تمام فوج کوتل مین جمع کر دی گئی۔ اسی دن ... دوپہر کے وقت مردان سے گائیڈ رسالہ کے سوار پہونچ گئے۔ اور چند گہنٹون کے بعد فوج پیدل ... آگئی۔ رات کی لڑائی مین ایک انگریز افسر قتل پانچ زخمی ایک انگریز سارجنٹ پانچ دیسی سپاہی قتل ... اٹہارہ زخمی ہوئے۔ دشمن کی چالیس لاشین ملین۔ ۲۷ کو بہی سارا دن دشمن گولیان چلاتا رہا۔ مگر ... کوتل کے محفوظ مقام پر حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ کرنیل میکل جان نے ۲۶ کی رات کو ہی کمک کے ... مری کو جہان پنجاب کمان کا صدر مقام ہے اور مردان کو تار بہیجدیا۔ کرنیل میکل جان کے ماتحت ... کو تین ہزار فوج تہی جسمین تین سو پیدل اور سوار چکدرہ کے قلعہ مین سوات کے پل کے محافظ تہے۔ اور ... مالاکہنڈ مین تہی۔ چکدرہ نہایت محفوظ قلعہ ہے۔ اوسمین میکسم توپین موجود ہین۔ اور گولہ بارود اور ... کی مقدار وافر موجود ہے۔ گورنمنٹ نے حملہ کی اطلاع ملتے ہی مری۔ مردان۔ پشاور اور نوشہرہ ... توپخانہ۔ سوار اور فوج پیدل مالاکہنڈ کو روانہ کئے جانے کا حکم صادر کر دیا۔ ان چہاونیون مین ... سیالکوٹ۔ جالندہر وغیرہ مقامات سے فوجین بہیجی گئی ہین۔ ۲۷ اور ۲۸ کی رات کو بہی لڑائی ... ۲۷ سے پہلے فریقین کے مقتولین و مجروحین کی تعداد مین ترمیم کیگئی ہے۔ بعد کی خبرون سے پایا جاتا ہے کہ انگریز افسرون کے علاوہ ۱۳ دیسی قتل اور ۳۴ مجروح ہوئے۔ پانچ زخمی افسرون مین سے میجر ٹیلر فوت ہو گئے۔ اور کرنیل لیمب کی حالت نازک ہے۔ ان پانچ زخمی افسرون کے علاوہ تین اور انگریز افسر جن مین سے ایک گائیڈ رسالہ کا لفٹنٹ ہے زخمی ہوئے۔

۲۷۔ ۲۸ کے معرکون مین سرکاری فوج کے ۱۳ قتل اور ۴۵ زخمی ہوئے۔ مقتولین مین ایک گورہ سارجنٹ اور مجروحین مین ایک یورپین لفٹنٹ شامل ہے۔

کرنیل ریڈ ۲۹ کو اور ۳۵ سکہہ اور ۳۸ وین ڈوگرا پلٹن ۳۰ کی صبح کو بمقام درگائی جو مالاکہنڈ کے سات میل ورے ہے پہونچگئی ہے۔ ۳۰ کو سملہ سے خبر موصول ہوئی کہ ۲۹ کی رات کو بہی غنیم نے مالاکہنڈ پر بڑی سختی سے حملہ کیا۔ مگر ہر ایک طرف سے (اب پہلی مرتبہ) اوسکو پسپا کر دیا گیا۔ ہماری فوج نے کمپ کے چارونطرف آگ روشن کی ہوئی تہی۔ اس لئے دشمن کا بہت نقصان ہوا۔ ۳۰ کو صبح کے نو بجے حملہ آورون کی ایک جماعت اپنے زخمیون کو اُٹہا کر لیجاتی ہوئی دکہائی دی۔ اس معرکہ مین ہمارا ایک آدمی قتل اور ۱۷ زخمی ہوئے۔ ایک یورپین لفٹنٹ سخت زخمی ہوا۔ خیال ہے کہ بونیر وال بہی خودسر ہو کر دشمن کے ساتہہ ملگئے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ مدملا اور اوسکے کئی سرکردہ پیرو سخت زخمی ہوئے ہین۔

چکدرہ کے قلعہ پر ۲۹ کی سہ پہر سے دوسرے دن ۸ بجے صبح تک دشمن حملہ کرتا رہا۔ ہمارا ایک آدمی سخت اور چار خفیف زخمی ہوئے۔ دشمن کا بہت ہی نقصان ہوا۔ میدان جنگ کے لئے بارود گولہ ۳۰ کو مردان پہونچا اور ۳۱ کو ایک دیسی پلٹن اور چند سوارون کی نگرانی مین درگائی کو بہیجدیا گیا۔ ۳۱ جولائی تک مالاکہنڈ مین تقریباً ایک ہزار فوج کی کمک پہونچگئی۔ مگر اسپر بھی سرکاری فوج بچاؤ کے پہلو پر لڑائی کرتی رہی۔ اور اوسنے مورچون اور خندقون سے باہر نکل کر غنیم پر حملہ کرنا مناسب نہ سمجہا جس سے پایا جاتا ہے کہ دشمن کی تعداد جو پہلے فقط پانچسو اور پہر ایک ہزار ہو گئی تہی اب پندرہ بیس ہزار سے کم نہین ہوگی۔ معمولی حالتون مین چار ہزار باقاعدہ فوج پچاس ہزار وحشی لوگون کی انبوہ کی کچہہ حقیقت نہین سمجہتی۔ اور اپنے شرربار اسلحہ سے جنکے سامنے نیم یا غیر مہذبون کی تلوار یا پرانے قسم کی بندوق ایک منٹ کے لئے نہین ٹہیر سکتی۔ اونکو چند لمحون مین پراگندہ و برباد کر سکتی ہے لیکن اس معرکہ مین یہ عجیب معاملہ درپیش آیا ہے کہ تین ہزار انگریزی فوج باوجود سب طرح سے مستعد اور باخبر ہونے کے ۲۶ کے حملہ مین پانچسو یا ہزار وحشیون کو پامال کرنا تو درکنار اونکے حملہ کو نہین روک سکی۔ اور ساری رات لڑائی جاری رہی۔ کیا اسکی وجہ یہ تو نہین کہ اون لوگون کو بہی عمدہ قسم کے ہتیار مل گئے ہین۔ اور تعداد کی کمی کو مذہبی خبط اور جوش نے پورا کر دیا تہا۔ بہرنہج سرکار سرحدیون کی جمعیت کی افزونی کو بڑی خوشی سے دیکہہ رہی ہے کہ اس صورت مین وہ ایک ہی ضرب مین اونکی کمر ہمت بہت سے عرصہ کے لئے توڑ سکے گی۔ بمبئی اور بنگلور سے بہی دہرا دہر فوجین چلی آرہی ہین۔

[1] انگریزی مین اسکو mad میڈ ملا لکہا ہے۔ اگر اُسکے لفظی معنی لئے جائیں تو دیوانہ ملا ہوتے ہیں۔ لیکن ایک پشتو دان کا قول ہے کہ یہہ میڈ نہیں۔ پشتو اسم معرفہ مد ہے +

لکھنؤ مین مولوی ہدایت رسول صاحب کی گرفتاری و سزا

پونا کی گرفتاریون کے ساتھ ہی اس مقدمہ نے بھی ملک مین کچھ کم تشویش پیدا نہین کردی- مولوی صاحب کے نام اور کارہائے نمایان سے ہندوستان کے پڑھے لکھے ہندو مسلمان ایسے کم ہونگے جو واقف نہ ہون- ممالک مغربی شمالی مین ایکٹ ۱۸ کے متعلق جو پہلے قواعد نافذ ہوئے تھے اونکی ترمیم زیادہ تر اسی صاحب ہمت کی سعی موفور کا نتیجہ تھی- لکھنؤ مین جوبلی کانفرنس قایم کرکے ہندو مسلمانون کے اتفاق کی بنیاد اسی ہمدرد ملک نے قایم کی- مگر افسوس اونکی تیزی طبع اونکے حق مین مضر ثابت ہوئی- حکام وقت اونکی کارروائیون کو بے اعتباری کی نگاہ سے دیکھنے لگ گئے- حتی کہ لکھنؤ مین ۱۲- و ۱۷- جولائی کو ترکون کی فتحیابی پر متواتر دو جلسون کے ہونیسے حکام کی بدظنی کا پیالہ لبریز ہوگیا- آخری جلسہ کی مختصر کیفیت پچھلے ہفتہ کے اخبار مین اسلامی خبرون کی ذیل مین درج کرتے ہوئے ہم نے ایک انگریزی اخبار کے نامہ نگار کے حوالہ سے اس امر کا اشارہ کردیا تھا کہ مقامی حکام گو بظاہر خاموش ہین لیکن وہ مولوی صاحب کی ٹوہ مین لگے ہوئے ہین- افسوس نامہ نگار مذکور کا پرشن درست ثابت ہوا- اور دو تین دن کے بعد ہی یہ خبر سننے مین آئی کہ مولوی صاحب گرفتار ہوگئے ہین- اونکی گرفتاری اور مقدمہ کے ابتدائی حالات ہم لکھنؤ کے اخبار ہندوستانی سے ذیل مین درج کرتے ہین:-

"دوشنبہ گذشتہ (۱۴ر جولائی) کو علی الصباح تھانہ گرگنیش پرشاد صاحب کوتوال شہر نے مولوی ہدایت رسول کو گرفتار کیا اور اپنے ساتھ گاڑی پر سوار کرکے عدالت صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مین حاضر کیا- پولس نے زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری مولوی صاحب پر الزام عاید کیا ہے کہ انہون نے ایسے الفاظ حضور ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی شان مین ۱۳ر جولائی کو عام جلسہ مین بمقام شاہ مینا جو سلطان ٹرکی کو فتحیابی یونان پر مبارکباد دینے کی غرض سے منعقد ہوا تھا استعمال کئے جس سے خلل امن و فساد کا اندیشہ تھا

چونکہ صبح کا وقت تھا سوائے حضور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ و ملازمان عدالت کوئی موجود نہ تھا- ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس مع انسپکٹر و چند سواران کے موجود تھے- بابو جوالا پرشاد سب کورٹ انسپکٹر نے جو خاص اس مقدمہ کی پیروی کو متعین تھے- اظہارات گواہان سرکار لینے شروع کئے- میرزا سلطان مشرف شاہ- سری موہن دلال جی اور بھگوانداس کے اظہار قلمبند کئے گئے جنہون نے بیان کیا کہ دوران تقریر مین مولوی ہدایت رسول نے یہ بھی بیان کیا کہ ہمارے بادشاہ یعنی سلطان روم نے یونانیون پر فتح پائی اور یونانیون نے سر اٹھایا تھا منہ کی کھائی- ہندو اور مسلمانون کو اتفاق سے رہنا چاہیئے- اگر بڑھیا یعنی ملکہ معظمہ جھپٹ مین آجاتی تو ہڈی پسلی لوٹ جاتی- بجواب سوال عدالت ملزم نے بیان کیا کہ اونہون نے جوش دلانے والی تقریر نہین کی اور ملکہ معظمہ کی شان مین سخت الفاظ بیان نہین کئے- عدالت نے صفائی کے گواہون کا نام لکھکر دو ضمانتین دس دس ہزار کی طلب کین- ہدایت رسول نے کہا کہ اس وقت ضمانت کا داخل کرنا غیر ممکن ہے اسپر وہ حوالات بھیج گئے- گاڑی کے ساتھ چند سوار پولس تھے جو جیلخانے لے گئے- ۱۰ بجے کے قریب مولوی ہدایت رسول کی گرفتاری کی خبر شہر مین پھیل گئی اور عام چرچہ ہونے لگا-

دوسری پیشی ۲۷ ماہ حال کو بوقت صبح ہوئی جس روز عدالت کے گرد مجمع کثیر تھا- سرکار کیطرف سے مسمیان خادم حسین و عبدالعزیز ہیڈ کانسٹیبل پولیس و منشی پربھودیال کائستھ پیش ہوئے جنہون نے بیان کیا کہ ہم لوگون کو خفیہ طور سے بہ تبدیل لباس کوتوال شہر نے ۱۳- جولائی کے جلسہ مین مولوی صاحب کی اسپیچ کاغذ پر لکھ لانے کے لئے بھیجا تھا چنانچہ ہم تینون شخص علیحدہ علیحدہ بیٹھکر اسپیچ لکھ لائے اور کوتوال صاحب کے روبرو مقابلہ ایک دوسرے سے ہوا- بعدہٗ پرچہ دیکر چلے آئے- اسپیچ کا مطلب وہی بتلایا جیسا اور گواہون نے بیان کیا- مولوی صاحب کے گواہ منشی برکات احمد داروغہ محفوظ علی- عاشق علی میرزا محمد عسکری- مولوی محمد یعقوب اور مولوی عبدالحکیم حاضر عدالت آئے- ایک گواہ کا پتہ نہین چلا- اس تاریخ پیشی مین سرکار کی طرف سے پیروی کے واسطے بابو جوالا پرشاد سب کورٹ انسپکٹر تھے اور ملزم کیطرف سے کوئی وکیل نہین ہوا- مولوی صاحب نے عدالت سے عذر کیا کہ دو روز کی مجھکو مہلت دیجائے اس عرصہ مین اپنا وکیل کرکے پیروی کرونگا- اور میرے گواہان صفائی کے بیانات وکیل کے آنے پر لیجاوین- اسپر صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر نے مقدمہ ۲۹- جولائی کے واسطے ملتوی فرمایا- اور مولوی صاحب کو موقع دیا کہ اپنے دوست احباب موجودہ عدالت سے بات چیت کرلین اور چند امور گواہان صفائی سے خود دریافت کرکے مچلکہ ۲۹- جولائی کے واسطے لیکر مولوی صاحب کو رخصت کردیا- کل شہر مین مقدمہ کا چرچا ہے ابھی تک ضمانت کا انتظام نہین ہوا- اور نہ معقول رقم مختتانہ وکیل کے واسطے چندہ ہوا ہے- وجہ یہ ہے کہ مولوی صاحب کے ہمدرد غریب پیشہ و مسلمان ہین جن مین جوش ہمدردی زیادہ اور استطاعت کم ہے"

۲۹ر جولائی کو مقدمہ کی تجویز ختم ہوگئی- مولوی صاحب کیطرف سے اس دن بھی کوئی وکیل پیش نہ ہوا- ان کیطرف سے جو شہادت صفائی کی گذری عدالت کی اس سے تشفی نہ ہوئی- مولوی ہدایت رسول نے عدالت مین بیان کیا کہ مجھے اپنے بچاؤ کے لئے تیاری کرنیکے واسطے کافی وقت نہین دیا گیا اور سرکار کے خوف سے کوئی وکیل میری طرف سے پیروکار نہین ہوتا- صفائی کی شہادت ختم ہونے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ملزم کو اردو مین مخاطب کرکے کہا کہ مین نے تمکو مکان پر بلاکر متنبہ کیا تھا کہ گورنمنٹ ایسے جلسون کو پسند نہین کرتی- اور اگر کوئی لفظ سرکار یا قیصرہ ہند کے برخلاف کہا گیا تو تمپر مقدمہ بنایا جائیگا- جب دوسری جلسے (یعنی ۱۷ جولائی والے) کے لئے اعلان دیا گیا تو مین نے پھر تمکو متنبہ کیا تھا- تمہارے لفظ سخت قابل نفرین تھے- اور اگرچہ صفائی کے گواہان بیان کرتے ہین کہ انہون سے کوئی ایسا لفظ نہین سنا جو بے ادبانہ ہو یا جس سے ناراضگی پیدا ہوسکے- لیکن سپرنٹنڈنٹ پولیس اس وقت نوٹ کررہے تھے جبکہ تم ملکہ معظمہ کے برخلاف تقریر کررہے تھے- اسکے بعد مجسٹریٹ نے استغاثہ و صفائی کی شہادت کی توضیح کرکے بیان کیا کہ خود ملزم کے تین ہم مذہبون نے اوسکے برخلاف شہادت دی ہے- آخرش عدالت نے مولویصاحب کو زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری دس دس ہزار روپیہ کے دو قطعہ ضمانت پیش نہ کرسکنے پر ایک برس قید محض کی سزا دی- ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کوئی معزز دیسی عدالت مین موجود نہ تھا اور کل وکلا نے مولوی کیطرف سے پیروی کرنے سے انکار کردیا تھا-

اس مقدمہ مین سب سے اہم سوال یہ ہے کہ آیا مولوی ہدایت رسول نے وہ الفاظ جو اونکی طرف منسوب کئے جاتے ہین بیان کئے تھے یا نہین- اور اگر کئے گئے تھے تو کیا اونسے وہی مراد تھی جو عدالت نے تصور کی ہے- اور اس صورت مین بھی وہ گو تہذیب و شائستگی کے خلاف ہون کیا وہ ملزم کو بغاوت کا مجرم گردانے کے لئے کافی تھے- دوسری بحث یہ ہے کہ جو ضابطہ مولوی صاحب کے برخلاف اختیار کیا گیا کیا وہ درست ہے؟

امر اول کی نسبت چونکہ عدالت نے یہ قرار دیدیا ہے کہ مولوی ہدایت رسول نے یہ الفاظ کہے اور کسی عدالت بالا سے ابھی تک اسکے برخلاف فیصلہ نہین ہوا- اسلئے یہ تسلیم کرلینا پڑتا ہے کہ ملزم نے یہ الفاظ کہے- لیکن مقدمہ کے جسقدر حالات معلوم ہوئے ہین اونسے یہ واضح نہین ہوتا کہ اس امر کے متعلق بھی کوئی شہادت لیگئی تھی کہ آیا بڑھیا سے وہی مراد تھی جو عدالت نے قیاس کی ہے- نہ مولوی صاحب کا کامل بیان اب تک موصول ہوا ہے جس سے معلوم ہوسکے کہ خود متکلم کی اس لفظ سے کیا مراد تھی- ہندوستانی صرف اس قدر لکھتا ہے کہ مولوی صاحب نے جوش دلانیوالی تقریر کرنے یا ملکہ معظمہ کی شان مین سخت الفاظ کہنے سے انکار کیا ہے- بالفرض اگر مولوی کی مراد ان الفاظ سے یہی ہو تو گو اس صورت مین وہ کسی ہمدردی کے مستحق نہین رہجاتے- مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ خواہ وہ قانوناً مجرم نہ ہوئے ہون اونکو سزا دینے کے لئے بہانہ ڈھونڈا جائے اور ایسے قانون سے اس بارہ مین استدلال کیجائے جو متعلق نہو- کوئی خود ایک اینگلو انڈین اخبار کا نامہ نگار تسلیم کرتا ہے کہ یہ لفظ کسی طرح بھی باغیانہ قرار نہین دیئے جاسکتے- صرف بدزبانی یا توہین وہی ہے- اور بدزبانی کو تعزیرات ہند کے باب ششم مین جرائم خلاف ورزی باسرکار کی ذیل مین داخل نہین کیا گیا-

کہا جاتا ہے کہ مولوی ہدایت رسول نے اپنی تقریر مین امیر کابل کے رسالہ تقویم الدین کی بہت تعریف کی تھی-

اور امیر صاحب سے اونکی خط و کتابت بہی ہی۔ بہرحال اگر مقامی حکام ملزم کے الفاظ کو باغیانہ اور گورنمنٹ کے حق مین مضر خیال کرتے تہے تو کیون نہین اسپر حسب دفعہ ۱۲۴ الف مجموعہ تعزیرات ہند مقدمہ قایم کیا گیا۔ اور مجموعہ ضابطہ فوجداری کی آڑ کیون پکڑی گئی ہی جسکی دفعہ ۱۰۷ اگر حاوی بہی ہوتی تو وہ ملزم کو عبرت بخش سزا نہین دلوا سکتی تہی۔ حرف شرط اسلئے رکہا گیا ہے کہ دفعہ ۱۰۷ آیندہ کے لئے جرائم کی انسداد کا انتظام کرتی ہے اور اوسکے الفاظ بجنسہ حسب ذیل ہین:۔ "جب کبہی کسی پریسیڈنسی مجسٹریٹ یا مجسٹریٹ ضلع یا حصہ ضلع یا مجسٹریٹ درجہ اول کو اطلاع پہونچے کہ فلان شخص کی نسبت احتمال ہے کہ نقض امن کریگا یا کوئی ایسا فعل بیجا اندر حدود علاقہ ارضی مجسٹریٹ مذکور کے کریگا جس سے نقض امن لازم آئیگا یا یہ کہ حدود مذکور کے اندر کوئی ایسا شخص ہے جسکی نسبت احتمال ہے کہ وہ نقض امن کرے یا اس قسم کا کوئی اور فعل بیجا کسی اور جگہہ اون حدود سے باہر عمل مین لائے تو صاحب مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ حسب طریقہ مفصلہ ذیل شخص ملزم سے وجہ اس امر کی استفسار کرے کہ اس سے مچلکہ معہ یا بلا ضامنان بوعدہ حفظ امن خلایق اس قدر میعاد کے لئے جو ایک برس سے زیادہ نہ ہو اور جسکو مجسٹریٹ مقرر کرنا مناسب سمجہے کیون نہ لیا جائے"۔

جن اشخاص کو قانون سے کچہہ بہی مس ہے وہ ضرور حیران ہونگے کہ مجسٹریٹ نے اس دفعہ کو کسطرح سے ملزم کے سرزد شدہ فعل پر حاوی کرکے اس دفعہ کے مطابق اوسکو سزا دی ہے۔ اور جبکہ اس امر کا کوئی ثبوت نہین گذرا کہ مولوی ہدایت رسول کیطرف سے نقض امن ہونیکا احتمال ہے۔ اور جبتک وہ گرفتار نہ کیا جائے نقض امن رک نہین سکتا۔ اور نہ یہ ثابت کیا گیا کہ مولوی کی ان تقریرون سے پہلے کسی جگہہ فساد ہوا ہے تو پہر کس اصول پر دفعہ ۱۰۷ کے مطابق کارروائی کی گئی ہے۔ اگر مجسٹریٹ مولوی کو متنبہ کرچکا تہا کہ ایسے جلسے گورنمنٹ کو پسند نہین اور وہ گورنمنٹ اور ملکہ معظمہ کے برخلاف الفاظ منہہ سے نہ نکالے تو پہر مولوی کے اس نصیحت سے متنبہ نہ ہونے پر اسپر ایسا قانونی مواخذہ کرنے کی بجائے جسپر ہزارون طرح کے اعتراض وارد ہوسکتے ہون اسکو علانیہ جرائم خلاف ورزی باسرکار کا مرتکب ثابت کرنے کے لئے کارروائی کرنی لازم تہی قلت گنجایش کیوجہ سے اور نیز یہ انتظار کرنا مناسب سمجہکر کہ شاید عدالت اپیل اس بحث کو باحسن وجوہ طے کردے۔ قانونی بحث کو کسی آیندہ پرچہ پر ملتوی کردیا جاتا ہے۔ یہی قلت گنجایش اور ابہی تک مفصل حالات کا معلوم نہ ہونا لکہنو کے وکلاء اور رؤسا کی دلاوری اور جرأت پر بہی جو اونسے اس موقعہ پر ظاہر ہوئی ہے اسوقت کسی مفصل ریمارک کرنے کا مانع ہے۔ گو یہ کہنا بیمحل نہ ہوگا کہ اگر یہ لوگ مولوی ہدایت رسول کو واقعی قابل سزا اور مفسد سمجہتے تہے تو ۱۷۔ بلکہ ۱۳۔ جولائی سے لیکر ۲۳۔ جولائی تک وہ کدہر چہپے بیٹہے تہے۔ مولوی نے تقریرین چہپکر نہین کی تہین۔ ہزارون آدمیون کے مجمع مین بآواز بلند اپنے مافی الضمیر کا اظہار کیا تہا۔ اگر اس مین کوئی امر قابل نفرین تہا تو کیون نہین عام جلسہ کرکے مولوی کے برخلاف ملامت اور نفرین کا ووٹ پاس کیا گیا۔ اور اگر مولوی کا بیان درست ہی اور وکلاء نے محض مقامی حکام کے خوف سے ایک شخص کو بے گناہ سمجہنے پر بہی اوسکو ڈیفنس سے گریز کیا ہے تو اس سے بڑہکر وہ اپنی دلاوری کا اور کوئی ثبوت نہین دے سکتے تہے۔

افواہ ہے کہ لکہنو کے ایک پنڈت صاحب سے بہی جو مولوی ہدایت رسول کے ساتھی اور اونکے جلسون مین سرگرمی کے ساتھ شریک ہوا کرتے تہے عنقریب یہی سلوک ہونیوالا ہے۔

اینگلو انڈین اخبارات

کا جادو آخر کارگر ہوگیا۔ پونا اور بمبئی کے بعض دیسی اخبارات اور چند سربرآوردہ اشخاص کے برخلاف جو زہر اگلا جارہا تہا اور اونکو باغی و مفسد قرار دینے کے لئے اینگلو انڈین اخبارات جو کوششین کررہے تہے وہ بے اثر نہین رہین۔ آنریبل بل گنگادہر تلک ممبر لیجسلیٹو کونسل بمبئی و مالک اخبارات مرہٹہ و قیصری پروفیسر فرکسن کالج پونا کو مسٹر گایڈر اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے جو تعزیری پولیس کے افسر مقرر ہوئے ہین ۲۷۔ کی شام کو پونا سے جاکر اوسی رات کو دس بجے کے وقت گرفتار کیا اور پہر پونا کو واپس آگئے۔ ۲۸۔ کو علے الصباح مسٹر کینڈی سپرنٹنڈنٹ پولیس پونا نے یورپین اور دیسی کنسٹیبلون کی ایک جماعت ہمراہ لیکر سردار بلونت راؤ ناتو اور اوسکے بہائی تیتا راؤ ناتو کے مکان پر جاکر انکو گرفتار کرلیا اور کاغذات و مکان کی تلاشی لے کر کل اسلحہ جو موجود تہے ضبط کرلئے۔ ادہر مسٹر گایڈر نے اسیوقت مطبع آریا بہوشن کے شریک مالک کیشو مہادیو لال کو جو مسٹر تلک کی شراکت سے اخبار قیصری کو شایع کرتا ہے گرفتار کیا۔ مطبع کی تلاشی لی گئی۔ اور کئی کاغذات و رجسٹر ضبط کئے گئے۔ مسٹر کینڈی کے ہمراہ مسٹر سیل اسسٹنٹ کلکٹر بہی موجود تہے۔ ان چارون شخصون کے برخلاف غالباً بغاوت اور گورنمنٹ کی بدخواہی کا الزام لگایا گیا ہے۔ پونا مین جو گرفتار کئے گئے اون تینون کو صدر تہانہ مین نظربند رکہکر اسی دن سوا گیارہ بجے دوپہر کی ٹرین مین بمبئی کو روانہ کردیا گیا۔ دونون ناتو بہائی علیحدہ علیحدہ گاڑیون مین تین یورپین انسپکٹرون اور سردار میر عبدالعلی افسر خفیہ پولیس بمبئی کی حراست مین بٹہلائے گئے اور پولیس سوارون کے پہرہ مین سٹیشن پہنچائے گئے۔ مالک مطبع کو ہتکڑی لگاکر ۳۵ سپاہیون کی حفاظت مین پیدل سٹیشن تک پہنچایا گیا۔ ٹرین مین دوسرے درجہ کی گاڑی ریزرو کرائی گئی اور سب کو اوسمین بٹہلا کر بمبئی بہیجدیا گیا۔ سٹیشن پر پولیس کے اعلے افسر روانگی تک موجود رہے۔ پونا سے دو سٹیشن پرے تیلاگام کے ہفتہ وار دیسی اخبار "دے بہو" کا اڈیٹر اور پروپرائیٹر مسٹر شنکر وشوا ناتھ کیلکار بہی اسی جرم مین گرفتار ہوکر ٹرین پر سوار کرالیا گیا۔ یہ تمام لوگ دیسیون مین بہت مشہور ہین اور انکی گرفتاری سے ظن غالب ہے کہ تمام مرہٹہ قوم مین ہلچل برپا ہوگئی ہوگی۔ ناتو خاندان نے آخری پیشوا باجی راؤ کے وقت سرکار کی بہت خدمت کی تہی۔ جسکے صلہ مین اُسے چند دیہات عطا کئے گئے تہے۔ جو اب تک اوسی کے تصرف و قبضہ مین ہین۔ عام خیال ہے کہ گورنمنٹ موجودہ قضیہ کے ختم ہونے تک اونکا انتظام اپنی تحویل مین لیگی۔ غالباً اور بہی کئی شخص گرفتار کئے جاوینگے۔ پولیس بالکل چپ چاپ کارروائی کررہی ہے۔ اور عموماً علے الصباح مشتبہان کو گرفتار کرتی ہے۔ تاکہ رعایا مین عام شورش برپا نہ ہوجائے۔

مسٹر تیلک جب بمبئی مین بغاوت آمیز مضامین اخبار قیصری مین شایع کرکے رعایا مین ناراضگی پہیلانیکے جرم مین گرفتار ہوئے تو وہان کسی قدر تشویش پیدا ہوگئی۔ اور اکثر نے اس خبر پر اعتبار نہ کیا۔ مگر پولیس کورٹ مین ملزم کے پیش ہونے اور زیر دفعہ ۱۲۴ الف کے باضابطہ الزام لگائے جانے پر تمام بے اعتباری رفع ہوگئی۔ مسٹر تیلک کے وکیل نے ضمانت لئے جانے کی درخواست کی۔ سرکاری پیروکار نے اسکی مخالفت کی اور مسٹر تیلک کو ضمانت پر نہ چہوڑا گیا۔ جو حوالات کو بہیجدئے گئے۔ ۲۸۔ کی شام کو مسٹر گایڈر نے وارنٹ تلاشی کی تعمیل مین اخبار دے بہو کے دفتر کی تلاشی لیکر چند رجسٹر اور کاغذات اور اون بغاوت انگیز مضامین کے مسودے جو اخبار مذکور مین شایع ہوتے تہے ضبط کرکے سب کو بمبئی بہیجدیا ہے۔ گورنر صاحب کی کونسل کے قانونی ممبر سر چارلس آلی وانٹ صاحب ان مقدمات کے متعلق ۲۹ جون کو پونا سے بمبئی کو روانہ ہوگئے۔ اسی تاریخ مسٹر تیلک کے وکیل نے ہائی کورٹ مین اونکو ضمانت پر چہوڑے جانے کی درخواست دی۔ ایڈووکیٹ جنرل نے اسکی مخالفت کی۔ ججون نے درخواست نامنظور کی۔ نامنظوری کی وجہ ایک یہ بہی تہی۔ کہ مجسٹریٹ کی عدالت مین مسٹر تیلک کا مقدمہ ایک دن مین طے ہوجائے گا۔ اسلئے دست اندازی کی ضرورت نہین۔ مسٹر تیلک اور دیگر دونون مطبع والون پر ایک ہی مقدمہ بنایا گیا ہے جو آخری فیصلہ کے لئے ۳۱ جولائی کو مجسٹریٹ کی عدالت مین پیش ہوا ہوگا۔ نتیجہ ابہی معلوم نہین ہوا۔

سردار بلونت راؤ اور اوسکے بہائی کی نسبت کچہہ ظاہر نہین کیا گیا۔ کہ اونکو پونا سے لاکر کہان بہیجدیا گیا ہے۔ غالباً گورنمنٹ نے شاہی اختیارات کے رو سے اونکو کسی محفوظ مقام مین نظربند کردیا ہے اور اونپر باضابطہ کوئی مقدمہ نہ بنایا جائیگا۔ سر جان وڈبرن ممبر وائسریگل کونسل ۲۷ جولائی کو پونا سے سملہ واپس آگئے۔ بعد مین معلوم ہوا کہ ایک بہائی احمد آباد کے جیلخانہ مین ہے۔

اس مین کوئی کلام نہین کہ گورنمنٹ نے یہ کارروائی بجائے خود خوب سوچ سمجہکر شروع کی ہوگی لیکن یہ امر ابہی کچہہ مدت زیر امتحان رہیگا کہ آیا اینگلو انڈین اخبارات کی مفروضہ و مشتہرہ بغاوت اور بدامنی کا اس سے کچہہ انسداد ہوتا ہے۔ یا الٹا وہ ایک فرضی اور متوہمہ چیز کو واقعیت کا لباس پہنا دینے کا موجب بنتی ہے۔ ۲۹ جولائی کی سہ پہر مسٹر گایڈر نے بمبئی کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے وارنٹ کی تعمیل مین اُن مسودون کیلئے ۴۴

ان معاملات پر گفتگو ہونے پر اسبات پر افسوس ظاہر کرتے ہیں کہ یورپین انکو باغی اور مفسد خیال کررہے ہیں۔ پروفیسر گوکہلے ولائت سے بمبئی واپس آگیا ہے۔ اور اوسنے تمام الزامات جو فوجی گورون پر لگائے تہے۔ واپس لئے ہین۔

مہاشا ٹریبون کو دور کی سوجھی

سلسلہ کے لئے دیکھو وکیل نمبر ۱۷ - مطبوعہ ۲۶ جولائی ۱۸۹۷ء

نصیحت کرتا ہے - اندرین صورت یہ کوئی تعجب خیز امر نہین کہ اوسکے خط کو کل دنیا تسے کہ ریڈیکل فرقہ کے اخبارات نے بھی بنظر حقارت دیکھا ہے - وہ خط حسب ذیل ہے - از قلعہ ہوارڈن (مسکن گلیڈسٹون) مورخہ ۱۷ مئی ۱۸۹۷ء - صاحب من - مین تمہارے اخبار کے اوس پرچہ کی وصولی جسمین مضمون نشان کرکے تمنے مجھکو بھیجا تہا - شکریہ ادا کرتا ہون - سلطان ٹرکی کی گستاخی دول عظام کی پالیسی سے اس درجہ تک بڑہگئی ہے کہ مین اوسکی اس بیباکانہ درخواست کی جسارت پر بھی کہ اوسکی جوبلی مین شریک ہونیکی اجازت دیجائے تعجب نہین ہو سکتا لیکن اگر اوسنے فی الواقع ایسی درخواست کی ہو تو مین امید کرتا ہون کہ دور اندیشی اور [illegible] گورنمنٹ انگلشیہ کو اوسکے ترغیب دینگی - سفاک کبیر کو ایلچیونکی انگلستان مین ایسی آؤ بھگت ہوگی - کہ وہ شاید اوسے پسند نکرینگے - مین تمہارا وفادار - ڈبلیو ای گلیڈسٹون -

لندن کا مشہور اخبار سینٹ جیمس گزٹ اس خط پر تبصرہ کرتا ہے :-

مسٹر گلیڈسٹون نے ایک آیرش اخبار کو جو سکبیرن نہین بلکہ ایکی دفعہ کا رکن ایکگل ہے - ایک اور نفرت انگیز خط تحریر کیا ہے - یہ خط وہ دنیا کو بڑے زور کے ساتھ مسٹر گلیڈسٹون کا وہ حملی یاد دلا رہی ہین - جو اوسنے بمقام سیڈلو ہتا آسٹریا پر کئے تھے - اور غالباً اوسکو اب پھر اوس موقعہ کیطرح نہایت ذلت کے ساتھ معافی مانگنی پڑیگی - اس آخری خط کا کل لب لباب یہ ہے کہ لندن کے اوباشون کو جوبلی کے دن ٹرکی کے سفیرونکی بے حرمتی اور تحقیر کرنے پر اکسایا جاوے - وہ سلطان کی اس تجویز کی بیباکی پر کہ سلطان ممدوح کے ایلچی بھی جوبلی مین شریک ہون حیرت ظاہر کرتا ہے - اور امید رکھتا ہے کہ برٹش گورنمنٹ ایسی تجویز کو رد کردیگی - وہ لکھتا ہے کہ سفاک کبیر کے سفیرونکی انگلستان مین ایسی آؤ بھگت ہوگی کہ وہ غالباً اوسے پسند نکرینگے لیکن کیا سلطان کے سفیر اسوقت بھی لندن مین موجود نہین ہین - کیا ہمنے ٹرکی سے ایلچیانہ تعلقات قطع کردئے ہین ؟ اور کیا سلطان المعظم کو شکست خوردہ یونانیون پر رحم کرنیکی طرف مائل کرنے کے یہی طریقے ہین ؟ جو خاص ایلچی جوبلی کے لئے آئینگے - وہ خود ملکہ معظمہ کے مہمان ہونگے اور ہم امید کرتے ہین کہ انگلستان اوکی اسی حیثیت مین خاطر و مدارات کریگا +

منیر پاشا گرینڈ ماسٹر آف سیری مونیز (بابتکابت دربار ہمایون) کل (۱۳ - جون) قسطنطنیہ سے لندن کو روانہ ہوگیا ہے - وہ سلطان کی طرف سے ایک دستخطی خط ملکہ معظمہ کیطرف لائے ہین - جس مین انگلستان اور ٹرکی کی سابقہ دوستی کیطرف اشارہ کیا گیا ہے - اور اوسکو جوبلی کی مراسم مین شریک اور لارڈ سالسبری سے گفتگو کرنے کی ہدایت کی گئی ہے - سلطان المعظم نے یہ کارروائی محض اپنی خوش خلاقی ظاہر کرنے کے لئے کی ہے - البتہ گلیڈسٹون اپنی کینہ توز اور غیر مسیحانہ تحریر سے اپنی بیباکی کا ثبوت دے رہا ہے +

اخبار دسٹ منسٹر گزٹ جو گلیڈسٹون کا بڑا حامی اور ترکون کا جانی دشمن ہے وہ بھی مندرجہ ذیل الفاظ مین اوسکی نصیحت کو سخت مطعون کرتا ہے -

جلوس کے شایع شدہ پروگرام سے واضح ہو رہا ہے کہ ممالک غیر کے سفراء ملکہ معظمہ کے بہت ہی قریب ہونگے - اور اگر ترکی سفیر کے برخلاف کوئی اظہار رنجش کیا گیا تو وہ گویا خود ملکہ معظمہ کے برخلاف اظہار ناراضگی کرنا ہوگا - ترکی سفیر ملکہ معظمہ کے مہمان ہونگے - اور ملکہ کی ذات مخالفانہ سلوک سے اون کی محافظ ہونی چاہیے - الخ

یہ لکھنے کے بعد اخبار انگلینڈ ویومین امید ظاہر کرتا ہے کہ انگلستان کے فہمیدہ اور خوش خلاق باشندے اپنی طبعی اوصاف سے کام لیکر گلیڈسٹون کے بیشرمانہ مشورہ کو کوئی وقعت نہین دینگے - منیر پاشا بلند مرتبہ عہدہ دار متصف باوصاف حمیدہ - رحمدل - اور بیحد متواضع آدمی ہے - لندن والے اوسکی خوبیون سے واقف نہین ورنہ وہ کل سفیرونسے بڑھکر اوسکی قدر کرین -

یہی اخبار ۲۲ - جون کو عدم شرکت کی وجہ حسب ذیل لکھتا ہے - یہ نہایت ہی قابل افسوس امر ہے کہ منیر پاشا سفیر خاص سلطان المعظم جوبلی کے جلوس مین شریک نہوئے - گلیڈسٹون کا ایلیسانہ خط جسپر ہم پچھلے ہفتہ نفرت ظاہر کرچکے ہین - جاہل لوگون کو ایک عظیم الشان دوست سلطنت کے ایلچی کی تحقیر اور بیحرمتی کرنے کی دعوت دے رہا تھا - اور اس قسم کی افواہین بھی مشہور ہوگئی تہین - کہ بعض بدسگال ریڈیکل فریق کے لوگون نے ترکی سفیرونکی برخلاف اظہار رنجش کی خاص نمایش کا انتظام کرلیا ہے +

اندرین حالات منیر پاشا نے جلوس مین شریک نہونیکا فیصلہ کیا ہے - کیونکہ ایک سچے عثمانلی کی طرح اوسکی بلند خیالی - خوش خلاقی اور اعلی درجہ کی تہذیب نے یہ پسند نہ کیا کہ جوبلی کے جلوس مین بدلطفی ہونیکی کسی احتمال کو بھی موجود رہنے دیا جائے - اسمین ذرہ بھر بھی شک نہین کہ ترکی سفیر پھر خاصکر منیر پاشا ایسے جلیل القدر اور مہذب شخص کو حاضرین اور تماشبینون کا حصہ کثیر نہایت تپاک سے خوش آمدید کہتا - مذہبی خبطیون اور فرضی مظالم سنانے والون نے ٹرکی کے برخلاف جو کدورت پیدا کردی تہی وہ تہیلی مین ترکی سپاہیونکی مستقل مزاجی سلامت روی اور بیعدیل شجاعت کے حالات معلوم ہونے سے تقریباً معدوم ہوگئی ہے - لیکن دس میں لاکھ موافق خیال رکھنے والے تماشبینون کے مقابلہ مین معدودے چند بدمعاشونکی شورہ پشتی عوام کی پرجوشی کو مسلسل رو مین ایک نا ہونیکا اختمام الانقطاع پیدا کرسکتی ہے - اس لئے منیر پاشا نے گوارا نکیا کہ اونکی وجہ سے جبکہ ایسی بدمزگی ہونیکا احتمال ہو تو وہ تو جوبلی مین شریک ہون - اگر اونکے برخلاف کوئی نعرہ تحقیر بلند کیا جاتا تو اونکی یا اونکے جلیل القدر سلطان کی اس قدر تحقیر نہوتی جتنی کہ خود ملکہ معظمہ کی جبکہ کہ وہ معزز مہمان تہے - منیر پاشا کو دیکھکر ہزارہا رعایا نے بڑی خوشی اور جوش کے ساتھ نعرہ ہائے آفرین بلند کئے تہے - جبکہ وہ جمعرات کی شام کو شاہی گاڑی مین سوار ہوکر شہر کے بھرے ہوئے بازارون مین سے گذرے تہے - اسوقت سینٹ جارج کے بازار مین تقریباً پچاس ہزار آدمی ہر قماش کے موجود تھے - اور سب نے بلا استثنا بڑی تپاک سے ٹرکی سفیر کی آؤ بھگت کی تہی - ترکی سفیر جلوس کے سوا تمام مراسم مین نمایان طور پر شریک ہوئے - اور ہر ایک نے بھی اونکی نہایت عزت کے ساتھ تواضع کی گئی - یہ فقط سفیر ممدوح کی دور اندیشی تہی کہ وہ کسی بدمزگی کے احتمال کی وجہ سے جلوس مین شریک نہ ہوئے "

ہم امید کرتے ہین کہ مہاشا بہادر اس اصل وجہ کو بھی ویسی ہی عام مشتہر کرکے ملکہ معظمہ کی اسلمان رعایا پر اونکی مذہبی مقتدا کے سفیر خاص کی عاقبت اندیشی اور حضور ملکہ معظمہ کی عزت و احترام کی نگہداشت کے مقابلہ مین اپنی ذاتی تفاخر اور شکوہ پسندی کی کوئی پروا نکرنیکے واقعہ کو بخوبی ظاہر کردینگے ورنہ جو لقب پادنیر اسکے لئے تجویز کرچکا ہے - ہمکو اوسکی درست ماننے مین کوئی تامل باقی نہین رہجائیگا

ویسیونکی شامت اعمال سے ہر روز کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ ظہور مین آرہتا ہے جس سے حکام کا اوس حصہ کو جو غیر قوم پر جابرانہ حکومت کرنیکی پالیسی کا پیرو ہے - اپنی دلی مراد کے پانیکے لئے کافی بہانہ ہاتھ آجاتا ہے - اور اتفاق سے یہ واقعات زیادہ تر اوس نواح مین پیش آرہے ہین جہانکے باشندے پہلے ہی سے اینگلو انڈین حکام کی بدظنی کے آماجگاہ بنے ہوئے ہین - مسٹر رینڈ لفٹننٹ آئرسٹ کے قتل پر جو طوفان بلاخیز برپا ہوگیا ہے -

وہ اس منحوس واقعہ کی ہولناکی کسیقدر زور پکڑتا معلوم ہوتا ہے چند دن گذرے ہین کہ پونا کو ایک متصلہ سٹیشن اروی کے قریب ریل کی سڑک پر ایک بڑی چوبی شہتیر ایسی جو چھ انچ دبیز تہی ایک مسافر گاڑی ٹکرائی - انجن کے اگلے پہیے اوسکے اوپر سے گذر گئے جس سے وہ ٹوٹ گئی - ڈرائیور نے ٹرین کو روک لیا - اور کوئی نقصان نہونے پایا - پولیس تحقیقات پر مامور کیگئی کہ آیا کسی بے احتیاطی سے یہ شہتیر یہان پڑی رہی تہی - یا کسی کی شرارت ہے - پولیس نے ایک آدمی کو گرفتار کیا ہے -

آہنی سڑک کی جیسا کہ اکثر ناظرین کو معلوم ہوگا ہر وقت اصلاح و درستی ہوتی رہتی ہے - اور اسبات کا قوی احتمال ہو سکتا ہے - کہ شہتیری مزدورونکی غفلت سے پٹری پر پڑی رہگئی ہو - ورنہ اگر کسی بدمعاشی کرنی ہو تو وہ ٹرین کو گرانیکی کوشش کرسکتا تہا - جو شہتیر پر سے گذری تہی - بہرحال اس شخص کی گرفتاری سے یقین ہے کہ اس سلسلہ کی اور گرفتاریان عمل مین آئینگی -

انگلستان کی بحری طاقت کی فوقیت اور عظیم الشانی کی کیفیت کئی دفعہ بیان کیجا چکی ہے۔ جوبلی کے موقعہ پر مقام سپٹ ہیڈ کی بحری نمائش مین اسکا عینی ثبوت ممالک غیر کے مہمانون کو بھی بخوبی ملگیا۔ اس ریویو مین جیسا کہ پہلے لکہا جا چکا ہے۔ ۱۶۷ جنگی جہاز ہر قسم کے شامل تہے جنکی قطارین تیس میل لمبی تہین۔ انمین سے ایک جہاز بھی ایسا نہ تھا۔ جو مختلف بحری اسٹیشنون سے جہان ہر وقت انگریزی پہرے مامور رہتے ہین طلب کیا گیا ہو۔ بلکہ سب کے سب انگلستان کے متصلہ سمندرونسے بلائے گئے۔ یا ریزرو جہاز تھے۔ کل انگریزی اخبار اور اکثر اجنبی ہمعصر اس ایک امر کو انگلستان کی بحری طاقت کا کافی ثبوت خیال کرتے ہین۔ مگر ایک آئرش اس ریویو کو انگلستان کی کمزوری کی شہادت تصور کرتا ہے۔ وہ لکہتا ہے کہ جو جہاز اس جایزہ مین شامل ہوئے اونسے بدرجہا عمدہ اور اعلی جنگی جہاز لنگرگاہون مین موجود تھے۔ مگر آدمیون اور افسرونکی کمیابی کیوجہ سے اونکو جایزہ مین شامل نکیا جا سکا پس جب وہ ایک امن پسند کام کے لئے کارآمد نہو سکے تو جنگ کیوقت اونسے کام لینا اور بھی مشکل ہو جائیگا۔ نمائش مذکورہ بالا مین اکثر ممالک غیر کے جہازات بھی شامل ہوئے تہے۔ بعض دوراندیش انگریز اپنے جہازونکا اونسے مقابلہ کرکے اپنی بحری طاقت کو بہت سی اصلاحات کا محتاج بتا رہے ہین۔ مثلاً امریکہ کیطرف سے جو جنگی جہاز بروکلن شامل ہوا۔ اوسمین جسقدر لکڑی موجود ہے۔ اوسی مصالحہ سے فایر پروف (آگ سے محفوظ) کیا گیا ہوا ہے۔ لیکن انگریزی بیڑہ مین ایک بھی ایسا جہاز نہین جسکو آگ کے خطرہ سے جو بحری لڑائی مین ہر وقت موجود رہتا ہے۔ مصئون کیا گیا ہو۔ دوسرا نقص انگریزی بیڑہ مین یہ پایا گیا ہے۔ کہ اوسمین کوئی جہاز ایسا نہین جسکی توپونمین برقی طاقت کے ذریعہ گولہ بارود ڈالا جائے۔ انگلستان کے جہاز ساز تختہ جہاز پر ضرورت سے زیادہ ایسی نازک اور پیچیدہ آلات رکہنا پسند نہین کرتے لیکن اس ناپسندیدگی کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ اگر بروکلن جہاز سے ہمارے کسی جہاز کو مقابلہ کرنا پڑے تو جتنے عرصہ مین ہماری توپ ایکدفعہ فایر کریگی وہ ہمارے جہاز پر تین گولے چلا دیگا۔ ہم بحالت موجودہ اوس صورت مین مساوی تعداد مین گولہ باری کر سکتے ہین۔ جبکہ کل سامان گولہ بارود کو جہاز کے صندوق مین رکہنے کی بجائے توپ کے اردگرد تختہ جہاز پر ڈہیر کر دین اور یہ امر ایسا خطرناک ہوگا کہ جہاز پر پہلا گولہ پڑتے ہی نہ صرف یہ ہوگا کہ جہاز بیکار ہو جائیگا۔ بلکہ بالغلب وجوہ بارود کے اڑنے سے عالم بالا کی سیر کو رخصت ہو جائیگا۔ اس امریکن جہاز بروکلن کے علاوہ اور بھی ممالک غیر کے چند ایسے جہاز موجود تہے جنسے انگریز سبق حاصل کرنیکی کوشش کر رہے ہین۔ ممالک اجنبیہ کے جہازون مین ایک چہوٹا سا جہاز موسومہ ٹرپنیا شامل تہا۔ جسکی معمولی رفتار فی گہنٹہ ۳۳ میل ہے اور ضرورت کیوقت چالیس میل فی گہنٹہ تک چل سکتا ہے۔ اس جہاز کے مقابلہ مین ہمارے پاس کوئی جہاز ایسا تیز رو نہین ہے اور اوسکے ساتھ ہمارے کسی جنگی جہاز کے نبرد آزما ہونے پر بعینہ نیولے اور سانپ کی لڑائی کا نقشہ کہنچ جائیگا۔ نیولا اگر ایکدفعہ بہی سانپ کے قابو آجائے تو وہ اپنے گزند کی زہر ہلاہل سے اوسکو فی الفور ہلاک کر دے۔ مگر نیولے کی پہرتی کے سامنے سانپ کی کوئی پیش نہین جاتی۔ اور آخر وہ سانپ کو ہلاک کرنے مین کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ٹرپنیا اپنی چستی کیوجہ سے انگریزی جہاز کو جو قابو چلنے پر اوسکو ایک منٹ مین تباہ کرنیکی قابلیت رکہتا ہو۔ تباہ کر سکیگا۔ الغرض اگر ان کوتاہیون کی تلافی نہ کی گئی تو اکثر واقفکارونکی راے ہے کہ یہ نقص آدمیون کی قلت کے ساتھ ملکر کسیدن انگلستان کی بحری فوقیت کو بالکل زائل کر دینگے۔ اور اوسکے زائل ہو جانے پر سلطنت کا سنبہالنا قریباً ناممکن ہو جائیگا۔ اور غالباً انہی نقصون اور کمیون کی وجہ سے جو انگریزونکو جوبلی مین معلوم ہوئے ہم جوبلی کے بعد کے ہفتہ مین اکثر مدبران انگلستان کی تحریر و تقریر مین خلاف معمول دوراندیشی مصلحت وقت اور عقل سلیم کی جہلک پاتے ہین چنانچہ ٹرکی اور یونان کے متعلق بعنوان ٹرکی و اسلام ایک انگریز اہل الراے ۲ - جولائی کو حسب ذیل تحریر کرتا ہے۔

"ہندوستان کی مشکلات سے علاوہ سلطان المعظم کو دول کی تجویز قبول کرنے پر مایل کرنے مین جس روز افزون دقت کا مقابلہ اتفاق یورپ کو کرنا پڑ رہا ہے۔ اوسنے مشرقی مسئلہ کو پہر نہایت ہی ادق اور پیچیدہ صورت مین تازہ کر دیا ہے۔ سلطان المعظم تہیسلی پر قابض ہین۔ اور یہ یقین رکہنے کی وجہ سے کہ چند طاقتین اونکی فوجکو وہانسے بجبر نکالنے سے انکار کرینگی وہ اوس علاقہ سے اپنی افواجکو واپس منگانیکا مطلقاً ارادہ نہین رکہتے۔ بصورت موجودہ انگریزی گورنمنٹ کیلئے تئین ایسی مخبوط الحواس ظاہر کریگی کہ تن تنہا یا اٹلی یا فرانس کے ساتھ ملکر طاقت کو استعمال مین لانیکی کوشش کریگی؟ یونانی ہمارے ایسے عزیز کدہر سے ہو گئے کہ ہم جو کل بادشاہان عالم سے زیادہ مسلمان رعایا رکہتے ہین۔ اونکی طفیل خود کو ایسے وقت اسلام کا دشمن ظاہر کرین۔ جبکہ ہمکو ہر جگہ مسلمانونکی وفاداری اور خوشنودی کی سخت ضرورت ہے۔ مصری مسئلہ بالکل مشرقی مسئلہ سے وابستہ ہے۔ اور مہم نیل کے لئے اس سے بڑہکر کونسا امر مضر ہو سکتا ہے۔ کہ انگلستان اور سلطان المعظم مین تعلقات کشیدہ ہونیسے درویشون کے مذہبی جوش کو ترقی دیدیجائے اور مسلمان مصریونکی ہمت و مستعدی کو سرد و پست کیا جاوے؟ علاوہ برین جسطرح مصری مسئلہ ٹرکی سے وابستہ ہے ویسے ہی حبش کا مسئلہ بہی ہے۔ فرانس اور روس کی سازشون اور امداد کے لئے خلیفہ سوڈان کی درخواستون کے بالمقابل ہم اپنے اقتدار پر جو حبش مین رکہتے ہین تکیہ کر رہے ہین۔ اور اگر اوس اکیلے انگریزی اخبار (یعنی ڈیلی میل) کے نامہ نگار کی مرسلہ اطلاعین درست ہین تو یہ اقتدار ہمکو بہت اچہا کام دے رہا ہے۔ ڈیلی میل کے نامہ نگار مسٹر وارڈ کی روائیت ہے۔ کہ انگریزی سفیر مسٹر راڈ کی سفارت کو پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ اور فرانسیسی و روسی سفیر (ایم لیگرڈ۔ ایم بونوالوٹ۔ لفٹننٹ لیوٹارڈ۔ اور کرنیل یہونیسٹف) اپنے مدعا مین ناکام رہے ہین۔ (مگر کرنیل یہونیسٹف کے خط استواء کے حبشی صوبونکا گورنر مقرر ہونے سے مسٹر وارڈ کی روائیت بہت کچہہ کمزور ہو گئی ہے اور اسوجہ سے اس اہل الراے انگریز کی یہ دلیل اور بھی زیادہ مضبوط ہے کہ ٹرکی سے بگاڑ کرنا سخت نقصان رسان ہے۔ اڈیٹر) برخلاف اسکے فرانسیسی اخبارات کے نامہ نگار رقمطراز ہین کہ فرانس کو شاہ مینی لیک نے ایسی مراعات عطا کی ہین کہ مسٹر راڈ کی سفارت اب بالکل فضول اور ناکارہ ہو گئی ہے۔ بہرحال حق الامر کسی قدر ادہر یا ادہر ان دونون بیانون کے بین بین ہے۔ لیکن وہ خواہ کچہہ ہو۔ ہمارے لئے یہ سخت خوفناک امر ہوگا کہ ہم یونانیون کی خاطر شمالی افریقہ میں اپنے اقتدار کو اور نیز ہندوستان کے امن و امان کو معرض خطر مین ڈالین۔ اور پہر بالخصوص ایسی صورت مین جبکہ تہیسلی کے باشندے (جو سلطان المعظم کو الحاق کے لئے عریضے ارسال کر رہے ہین۔ اڈیٹر) ترکون کی ماتحتی مین رہنے پر ویسے ہی خوش معلوم ہوتے ہین جیسے کہ یونان کے ماتحت رہنے پر۔

شمالی افریقہ کی طرح جنوبی افریقہ مین بہی معاملات کچہہ ایسا رنگ پکڑ رہے ہین کہ ہماری خارجیہ اور نوآبادیون کے محکمون کو پوری خبرداری اور مستعدی کی ضرورت لاحق ہو گئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ (ٹرانسوال کے وزیر صیغہ خارجیہ) ڈاکٹر لیڈز نے پرتگیز علاقہ کے ساحل کو خلیج ڈیلیگوا تک لینے کیلئے چند فرانسیسی ساہوکارون کے نام سے بویر اور جرمن متمولین کی ایک کمپنی آج قایم کر لی ہے جو عنقریب اجارہ کی تجدید ہونے پر پرتگال سے خلیج ڈیلیگوا بہی لے لیگی۔ اگر ایسا ہو گیا۔ اور خلیج مذکور جرمن و ٹرانسوال کے قبضہ مین چلی گئی تو جنوبی افریقہ مین انگریزی عظیم الشان سلطنت قایم کر سکنا خواب و خیال ہو جائیگا۔ ہمکو یہ استحقاق حاصل ہو چکا ہے۔ کہ پرتگال جبکبہی خلیج مذکور کو متصل کرے تو سب سے پہلے اوسکو مستحق ہم ہونگے۔ پس اگر گورنمنٹ اس استحقاق سے فایدہ اٹہانا چاہتی ہے۔ تو اوسکو فی الفور کارروائی کرنی ضروری ہے۔ پس اسوجہ سے اور دیگر کئی وجوہات کے باعث مشرقی یورپ کے معاملات کی حالت موجودہ کو مزید احتیاط اور فکر کی نگاہ سے دیکہنا لازمی ہو گیا ہے۔ ہمکو اسوقت افریقہ اور غالباً ایشیا مین بہی یکسو ہو کر کاربند ہونیکی ضرورت ہے۔ اس لئے اگر ہم یونانیون کے ساتھ خیالی ہمدردی کو یہانتک بڑہجانے دین یا ایسے مقولونپر کہ عیسائی اقوام کو عثمانیہ حکومت کے ماتحت پہر واپس نہ جانے دینا چاہئے۔ اسدرجہ تک مصر رہین کہ انکی بدولت سلطان المعظم سے ہماری نزاع ہو جائے تو اس سے بڑہکر خودکشانہ فعل کوئی نہین ہو سکتا"۔

حیدرآباد دکن سے ایک صاحب محب اسلام تحریر فرماتے ہین کہ یہان چند معزز و متدین ہمدردان قوم مثل عالیجناب مولانا ملا عبدالقیوم صاحب۔ مولوی محمد واصل صاحب۔ نواب محبوب نواز الدولہ صاحب

دنیا مین بات کا بتنگڑ بنانے والے تو کروڑون ہونگے مگر انگلستان کی مہذب اور شایستہ قوم ایسی حضرات کے وجود سے بھی خالی نہین جو بے پرکے اُڑانے مین ید طولے رکھتے ہین - ایک صاحب بہادر جنکو مرسٹی گوجراتی ہندوستانی زبانین ریسیون سے اچھی بولنے کا دعوی ہی ایک ولایتی اخبار کو تحریر کرتے ہین کہ "دیسی ۱۸۵۷ء کی غدر کیطرح راز طشت از بام نہین کرینگے بلکہ تمام یکبارگی اُٹھ کھڑے ہونگے - اور اسوقت سے پہلے اس امر کی کوئی علامت نہین پائی جائیگی - اور دوسرے دن کل ملک مین ایک یورپین مرد یا عورت یا بچہ زندہ نہ پایا جائیگا - میرے الفاظ کو مجذوبانہ بڑ سمجھیے اور اونکو خوب یاد رکھیے" انگریزی قوم ایسی تحریرونکو بڑ ہی اگر ہندیونسے بدظن ہو تو بیشک تعجب ہی - مگر ساتھ ہی صاحب بہادر کا بیڈلام کے پاگل خانہ سے باہر ہونا بھی کچھ کم حیرت انگیز نہین +

ایک اور نیک بخت عین اسکے برعکس راگ الاپ رہے ہین - یہ صاحب مشہور آدمی ہین ان کا نام ہنڈ مین ہے - یہ انگریزی سوشلسٹ فرقہ کے سرگروہ ہین - قحط زدگان ہند کے لئے جنوری مین جب لارڈ میئر نے قصر مینشن لندن مین جلسہ کیا تھا تو جس پہلے مائس نے جیساکہ ناظرین کو یاد ہوگا تمام مجلس کو برہم کرنیکی کوشش کی تھی - وہ یہی حضرت تھے - یہ ایک اخبار جسٹس (الصاف) کے اڈیٹر بھی ہین جس مین موجودہ ہنگامون اور پونا وغیرہ کے قابل افسوس حوادث پر سلسلہ وار مضامین تحریر فرما رہے ہین - جنکے چند فقرات پڑھنے سے اونکی ٹون اور لب لباب معلوم ہوجائیگا - اونکی راے مین "باشندگان ہند ہماری (یعنی انگریزون کی) بیشرمانہ حکومت کو تباہ کرنیکے لئے بغاوت کرنے اور ضروری انتظام کرنے مین بالکل حق بجانب ہین" - بزدلی - طمع - نالیاقتی - جہالت - کذابی - اور خیانت و دغابازی نے ایک عظیم الشان سلطنت کو جس سے بڑی بمشکل کسی قوم کے ماتحت ہوئی ہوگی تباہ کردیا ہے" مضمون کے آخر مین وہ گورنمنٹ کو دھمکی دیتے ہین - کہ مین اس اخبار کو ہندوستان کے ہر ایک دیسی اخبار کے اڈیٹر کے پاس بھیجونگا - تاکہ اونکو معلوم ہوجائے - کہ انگلستان مین کم ازکم ایک جماعت ابھی موجود ہے - جو اونکے مصائب مین اونکے ساتھ ہمدردی کرتی ہے - اور ظالمون کے پنجونسے اونکی جلد آزاد ہونیکی آرزو رکھتی ہے +

یہ اخبار غالبًا ابھی کسی ایسے اخبار کے پاس نہین پہونچا ہوگا - مگر بمبئی کا ٹایمز آف انڈیا گورنمنٹ کو صلاح دے رہا ہے - کہ جو کوئی دیسی اخبار ہنڈ مین کے مضامین کو شایع کرے اوسکو فورًا سولی پر چڑھا دو اس اینگلو انڈین خیرخواہ گورنمنٹ اخبار کو یہ الزامی جواب دینا تو فضول ہے کہ وہ ہنڈ مین کا ہی علاج کرائین - کہ منبع شرارت مسدود ہوجائے - تاہم اوسے یقین دلایا جاتا ہے کہ اگر کسی دیسی اخبار نے اوسکے مضامین کو لیا ہے تو وہ فقط یہ ظاہر کرنے کے لئے ہوگا - کہ ہندیون کی شامت بخت نے اون کے کیسے عمدہ عمدہ ہمدرد اور خیرخواہ پیدا کردئے ہین - کہ دشمن بھی اونکے سامنے کوئی حقیقت نہین رکھتے +

مہم توخی کے متعلق ۲۵ - جولائی کو دتاخیل سے خبر موصول ہوئی کہ ۲۴ - کی رات کو وزیریون نے دتاخیل اور مقام بویا کے درمیان تار کاٹ دی اور کئی ستون اُٹھا کرلے گئے - فورًا ایک جماعت بمعہ سامان روانہ کی گئی جسنے سلسلہ تاربرقی کو درست کردیا - ۲۵ - کو ۳۳ ویں پنجاب انفنٹری اور دو توپین شیرانی کی فوج کی کمک پر روانہ کی گئین - مسعودیون کی نسبت پختہ طور پر معلوم ہوا ہے کہ وہ ابھی تک مداخیلیون کی امداد کرنیکے لئے کوئی کارروائی نہین کررہے - علاقہ خوست کے باشندے البتہ کہا جاتا ہے کہ میران شاہ سے آٹھ میل شمال بمقام سید گئی قافلون اور اونٹون کے لئے جمع ہورہے ہین - افواہ مشہور ہورہی ہے کہ اوس افغانی علاقہ کے باشندون نے جو مداخیلی علاقہ سے بجانب شمال دریا اسپول غون کے کنارے ہے - وزیریون کو آئندہ پناہ دینے سے بایں وجہ انکار کردیا ہے - کہ مداخیلیون کی ایک جماعت نے دس دن ہوئے افغانیون کے ایک آدمی اور چند گائے و بکریون کو قتل کردیا تھا - شیرانی کے مورچے اور قلعے ۲۵ - کو بھی برابر گرائے جاتے رہے - سید گئی اور اسلام چوکی کے قریب ۲۱ - کی رات کو تین دفعہ تار کاٹا گیا - ۲۳ - کو شیرانی سے دو جماعتین رات کو گولیان چلانیوالون کی گرفتاری کے لئے تر مور کو روانہ ہوئین - ایک قتل کیا گیا اور کئی گرفتار کئے گئے - ۲۴ - کو عیدک اور میران شاہ کے درمیان پھر تار کاٹا گیا - اور آخر الذکر مقام سے پانچ اونٹ چوری گئے - ۲۵ - کو فوجکو لئے ۱۵ - اگست تک گودام جمع ہوگیا جو ۲۱ جولائی تک اگست کے سارے مہینہ کے لئے جمع ہوجائیگا - ملا پوندہ کی جمعیت کی نسبت کوئی پختہ خبر ابتک نہین ملی -

بنون اور میران شاہ کی سڑک کی درستی کے لئے ایک لاکھ روپیہ منظور ہوگیا ہے - ۲۶ - جولائی کو میزار دیہات برباد کئے گئے - اسی تاریخ دریای ٹوچی بہت طغیانی پر تھا - رات کو شیرانی کے کیمپ مین گولیان چلائی گئین ایک گورکھا خفیف زخمی ہوا اور ایک خچر ہلاک ہوئی - رات کو گولیان چلانے والون کے سوا تمام وادی مین کسی انسان کا نشان نظر نہین آتا - میزار سے ۲۹ - جولائی تک بہوسہ کے آٹھ سو بارخچر سرکار کے ملے سرکاری فوج ابتک فقط قلعون کے گرانیکا کام کرتی رہی ہے - دشمنون سے کسی جگہ مقابلہ نہین ہوا - شاید مالاکھنڈ کا واقعہ سنکر اونکو جرات پیدا ہوجائے - جرنیل نے مداخیلیون کے نام دوسرا اشتہار صادر کرکے چند شرائط اونکی پیش کی ہین - سردست صرف راستہ کی حفاظت کا کام ہے - جو بنون سے لیکر کمپ شیرانی تک ستر میل لمبا ہے - تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر چوکیان قایم کی گئی ہین اور انتظام کیا گیا ہے کہ خواہ سڑک کے کسی حصہ مین قافلون پر حملہ کیا جائے - فوج فورًا وہان پہونچ جائے - گرمی کی سخت شدت ہے ۳۰ - جولائی کو پارہ ۱۰۵ درجہ پر تھا +

مصر مین یہ عام تحریک شروع ہوگئی ہے کہ تعلیم اولاد کے لئے پرائیویٹ چندون سے قومی مدارس قایم کئے جائین - مصریون کو سرکاری مدارس سے یہ شکایت ہے کہ اونمین نصاب تعلیم اس قسم کا رکھا گیا ہے کہ طلبا صفت حب الوطنی سے بالکل معرا ہوجاتے ہین - اور ساتھ ہی اونکی صحت کا ستیاناس ہوجاتا ہے - اور جہان کہین انگریز مدرسین ہین وہان تو مسلمانون کو شرافت و آزادی سے بھی ہاتھ دھونا پڑتا ہے - چنانچہ یہ قصہ عام مشہور ہے کہ ایک انگریز پروفیسر نے جماعت مین بڑے فخر کے ساتھ کہا کہ ہم صرف ایک جہاز سے ۲۴ گھنٹون مین آستانہ علیہ کے مالک ہوسکتے ہین - اسپر ایک غیور طالب علم نے جواب دیا کہ اسکی کیا وجہ ہے کہ پچھلے برس تمہارا ایک عظیم الشان بیڑہ دہانہ ڈارڈنیلز پر لنگرزن رہا - اور اوسکے اندر داخل ہونیکی جرات نکرسکا - اسکے بعد دوسرا طالب علم بولا - اسکی کیا وجہ ہے - کہ ۱۸۸۲ء کی گولہ باری کے وقت انگریزی بیڑہ کو عرابی پاشا کی بغاوت کے زمانہ مین اسکندریہ کے پرانے اور نکمے قلعون سے جو باسفرس اور ڈارڈنیلز کے قلعون کے سامنے ذرہ برابر حقیقت نہین رکھتے تھے - مدت مدید تک محاربہ کرنا پڑا - اور اونکو آسانی سے فتح نہ کرسکا - اس پر پروفیسر صاحب ایسے بگڑے کہ ان طالب علمون کی زندگی دوبھر ہوگئی - اور آخر اونکو یہ کہکر صاحب بہادر کو راضی کرنا پڑا - کہ بیشک انگریزی بیڑہ کل دنیا کے بیڑون سے زبردست ہے - اور چوبیس گھنٹے کے ایک ڈارڈنیلز جیسے ہزار ڈارڈنیلز بھی ہون تو وہ چوبیس منٹون مین قسطنطنیہ کو فتح کرسکتا ہے" +

غزل از نتایج طبع عظامی شیخ غلام قادر صاحب گرامی شاعر خاص حضور نظام خلد اللہ ملکہ

+ + + +

دلم غریب و دو چشم تو قاتلی افتادہ است — یکے غریب و دو قاتل چہ مشکلی افتادہ است
بیاد کار دلم کن بہ یک نگاہ تمام — کہ نیم تاز تمانیم بسملی افتادہ است
تو از صمد سخن آور من از صنم گویم — ترا بہ کعبہ مرا کار با دلی افتادہ است
حکایت من و تو خواندہ ایم حرف بحرف — تمام صفحۂ ہستی چہ باطلی افتادہ است
تو دل مبند بدنیا کہ ہر مسافر را — نظر بہ بادیہ و دل بہ منزلی افتادہ است
سر بریدۂ ما را فشان چہ مے جوئی — بسان اشک بدامان قاتلی افتادہ است
چہ ذوق بے خودی آنرا کہ کشتی عمرش — ز موج خیز حوادث بساحلی افتادہ است
شہیدے کہ مرغک زلیست طعمۂ بازش — ز آہ بیوہ زنان سخت غافلی افتادہ است
بریم جان بسلامت گراز بلا مفت است — کہ ترک مست بخونریز مایلی افتادہ است
حجاب شرم و حیا ما و ہو برباد — کہ درمیان من و یار حایلی افتادہ است
حدیث لیلی محمل نشین ز مجنون پرس — کہ ہمچو گرد بدنبال محملی افتادہ است

+ + + +

اردو زبان کا واحد ہفتہ وار اخبار ... خبرات ملکی و غیر ملکی ... ہفتہ وار اخبار ... گرامی ... شاعر خاص حضور نظام خلد اللہ ملکہ ... گرامی ... ہفتہ وار اخبار ...

دہاوا بول رہی ہے - راجمہندری کے جیلخانہ مین اسوقت دو سو کوئیے جو غلہ لوٹنے کے پچھلے بلوہ مین گرفتار ہوئے تہے محبوس ہین کوئیون کی حالت ناگفتہ بہ ہے - اور اونکے بڑے بڑے گروہ ملک مین سرگردان پہر رہے ہین - بلوہ متذکرہ بالا مین جو گانون لوٹے گئے ہین - اس نواح مین فوج اور پولیس کی معقول جمعیت بہیجی گئی ہے - ممالک متوسط مین بھی اچہی بارش ہوگئی ہے - ممالک مغربی شمالی مین بہی عالمگیر بارش ہوگئی ہے - اب امدادی کامون پر مزدورونکی تعداد کم کیجائیگی - ۱۹ - جولائی کو لفٹنٹ گورنر الہ آباد سے بنارس کو روانہ ہوئے - اگر برسات حسب مراد ہوئی تو اکتوبر مین کل امدادی کام بند کردئے جائینگے ✣

پونا کے دیسی روسا نے ۱۷ - جولائی کو عام جلسہ کرکے گورنمنٹ کی خدمت مین میموریل ارسال کرنا تجویز کیا ہے - کہ تعزیری پولیس صرف وہین مقرر ہوتی ہے جہان کے کل باشندے یا اونکا حصہ کثیر بدمعاشی کا مرتکب ہو - مگر یہان کے کل باشندگان مسٹر رینڈ اور لفٹنٹ آیرسٹ کے قتل مین کبہی شریک نہین ہوسکتے تھے یہ معدودے چند بدمعاشون کا کام ہے - اس لئے گورنمنٹ تعزیری پولیس کی تقرری کو منسوخ یا کم از کم موجودہ تحقیقات کا نتیجہ معلوم ہونے تک اوسے ملتوی کیا جاوے - میموریل کی تیاری کے لئے پانچ ممبرون کی سب کمیٹی مقرر کی گئی ✣

یونان کے قریب رائچور اور شولاپور کے درمیان ۱۴ - جولائی کو ایک مال گاڑی دس سے پندرہ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے جارہی تھی کہ بیس پچیس فاقہ کش دیہاتیون نے ٹرین پر چڑہکر آٹھ بوریان چاول کی نیچے گرادین - اور پہر خود بھی اتر گئے - ڈرایور نے کل کیفیت معائنہ کرلی - مگر خوف کے مارے ٹرین کو کھڑا نکیا - شولاپور وہانسے تین میل تھا - وہان پہونچکر پولیس کی اطلاع دی - جو تعاقب مین روانہ ہوگئی - اور ڈاکوؤن کو آلیا - اونہون نے پتہرونسے پولیس پر حملہ کیا - جسپر پولیس کو بندوقین چلانی پڑین - ایک دیہاتی مرگیا تفتیش جاری ہے - اینگلو انڈین اخبارات ان بدقسمتون کو جو جانسے تنگ آجانیکی صورت مین بہی عام بدامنی پھیلانیکی بجائے فقط قوت مالایموت کی تلاش کرتے ہین فاقہ کش بدمعاشون کے نام سے پکارتے ہین - لیکن ان باحیاؤن مین اگر انصاف وایمان کا ایک ذرہ بہی موجود ہو تو ان لوگونکو بدمعاش بنانے کے عوض اونکو بدمعاش کا لقب عطا کرین جو انہی لوگون کی حفاظت ونگرانی کے لئے انہی کی پسینہ کی کمائی سے ہزارون روپیہ ماہوار حاصل کررہے ہین - مگر اپنا فرض ادا کرنیکی بجائے عیش وآرام کی خواب غفلت مین مبتلا ہین - اور جس پبلک کے ملازم ہین اوسی کے ساتھ غداری کررہے ہین - اگر یہ فاقہ کش خودسر ہوکر متمولین کے زر ودولت کو بہی لوٹ لین تو ایک طرح سے معذور سمجہے جاتے - مگر اونہون نے کمال شرافت ظاہر کی اور یہ جسارت بہی خدا جانے کتنے دنون کے فاقون کے بعد اونمین پیدا ہوئی ہوگی - لیکن افسوس اونکی مجبوری کو مدنظر رکھکر اونکی شرافت کی داد دینے کے بجائے الٹا اونکو بدمعاش کہا جاتا ہے - اس سے ہمارا یہ مدعا کبہی نہین ہوسکتا - کہ گورنمنٹ ایسے شخصون کو گرفتار نکرے یا اونکو سزا نہ دے - ایسا نہ کرنے پر تو تمام ملک مین آج فتور برپا ہوجاتا ہے - اور واقعی بدمعاشون کے علاوہ ایسے لوگون کو بہی جو اسوقت پیٹ سے مجبور ہوکر ایسی حرکات کے مرتکب ہوتے ہین لوٹ مار کی چاٹ ڈالنا ہے شکایت ہے تو یہ ہے کہ سرکاری عمال نے اپنی لاپروائی بے توجہی اور غفلت سے یہانتک نوبت ہی کیون پہونچنے دی کہ امن پسند رعایا ڈاکہ مارنے پر آمادہ ہوجائے - اور وہ اسطرح سے اینگلو اینڈین اخبارات کو ایسے ہزیان لکہنے کا موقعہ دیکر کہ "ہندوستان مین پہر ایک عام غدر ہونا چاہئے - جسمین تمام انگریز کیا فوجی اور کیا ملکی جو ایکدوسرے سے آزردہ خاطر اور مختلف الرائے ہین متفق اور یکدل ہوجائینگے گورنمنٹ کو بہی مضبوطی کے ساتھ نئی پالیسیان اختیار کرنیکا موقعہ مل جائیگا اور وہ نارضامند دیسیونکو یہ سبق دیسکے گی - کہ جس ملک کو ہمنے تلوار سے لیا ہے - تلوار کے ذریعہ ہم اوسپر قابض رہینگے" - کیون محکوم اور حکمران فریق مین خواہ مخواہ کی بدظنی اور ناراضگی بڑہا رہے ہین -

مسٹر لیجب کلکٹر پونا نے میونسپلٹی کو اطلاع دی ہے کہ گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ تعزیری پولیس کا خرچ سردست سرکاری خرچ متصور ہوکر خزانہ سے ادا کیا جاوے - بعد مین وصولی ہوکر روپیہ سرکاری خزانہ مین داخل کردیا جاوے - اس صورت مین میونسپلٹی کو اسوقت روپیہ ادا کرنے کی ضرورت نہین رہگئی -

گورنمنٹ ایسے شخص کو جو مسٹر رینڈ اور لفٹنٹ آیرسٹ کے قتل کی سازش مین شریک ہو - مگر خود قاتل یا قتل کا محرک نہو قاتلون کی گرفتاری کے متعلق اطلاع دینے پر معافی عطا کرنیکی نسبت غور کررہی ہے - انعام کی تعداد بڑہانیکا کوئی ذکر نہین ہوا - عام خیال ہے کہ پولیس کو دراصل کوئی سراغ نہین ملا صرف ایک خیال کے پیچہے پڑی رہی تہی - قاتلون کا سراغ لگانیکے لئے جو کارروائی ہورہی ہے اوسکی بخوبی آگاہی حاصل کرنے کے لئے سرجان وڈبرن ممبر امپیریل کونسل کلکتہ سے پونا کو روانہ ہوگئے ہین - سر چارلس نیرن کمانڈر انچیف جو گاڑی سے گر گئے تہے - اب صحت یاب ہوگئے ہین ✣

امراض متعدی کا جدید قانون جسکے رو سے ۱۸۹۵ء کا ایکٹ منسوخ کیا گیا ہے ۲۲ - جولائی کو بمقام شملہ لیجسلیٹو کونسل کے اجلاس مین باتفاق رائے پاس ہوگیا - نواب لفٹنٹ گورنر نے اسموقعہ پر مختصر تقریر کی کہ پنجاب مین بیس ہزار گورہ فوج ہے - اگر امراض متعدی کا اثر فقط فوج تک محدود ہوتا تو مین اس معاملہ مین بالکل خاموش رہتا - مگر اسکے ساتھ کئی اور مسین بہی وابستہ ہین اور اسلئے یہ ثابت کرنا میرا فرض ہے - کہ یہ قانون اخلاق اور ملکہ معظمہ اور قوم کی شہرت ونیکنامی کے نقیض نہین ہے ✣

کراچی اور بمبئی مین ابہی تک روز کوئی نہ کوئی حادثہ طاعون کا ہورہتا ہے - بمبئی اور پونا کے درمیانی قصبہ لانولی مین اسکا بہت زور ہے - اور پونا کے ہسپتال مین ابہی کئی بیمار پڑے ہین - بمبئی مین خانہ بخانہ تلاشی پہر شروع ہوگئی ہے - طاعون سے بڑہکر امراض شش اور اسہال کی ترقی خطرہ کا موجب ہورہی ہے ✣

راولپنڈی کی گورہ فوج کا اخبار گہاگرا رجمنٹ کے اوس حصہ کو جو مہم توخی مین نہین بہیجا گیا تسلی دلاتا ہے - کہ اوسے عنقریب ایک "واقعی جنگ عظیم" مین دل کے بخار نکالنے کا موقعہ ملنے والا ہے - مگر یہ نہین بتایا وہ "واقعی جنگ عظیم" کدہر اور کسکے ساتھ ہونیوالا ہے ؟ -

انگلستان کی مقبوضہ کینیڈا (واقع شمالی امریکہ) کے قصبہ اوٹرانٹو مین ایک شخص ایک ایسا جہاز بنا رہا ہے جو اوس کے خیال مین مکمل ہونے پر ساٹھ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلیگا یعنی نیویارک سے لورپول تک دو دن مین پہونچ جایا کریگا - اسوقت تیز ترین دخانی جہاز دو دن مین یہ مسافت طے کرتا ہے - یہ جہاز ۱۱۰ فیٹ لمبا ہوگا - یہ ایک بڑے آہنی بمبے یا نال کی شکل مین تیار ہورہا ہے اس نل کا قطر چالیس فیٹ ہے - اس کے اندر ایک دوسری نال ہوگی دونون نالون کا درمیانی فرق دو اور چار فیٹ کے درمیان ہوگا - بیرونی نال پر ۱/۴ انچ موٹے فولادی پتہر جڑے جائینگے - دونون نالون مین ایک دہرا ہوگا - جسپر اندرونی نال آویزان ہوگی اور بیرونی نال گردش کریگی یہ گردش پہیون کے ذریعہ بیرونی نال مین پیدا کیجائیگی - اندرونی نال مین انجن کا کمرہ جو ۱۵۰ گہوڑونکی طاقت کا ہوگا اور مسافرون کے آرام کرنیکے کمرے ہونگے - یہ جہاز سردست آزمایشی طور پر تیار ہورہا ہے اور ایک سوداگر نے چالیس ہزار روپیہ اسپر خرچ کرنا منظور کیا ہے ✣

بمبئی بنک نے شرح سود گہٹا کر پانچ فیصدی کردی ہے ایک مہینہ نہین گذرا کہ دس فیصدی تہی - اس سے ظاہر ہے کہ مالی حالت بہت سنبہل گئی ہے ✣

سرینگر اور لداخ کے درمیان دریائے سندہ کی طغیانی سے بہت نقصان پہونچا ہے - ڈاک تارون اور رسون پر وار پار پہونچائی جاتی ہے ✣

سندہ سے ممالک مغربی شمالی اور پنجاب کو غلہ برابر چلا آرہا ہے ✣

فساد کلکتہ کے ملزمون پر ۲۱ جولائی کو بلوہ کا جرم قایم کیا گیا - ملزمون نے بیان لکہانیسے انکار کرکے بیان کیا کہ ہمکو کچہہ خبر نہین - ہم کسی سوال کا جواب نہین دینگے ✣

کلکتہ ہائیکورٹ نے کچہوے کو پالتو حیوانون کی ذیل مین داخل کرکے فیصلہ کیا ہے کہ انکو اذیت پہونچانیوالا سزا کا مستوجب ہے

ہندوستانکی خبرین

گورہ فوج کے اعلی افسران کو علاوہ دیگر مراعات کے یہ رعایت بھی ملی ہوئی ہے کہ انکو ایک طرف کا کرایہ دیکر پروا پسی کا ٹکٹ ملتا ہے - اب یہہ رعایت فوج مذکور کے ادنی افسرون اور عام سپاہیونکو جو ہر چھٹی پر پہاڑون کو جاتے ہون اور متاہل گورون کے کنبون کو بھی دیگئی ہے +

مہاراناد ہولپور وکٹوریہ پاسچرانسٹی ٹیوٹ کے متعلق صیغہ خارجیہ سے گفتگو کرنیکے لئے ۲۴ کو شملہ وارد ہوے نواب گورنر جنرل نے اونکو اس تحریک پر مبارکباد دیکر ہر طرح کی امداد کا وعدہ کیا - یہ شفاخانہ غالبًا شملہ اور جتوگھڑ کے درمیان بنایا جائیگا - اس کے لئے پچاس لاکھ روپیہ درکار ہے - بیس لاکھ چندہ ہوچکا ہے باقی رقم بھی راجہ و مہاراجہ صاحبان امید ہے جلد بہم پہونچا دینگے - مہاراجہ سندیا نے شملہ جانا ملتوی کردیا ہے -

کونین کی خوبیون سے ہندوستانی بتدریج واقف ہوتے جاتے ہین - ممالک متوسط کے ڈاکخانونکی معرفت ۱۸۹۶ء مین ۱۰۱ پیکٹ فروخت ہوئے - ہر ایک پیکٹ مین ایک ایک پیسہ کی ۱۰۲ پوڑیان ہوتی ہین - سات ضلعون مین سال ماقبل کی بنسبت اسّی فیصدی کا اضافہ ہوا - بکری اور بھی زیادہ ہوتی لیکن بنگال گورنمنٹ کے پاس کونین کا ذخیرہ ختم ہوگیا - اور کئی مہینون تک فروخت ملتوی رہی +

لاہور میونسپلٹی نے پاکدامن بی بیون کے احاطہ قبرستان مین آیندہ عام تدفین کی ممانعت کردی ہے اب صرف وہی معزز لوگ جنہون نے مجاورونسے اکٹھی زمین خرید کر اپنے اپنے جدا احاطہ بنالئے ہوئے ہین - وہان اپنے مردونکو دفن کرسکینگے - مگر پختہ قبر بنانیکی شرط اوپر بھی لگادیگئی ہے - یہ احاطے تعداد مین دس ہین - مجاورونکو فروخت زمین سے جو فی قبر ایک روپیہ لیتے ہین عموماً دس بارہ روپیہ روز کی آمدنی ہوتی تھی لیکن اونکی شامت اعمال سے اس قبرستان کے قریب ریلوے یورپین ویورنیشین ملازمون کی آبادی بڑھگئی ہے - اور اونکی خاطر ان لوگون کی داد فریاد پر کوئی خیال نہین کیا گیا - گورنمنٹ کی خدمت مین بھی میموریل بھیجے گئے - جو نامنظور ہوئے +

بمبئی اور کراچی مین طاعون سے اب بھی دو چار آدمی روز مریض اور ایکدو مرتے ہین - پونا مین طاعون کی شدت کچھہ بہت کم نہین ہوئی - ڈاکٹرونکی راے ہے کہ بمبئی مین اموات کی زیادتی دبا کے پھر پھوٹ پڑنے سے نہین بلکہ امراض معدہ اور ہیضہ کیوجہ سے ہے - قصبہ لانولی مین طاعون زور پر ہے - اکثر باشندے بمبئی وغیرہ کیطرف بھاگ گئے ہین - زیادہ تر دیسی عیسائی مر رہے ہین - ڈاکٹر ہافکن تشخیص اسباب کے لئے وہان پہونچ گئے ہین +

مدراس مہاجن سبھا سے درخواست کی گئی تھی - کہ پونا مین تعزیہ پولیس کی تقرری پر اعتراض کرنیکے لئے جلسہ کرے - اونسی انکار کردیا - اسپر آنریبل مسٹر انند اچارلو ممبر والیسرائے کونسل نے ناراض ہوکر سبھا مذکور سے قطع تعلق کرلیا ہے +

احاطہ مدراس کے ضلع انڈر کے موضع یلادیری مین دو لڑکیون کو ہیضہ ہوگیا - گاؤن والون نے دبا کا انسداد اسطریق سے کیا کہ دونون لڑکیون کو ذبح کرکے لاشون کو دفنا دیا - گورنمنٹ ایسے کہلم کہلا انسداد کو کب گوارا کرسکتی تھی - آٹھ حکیم گرفتار کئے گئے اور باقی روپوش ہین - جنکی پولیس جستجو کر رہی ہے +

ہندوستان مین صنعتی تعلیم کی عدم موجودگی اور محض منشیانہ تعلیم کے رواج کی مضرت اور نقصان کی طرف جنکو ڈیڑھ سال سے زیادہ ہوا سب سے پہلے ہم بالوضاحت بیان کرچکے ہین انگلستان کے بعض بلند مرتبہ اہل الراے کو جو ہندوستان کی ضرورتون سے بخوبی واقف ہین - کافی توجہ ہوگئی ہے - جو اگر اسی طرح رہی تو امید کیجاسکتی ہے کہ گورنمنٹ کو ضرور صنعتی تعلیم کی اشاعت کا انتظام کرنا پڑیگا +

لاہور میونسپلٹی نے قاعدہ جاری کیا ہے کہ چھکڑون والے بھی رات کے وقت گاڑی کیساتھ روشنی رکھا کرین +

شاہجہانپور کے قریب دریا گراہ مین اچانک متواتر سیلاب آنے سے ریلوے لائین شکست ہوگئی ہے - جو چند دنون مین مرمت ہوجائیگی - اس اثناء مین مسافر اگر علی گڈھہ کی راستہ جائین تو اونکو زیادہ آسائش ہوگی -

حیدرآباد کے مسٹر ٹمپلٹن کے چار دیسی ملازمون نے جسپر اسقاط حمل کا مقدمہ قایم ہوا تھا - ۲۶ - جولائی کو بمبئی کے پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے پاس شکایت کی ہے - کہ نظام کی پولیس نے ہمکو نظربند رکھکر اور ہمپر دباؤ ڈالکر ہمسے صاحب مذکور کے برخلاف جھوٹی شہادت دلائی تھی - ہم انگریزی رعیت ہین اور حیدرآباد مین جائیداد رکھتے ہین - ہماری جان و مال کی حفاظت کیجائے - ہم ۲۵ - دسمبر سے پولیس کی زیر حراست ہین - اب بولارم مین شادی کی تقریب کا بہانہ کرکے بھاگ آئے ہین اور صاحب کے خرچ سے کل حالات بیانکرنیکے لئے بمبئی پہونچے ہین +

بمبئی مین ۲۴ - جولائی کو ایک گورہ توپچی نے سمندر مین کود کر خودکشی کرلی +

گورنمنٹ ہند زیر تعمیر ریلوے لائینون پر نو بترک خرچ کی تخفیف کریگی - اسطرح سے غالبًا ایک کرور روپیہ اس سال ریلوے پر کم خرچ ہوگا +

مدراس میونسپلٹی نے اپنے افسر محکمہ حفظ صحت کی تنخواہ ۷۵۰ کی جگہ ۹۰۰ روپیہ کرنے سے انکار کردیا بمبئی میونسپلٹی وہان کے عہدہ دار کو ۲۵۰۰ اور میونسپلٹی ۲۶۰۰ روپیہ ماہوار دیتی ہے - مگر دیسی ہی بمبئی میونسپلٹی کی آمدنی چالیس لاکھ - کلکتہ کی ساٹھ لاکھ اور مدراس کی فقط ۱۴ لاکھ روپیہ سال ہے - لالہ گوبند داس نے کمیٹی کو ایک لاکھ روپیہ اس شرط پر پیش کیا تھا - کہ فلانے محلہ مین ہسپتال بنایا جائے وہان صرف زمین خریدنے پر کمیٹی کو تین لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑتا ہے - اس لئے انہون نے روپیہ لینیسے انکار کردیا ہے +

عام خیال ہے کہ اب عنقریب دہلی کو ہندوستان کا پایہ تخت بنایا جائیگا - کلکتہ کے فساد کے متعلق وہان کے اینگلو انڈین اخبارات نے نواب وائسرائے کے کلکتہ مین موجود نہ ہونے پر ایسی سختی سے نکتہ چینی کی ہے کہ بعض انگریز اسکی سزا یہ مناسب خیال کر رہے ہین کہ کلکتہ کو گورنمنٹ ہند کا صدر مقام ہی نہ کہا جائے +

انبالہ کے ڈپٹی کمشنر نے ایک ہندو کو جو مشہور عیار ہے اور کئی دفعہ کا سزایاب ہے دھوکہ سے لوگون کا مال لیجانے کے جرم مین سات برس کے لئے عبور دریائے شور کی سزا دی ہے +

گورنمنٹ ہند گورہ فوج کے لئے آسٹریلیا سے منجمد گوشت منگوانیکا مسئلہ پر غور کر رہی ہے +

امرتسر اور پنجاب کے اکثر اضلاع مین شنبہ گذشتہ کی رات کو اچھی بارش ہوگئی ہے - باراني علاقون کی نسبت ابھی اطلاع نہین موصول ہوئی +

دہلی کی آبادی ایک لاکھ نوے ہزار ہے - سالگذشتہ مین وہانکی میونسپلٹی کو چار لاکھ ۱۵ ہزار روپیہ آمدنی ہوئی یعنی بحساب اوسط ۲ عہ سالانہ کل میونسپل مواجب ہر ایک شخص کو دینے پڑے +

پنجاب مین اسوقت دو باگلخانے ہین - ایک لاہور مین اور دوسرا دہلی مین - گورنمنٹ کی عرصہ سے تجویز ہے کہ دونونکو ملاکر کل صوبہ کے لئے ایک جگہ باگلخانہ بنایا جاوے - جسکی عمارت مین کل ضرورتون اور آسایش کا انتظام ہو - چنانچہ اس عمارت کیلئے جو لاہور کے زنانہ اور سنٹرل جیل کے قریب تیار کیجائیگی - عمارت کے نقشے مکمل اور روپیہ کا انتظام ہوچکا ہے اور جون گذشتہ سے کام شروع بھی ہوجاتا لیکن امساک باران سے ڈر کر کہ کہین قحط کے لئے روپیہ کی مزید ضرورت نہو اوسے ملتوی کردیا گیا - اب اگر بارش معقول و وافر ہوگئی تو غالبًا نومبر کام شروع ہوجائیگا - لاہور کا موجود باگل خانہ ایسی جگہ ہے - کہ وہانکی آب و ہوا بہت مضر ہے - اور اسی لئے کئی مریض ایک حد تک شفایاب ہوکر کامل تندرست نہین ہوتے - سر ایلیم ہنگ صاحب بہادر کو جو نشہ آور بوٹیون کی کمیشن تحقیقات کے پریسیڈنٹ رہچکے ہین - ان بدقسمتون سے بہت ہمدردی پیدا ہوگئی ہے - اور کامل یقین ہے کہ تا بمقدور وہ اونکی آسایش و آرام کے لئے کوئی کسر باقی نہین رہنے دینگے +

مہم توخی - ۱۶ - جولائی کو عیدک سے دو میل کے فاصلہ پر سرکاری اونٹ چر رہے تہے کہ محسود وزیری چہاپہ مار کر چند جانور لے گئے - عیدک کا کمان افسر بارہ سوار اور پچاس پیدل لیکر تعاقب مین گیا - اور ایک نالہ مین حملہ آورون کو جا ملا - غنیم سرکاری فوجکو دیکہکر کہڑے ہو گئے اور جانبین سے بندوقین سر کیگئین - بنگال انفنٹری کا ایک سپاہی سخت زخمی ہوا - اونٹ چہڑائے گئے - اور اندہیرا ہو جانیکی وجہ سے زیادہ تعاقب نہ کیا گیا -

جرنیل برڈ نے وا تاخیل مین پریڈ کر کے پہلی سکھ پلٹن کے تین دیسی افسرون اور ۶ کوہی باتری کے ایک ادنی افسر کو بمقام میزار جانفشانی دکہانے کے صلہ مین تمغہ لیاقت عطا ہونیکی خوشخبری سنائی اور اون کل سپاہیونسے جو میزار کے واقع مین شریک تہے فرداً فرداً ملکر اونکی بہادری کی تعریف کی -

۱۸ - جولائی کو جرنیل سیمنز صاحب کمانڈر دوم بریگیڈ تیسری کوہی باتری اور رائفل بریگیڈ لیکر وتاخیل پہونچے - پہلا دستہ جو جنرل ایجرٹن کے ماتحت ہے - آدمیونکے لئے تین دن کا راشن اور حیوانون کے لئے دو دن کی خوراک لیکر ۲۰ کو شیرانہ کیطرف بڑہا - جنرل برڈ اس دستہ کے ساتھ گئے -

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار اس مہم کو بیشمار مصائب اور آزمائشون کی مہم قرار دیتا ہے - اسمین گورہ فوجکو سخت امتحان مین مبتلا ہونا پڑا ہے - غدر کے بعد اب پہلی مرتبہ اس فوج کو عین موسم گرما مین کوچ کی زحمت اٹھانی پڑی ہے - خوشحالگڈہ سے روانہ ہونیکے بعد فوجکو خیمون مین قیام کرنا پڑا جنمین گرمی ۱۱۲ سے لیکر ۱۱۶ درجہ تک ہوتی تہی - اس شدید تمازت سے صرف ایک پڑاؤ مین ۲۷ گورے خیمونمین سکتہ محرورہ سے بیہوش ہو گئے - جنمین سے دو ایک سارجنٹ - دوسرا سپاہی ہلاک ہو گئے - ہسپتالی خیمون مین مریضون کی حالت ناگفتہ بہ تہی - ۱۰ - جولائی کو ایک اسسٹنٹ سرجن ٹے نر صاحب بنون سے دوسرے پڑاؤ پر شدت گرمی سے صاحب فراش ہو گئے اور ابتک نازک حالت مین پڑے ہین - ایک دوسرا ڈاکٹر کوہاٹ سے ہی آگے نہ بڑہسکا اور وہان زیر علاج پڑا ہے - بارہ میدانی پڑاؤن سے سخت مصیبتون کے بعد رہائی پاکر توخی مین پہونچنے پر جو سطح سمندر سے ۴۷۰۰ فیٹ بلند ہے - گرمی سے نجات ملی - مگر ویسی ہی کثرت بارش اور باد تند ہر روز خیمونمین زندگی کو تلخ کر رہی ہے - اور یہان کی پہاڑیون کی سنسانی اور ویرانی جنپر سبزہ کا نام نہین دہوپ کے وقت آنکہونکو خیرہ بنا رہی ہے اس سے بچنے کے لئے گورہ فوج مین دودی آئینون کی عینکین اور دہوپ مین پہننے کی ٹوپیان تقسیم کی گئی ہین - ۳۳ - پنجاب انفنٹری کے ماسوا سارا پہلا بریگیڈ بمعہ جنرل برڈ بلا مزاحمت ۲۰ - جولائی کو ۱۰ بجے صبح کے وقت وتاخیل پہونچا - شیرانی بالکل خالی پڑا تھا - کپتان شا ایکدستہ سوارونکا لیکر میزار کو روانہ ہوئے وہ بہی خالی پایا گیا - صرف ایک آدمی موجود تہا - جو پکڑ لیا گیا - واپس آنے پر عقب کی فوجکے افسر نے بیان کیا کہ شیرانی کے قریب مینے پست قامت پہاڑیون کے کنگرون اور چوٹیونپر متعدد جماعتون کو ظاہر اور ناپید ہوتے دیکہا - بریگیڈ نے اوسمقام پر خیمہ لگائے ہین جہان ۱۸۹۵ء مین سرکاری فوج خیمہ زن ہوئی تھی - پانی دریا ٹوچی کے سوا اور کہین سے دستیاب نہین ہوتا جس کا پانی گدلا ہو رہا ہے - شیرانی کا انہدام ۲۱ - جولائی کو شروع کیا گیا - غلہ اور بہوسہ کی مقدار کثیر دستیاب ہوئی - ۲۰ کی رات کو صبح کے ساڑہے تین بجے وتاخیل کی کل فوجکو حملہ کرنیکے لئے تیار ہونیکا حکم دیا گیا - کیونکہ بہت رات گذری یہ اطلاع موصول ہوئی تہی کہ ملا پوندہ چھہ ہزار آدمی جمع کر کے وتاخیل سے بارہ میل کے فاصلہ پر بمقام کہیرا موجود ہے اور سرکاری فوج پر حملہ کرنیکا ارادہ رکہتا ہے مگر فریقین مین سے کسی نے حملہ نہ کیا - اس رات فوجکو رات کیوقت بندوقین چلانیوالونکی مہربانی سے جنہون نے ۱۱ بجے سے اپنا کام شروع کر دیا تین دفعہ جاگنا پڑا - جنرل ایجرٹن کے حکم سے دو آسمانی گولے روشنی دینے والے چلائے گئے - مگر کیمپ کی شمال کیطرف جدہر گورستان ہے کوئی غنیم نظر نہ آیا - جو غالباً قبرون کے پتہرونکی اوٹ مین چہپے ہونگے - گولون کے بعد پہر کوئی بندوق نہ چلی - ۲۱ کو کپتان شا نے دریا کے کنارے دو میل تک دیہات کا معائنہ کیا - ایک مین چارہ وغیرہ کی کافی مقدار معلوم ہوئی - ۲۲ کو جنرل برڈ و ایجرٹن صاحبان تین کمپنیان لیکر میزار پر قابض ہوئے - کل دیہات بالکل خالی پڑے ہین - مگر کہیتونکی حالت بتا رہی ہے - کہ اونکو مالک آکر دیکہہ بہال جاتے ہین - ایک جہونپڑی مین کرنیل بنی کا چابک - بساط شطرنج اور دیگر مختلف اشیاء برآمد ہوئین - تیسری پنجابی رسالہ کے رسالدار امیر خان مہم ٹوچی مین جنرل برڈ کے ماتحت نیٹو پولیٹیکل افسر مقرر ہوئے ہین + کہا جاتا ہے کہ ضلع جلال آباد (علاقہ افغانستان) کے موضع نن گڑہا سے پٹہانونکی ایک جماعت مداخیلون کی مدد کو روانہ ہوئی ہے - ملا پوندہ کی نسبت ۲۳ - جولائی کو خبر موصول ہوئی کہ وہ اپنے گہر کو واپس چلا گیا ہے - مداخیلی غالباً گہرونسے افراتفری مین بہاگے ہین - کیونکہ اون کے مکانات مین کئی قیمتی چیزین بھی پائی گئی ہین +

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار جو پونا سے لکہتا ہے - پونا کے حادثات قتل پر سخت ناراضگی کا اظہار کر کے گورنمنٹ کو سخت تدابیر کے اختیار نہ کرنے پر بہت طعن و تشنیع کرتا ہے - اس کے بعد وہ گورنمنٹ پر غفلت کا الزام لگا کر یہہ حیرت انگیز اطلاع دیتا ہے - کہ آگرہ مین اسوقت سخت تشویش اور ہلچل مچی ہوئی ہے - مگر وایسرائے اور گورنرون کو کوئی خبر نہین - دیسی فوج کی وفاداری مین خلل ڈالنے کے لئے متواتر کوششین نہایت مستعدی سے ہو رہی ہین - اور گورنمنٹ بالکل لاپروا ہے - گورنمنٹ اس مواد کو دور کرنیکے لئے اگر ابہی سے سرگرمی کے ساتھ جد و جہد نکریگی تو انجام بہت خطرناک ہوگا - اوسکی راے مین انعام خواہ پانچ لاکھ روپیہ کر دیا جائے اور خواہ پونا والونسے میونسپل حقوق چہین لئے جائین - سازش کا سراغ کبہی نہین ملیگا - جبتک کہ جابرانہ تدارک سے کام نہ لیا جاوے -

ہم نامہ نگار مذکور کی تحریر کے آخری یا ابتدائی حصہ کو خارج از بحث کر دیتے ہین - مگر اوسکی اس اچنبہ اطلاع سے نہ صرف کل پڑہنے والون کو بلکہ ہمکو یقین واثق ہے کہ خود گورنمنٹ بہی ایکدفعہ چونک پڑیگی کہ میرے بعض ہمقوم کیسی بہکی بہکی باتین کرنے لگ گئے ہین - اگر یہ امور درست نہون جو کہ یقیناً نہین ہین تو سب سے بڑے مفسد ایسی اطلاع دینے والے اور اوسکو شایع کرنیوالے ہین - جو اس قسم کی بے اعتباری پیدا کرنیوالی تحریرونکو شایع کر کے بمصداق سرود بمستان یاد دہانیدن دیسیون کو فتنہ و فساد کی بالواسطہ طور پر ترغیب دیتے ہین - اور اسبارہ مین وہ اون بنگالی اخبارات سے کم خطرناک نہین جو انگریزون کو اونکے مسلمان خدام سے چوکنا رہنے اور اونکو مسلمانون کو اور زیادہ برافروختہ نکرنیکی نصیحت کر کے بقول پاونیر دراصل اون خدمتگارون کو سمجہا رہے ہین کہ تم اپنے یورپین آقاؤن کو متعدد طریق سے (جنکی تفصیل مناسب نہین - اڈیٹر) نہ صرف دکہہ دیسکتے ہو بلکہ سخت خطرہ مین مبتلا کر سکتے ہو - اسمین کلام نہین کہ اگر ایسی بدامنی یا مغویانہ کوشش کا وجود موجود ہو تو گورنمنٹ کو اوسکی اطلاع دینے سے بڑہکر سرکار اور ملک دونون کے حق مین کوئی خیر خواہی نہین ہو سکتی - لیکن اسی طرح بے پر کی اڑانیوالونسے بڑہکر کوئی دشمن قوم و ملک و حکومت نہین ہو سکتا - بقول آنریبل حاجی اسمعیل خانصاحب کبہی کوئی گورنمنٹ کل رعایا کو خوش نہین رکھ سکتی بلکہ ہر ایک فرد علیحدہ علیحدہ کسی نہ کسی بات سے آزردہ خاطر رہیگا - اور یہ طبعی امر ہے - لیکن اس فطرتی کمزوری کو باغیانہ مفسدہ پردازی کی نیت و ارادہ رکہنے پر محمول کرنا سخت سفاہت بلکہ غداری ہے - نواب لفٹنٹ گورنر ممالک مغربی شمالی ۲۳ - کی شام کو آگرہ پہونچے - اونکی رونق افروزی کا مدعا پبلک پر ظاہر نہین کیا گیا - کیا یہی اطلاع تو اس ورود کا باعث نہین - نواب ممدوح ۲۷ کو لکہنؤ پہونچینگے - پونا کے پروفیسر گوکہلے نے انتظام طاعون اور خانہ تلاشیون کی دوران مین عورتونکی بے حرمتی اور اونکو بازارون مین برہنہ کرنے اور اوسی طرح کی دیگر بدکرداریون کے جو الزام گورہ فوج پر لگا کر اپنی مراسلت مانچسٹر (واقع انگلستان) کے اخبار گارڈین مین چہپوائی ہے - لارڈ سینڈہرسٹ کے علاوہ اور بہی کئی انگریز افسر اوسکی تردید کر رہے ہین - مگر مسٹر رینڈ مرحوم کی سرکاری خط و کتابت مین ایک ڈاکٹ اس قسم کا برآمد ہوا ہے جس سے اسقدر تصدیق ہوتی ہے کہ تاریک مکانون کے باشندون کو جنمین عورتین ہی ہوتی تہین روشنی مین معائنہ کرنیکے لئے گلی مین لایا جاتا تہا - اسکے علاوہ پنڈتہ راما بائی نے جو ولایت مین رہچکی اور عیسائی مذہب رکہتی ہین ۱۵ - مئی کے بمبئی گارڈین مین علانیہ یہہ تحریر کیا تہا کہ گورے خوبصورت لڑکیون کو پکڑ کر کیمپ مین لیجاتے ہین اور جب اونسے سیر ہو جاتے ہین تو اونکو نکالکر دوسری لڑکیان لے آتے ہین - وبائی ہسپتالون مین بھی جوان عورتون سے ایسی ہی بدسلوکی ہونیکے متعلق پنڈتہ صاحبہ نے ایک پر درد واقعہ کا مفصل ذکر کیا ہے - یہ الزام پروفیسر گوکہلے کے الزامونسے بہی زیادہ سخت ہین - پہر تعجب ہے کہ ابتک اونکی تردید اور پنڈتہ سے بازپرس کیون نہین کی گئی ہے -

اسلامی دنیا کی خبریں

ہندوستان کے تین فوجی افسروں کو اب بعد میں سی آئی ای کا خطاب ملا ہے۔ دو انگریز ہیں تیسری سنٹرل انڈیا ہارس (فوج سواران وسط ہند) کی سردار بہاؤالدین خاں ایڈیکانگ نواب وائسرائے ہیں

ایم زینوویف جدید روسی سفیر متعینہ قسطنطنیہ ایک مشہور اور قابل مدبر ہے۔ وہ سینٹ پیٹرزبرگ کی اس مجلس کی جسکے سپرد روسی وسط ایشیا کا انتظام ہے ممبر رہچکی ہیں۔ اور ۱۸۸۶ء میں جبکہ سر ویسٹ رجوے حال گورنر سیلون (پنجدہ) حدبندی کی متعلق معاہدہ کی تصدیق و تکمیل کے لئے روسی دارالخلافہ میں گئے تھے تو گورنمنٹ روس کیطرف سے انکے ساتھ گفتگو کرتا رہا تھا ایم نیلیڈوف کی تبدیلی پر سب حیران ہیں۔ یہ تقریباً سترہ برس قسطنطنیہ میں رہا اور ٹرکی و روس کی درمیان دوستانہ تعلقات زیادہ تر اسکی کوشش سی پیدا ہوی۔ عام خیال ہے کہ ایم نیلیڈوف اور کونٹ مورادیف روسی وزیر خارجیہ میں کچھ رنجش ہوگئی ہی۔ اسلئے وہ روما کو تبدیل کردیا گیا ہے ✤

کلکتہ کی چند مسلمان رؤسا نے بنگال گورنمنٹ کی چیف سیکرٹری کو خط لکھ کر وہاں کی اینگلو انڈین اخبارات کی شکایت کی ہی کہ وہ نہ فقط انطفائے فساد کی متعلق ہماری کوششوں کو نظرانداز کر رہے ہیں۔ بلکہ الٹا الزام لگاتی ہیں کہ ہم نی بلوائیونکو تحریک کی تھی ہم اخبار والوں سی بحث مباحثہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ مگر یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس خط کو شائع کردیں کہ بلوہ بدمعاشوں نے خود بخود کیا تھا کسی نے انکو ترغیب نہیں دی تھی ✤

کلکتہ کی اینگلو انڈین اخبارات (انگلشمین و ڈیلی نیوز وغیرہ) کی عقل اس بلوہ سی کچھ ایسی چکرا گئی ہی کہ انہوں نے وہانکو ہندو مسلمانوں پر ہی خفگی کا نزلہ نہیں جھاڑا ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اور اسکے طرفدار اخبارات پاؤنیر وغیرہ کو بھی ایسی کھلم کھلا صلواتیں سنا رہے ہیں کہ منہ پھٹ سے منہ پھٹ دیسی اخبار اسکا عشر عشیر بھی لکھنی کی جرأت نہیں کرسکتا لیکن پھر بھی گورنمنٹ کی سچے خیرخواہ شمار ہوتے ہیں اور دیسی اخبارات بہاری مفسد ✤

اعلیحضرت نظام نے ملکہ معظمہ کو جوبلی کی موقعہ پر بطور تحائف نذر کرنیکے لئے انگلستان میں چند نہایت ہی بیش قیمت گلدان اور ایک کلاک تیار کرا کر نواب مدارالمہام کی معرفت رزیڈنٹ کو اطلاع کی کہ نواب وزیر ہند سی درخواست کیجائی کہ وہ حضرت ممدوح کی ایجنٹ مسٹر لاڈر سی ان تحائف کو ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی حضور پیشکش کرنیکا انتظام کریں رزیڈنٹ نی اب گورنمنٹ نظام کو اطلاع دی ہی کہ نظام کی خاص طور پر خاطرداری مدنظر رکھکر انکے تحائف قبول کرنے منظور کئی گئی ہیں۔ مسٹر لاڈر کو ہدایت کیجاوے کہ وہ وزیر ہند کی وساطت سے تحائف پیش کردے ✤

جولائی کے پہلی ہفتہ میں جبکہ ترکی کونسل وزراء نے قطعی طور پر یہ فیصلہ کردیا تھا کہ تھسلی کا قبضہ نہیں چھوڑا جائیگا بعض یورپین سفیر ایسے برافروختہ ہوگئی تھے کہ وہ اپنی گورنمنٹوں کو یہ لکھنی پر تیار ہوگئی کہ ہمکو واپس بلا لیا جاے یعنی ٹرکی سی تعلقات منقطع کردیئے جائیں۔ اور ٹرکی کو بحری نمائش کی دھمکی دیجاوے۔ اگر ایسا نہ کیا تو صلح کا تصفیہ ہونا محال ہے ✤

یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ زود رنج سفیر اپنی ارادہ سی کیوں ہٹ گئے۔ مگر خلافت عظمے پر اس خفیف الحرکتی یا اظہار غضب کا بدتر ہوا وہ اس سی ظاہر ہو رہا ہے کہ اعلیحضرت نے آبنائے ڈارڈنیلز کے جنگی بیڑہ جہازات کے نام حکم صادر فرمادیا کہ وہ تین مہینوں کا سامان حرب و خوراک لیکر جزیرہ کریٹ کو جانے کیلئے تیار رہے ✤

روسی گورنمنٹ وسط ایشیا اور مشرق الاقصے (چین وغیرہ) میں موجودہ قونصلین کی علاوہ اپنی تجارت کو فروغ دینی کیلئے تجارتی گماشتے چھوڑنیوالی ہی۔ مگر ٹرکی اور ایران کی گورنمنٹوں کے تساہل پر سخت تعجب ہو رہا ہی کہ تجارتی ایجنٹ مقرر کرنا تو درکنار۔ قونصلین کی یہ کیفیت ہی کہ جس ملک میں سو چاہئیں وہاں ایک آدھ ہے اور وہ بھی برای نام نظر آتا ہے ✤

رسالدار میجر بہاؤالدین خان جو جشن جوبلی پر انگلستان گئے تھے اور سی آئی ای کے خطاب سے ممتاز کئی گئے ہیں دسمبر ۱۸۵۱ء میں فوج میں بھرتی ہوئے تھے ۱۸۵۹ء میں سردار بنائی گئے۔ اور جنگ افغانستان میں کارہائی نمایاں کئی۔ وہ پچاس معرکوں میں شریک ہوچکی ہیں۔ انکا اصل وطن کابل ہے ✤

قیصر جرمن ۱۱۔ ماہ گذشتہ کو شاہی کشتی پر گشت کر رہے تھی کہ مستول کو نیچا کرتے وقت ایک رسا زور سی انکی بائیں آنکھ پر لگا۔ جس سی خون بہنا شروع ہوگیا۔ اسیوقت پٹی باندھ دیگئی۔ اور چند دنوں کی بعد انکو کامل آرام آگیا ✤

حضرت سلطان المعظم بلگیریا کی سرحد پر کیوں فوجیں جمع کر رہی ہیں اسکا باعث اب معلوم ہوگیا ہی۔ ایم سٹائیلاف وزیر اعظم بلگیریا نے جنگ سے پہلے یونان کی سامنے تجویز پیش کی تھی کہ تینوں بلقانی ریاستیں (بلگیریا۔ مانٹی نیگرو۔ اور سرویا) متفق ہوکر اسبات کا مطالبہ کریں کہ ٹرکی کے یورپین صوبوں کو اندرونی خودمختاری دی جاوے مگر یونان نے انکار کردیا تھا۔ اسکے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بلگیریا صوبہ ڈوبروڈشا کو جو دریائے ڈینوب سے جنوب میں واقعہ ہی اور ۱۸۷۸ء میں شکرگزار زار نے اسکی جانفشانی اور خدمت کے صلہ میں رومینیا سے صوبہ بصریبیا چھین کر یہ صوبہ جو پہلی براہ راست ٹرکی کے ماتحت تھا اسکو دلادیا تھا لینے کیواسطے سخت بیتاب ہو رہا ہے۔ اور اس مدعا کی تکمیل کیلئے اسنے جون گذشتہ میں روس سی سامان جنگ اور اپنی فوج سواران کیلئے جنکے پاس گھوڑی بہت تھوڑے ہیں گھوڑی بہ تعداد کثیر منگوانے شروع کردیئے اور جنگ یونان سی پہلے اسنی ڈوبروڈشا کے مسئلہ کو چھیڑنیکی پختہ نیت بھی کرلی۔ مگر رومینیا کی تیاری نی جسنے فوراً اسی ہزار فوج مشق و قواعد کی بہانہ سے صوبہ مذکور میں اور صوبہ مذکور کی سرحد کی قریب جمع کردی اسکے تمام صوبے خاک میں ملادیئے۔ بلگیریا پہلے گھوڑے آسٹریا سی خریدا کرتا تھا ابکی دفعہ روس سی خریدنے اور روسی سپاہیوں کی معرفت سامان جنگ وہاں پہنچنے سی بعض یورپین مدبر یہ نتیجہ نکال رہی ہیں کہ روس اس صوبہ کو دراصل اپنی تصرف میں لانا چاہتا ہی کہ قسطنطنیہ پر براہ خشکی حملہ آور ہونے میں جو رومینیا کی حد فاصل حائل ہوگئی ہی اس سی الگ ہی یہ نیا راستہ ترکی سرحد اور استنبول کیلئے ملجائے ✤

۹ جولائی کی ولایتی اخبارات جو اس ہفتہ موصول ہوئی ہیں لکھتی ہیں کہ ٹرکی یورپین علاقہ میں ۴ لاکھ فوج جو جنگ کے لئے ہر وقت تیار ہو جمع کر رہی ہی جنمیں سی پچاس پچاس ہزار فوج ایڈریانوپل۔ سالونیکا۔ مناسطر۔ سٹووا۔ اور جینیا کی پانچوں ولائتوں میں اور ڈیڑھ لاکھ یونانی سرحد پر تھسلی اور اپائیرس میں ہوگی ✤ جسوقت یہ انتظام مکمل ہوگیا تو ایشیائی علاقہ کے چاروں آرمی کوروں (اردو حصص فوج) کی تعداد بھی جو ارض روم۔ شام۔ بغداد اور یمن میں ہیں بڑھائی جائیگی لیکن یہ ابھی معلوم نہیں ہوا کہ کسقدر بڑھائی جائیگی

ٹرتھکا نامہ نگار پیرس سی لکھتا ہی کہ ترکی فوج کی اسقدر عرصہ تک میدان جنگ میں رکھے جانیسے روس متردد ہو رہا ہی اسکا خیال ہے کہ یہ سب کچھ جرمنی کی اشارہ سی ہو رہا ہی بعض خبطیوں کو یہ سودا سمایا ہوا ہی کہ ترکی فوج کی خرچ کا بہت سا حصہ جرمنی ادا کر رہا ہی۔ ورنہ سلطان المعظم کی پاس اتنا روپیہ کہاں سے آگیا ہی کہ وہ نہ فقط تھسلی میں کئی لاکھ فوج کا خرچ برداشت کر رہی ہیں بلکہ دھڑا دھڑ اور فوجیں بھی جمع کر رہی ہیں۔ مگر کیا ان سودائیونکو یہ معلوم نہیں کہ جب جرمن گورنمنٹ کو جنگی جہازوں کی بنانیکے لئی پارلیمنٹ روپیہ نہیں دیتا تو سلطانی فوج کا خرچ جو کئی لاکھ روپیہ یومیہ سی کم نہیں وہ بیچاری کہاں سی دیسکتی ہی۔ وہ لوگ جرمنی کی متحمل اخراجات ہونیکی یہ وجہ بتاتی ہیں۔ کہ قیصر جرمن چاہتی ہیں کہ پھر دوبارہ تردد کرنیکی بجائے اب جو اسقدر فوج جمع ہوچکی ہی۔ اسی سی کیوں نہ کام لیا جائے اور روس سی جو بہرحال ایکدن جنگ کرنا ہے وہ ابھی کیوں نہ کردیا جائے۔ مگر جہانتک ہمارا قیاس ہی یہ سب باتیں مجذوبانہ بڑ سی زیادہ وقعت نہیں رکھتیں یورپین سلطنتوں کی پالیسی کچھ ایسی مہمل اور ادق ہو رہی ہی کہ ایک ہی وقت میں اگر ایک اہل الرائی فریق ایک رائے قائم کرتا ہی تو دوسرا ویسا ہی باخبر فریق اسکی برعکس قیاس کرتا ہے۔ چنانچہ روس ہی کی متعلق ایک جماعت کا یہ خیال ہی کہ اسکے تعلقات ٹرکی سی نہایت دوستانہ ہیں۔ جرمن اور اسمیں فرق اسقدر ہی کہ اول الذکر کھلم کھلا سلطان المعظم کا ساتھی بنا ہوا ہی اور دوسرا در پردہ سلطان المعظم کو اپنی رفاقت و اعانت کا یقین دلا رہا ہی ✤ دوسرا اسکی برعکس یہ کہہ رہا ہی کہ ترک روس ہی کو کل مصائب کا خفیہ مخزن اور محرک سمجھتی ہیں اور انکو توقع ہے کہ موسم خزاں میں روس پہلے بلگیریا کو آگے کرکے پھر خود ٹرکی پر حملہ کردیگا ✤

خیر روس کی خیالات خواہ کچھ ہوں اور سلطان المعظم خواہ کہیں سے فوج کا خرچ مہیا کر رہے ہوں۔ یہ یقینی امر ہے کہ وہ بھی سب طرح سی چوکنی ہوکر ہر ایک مشکل اور ضرورت کیلئی بخوبی تیار ہیں ✤

دیسیوں کو خدا معلوم کس بنیاد پر یہ خیال پیدا ہوگیا ہی کہ نہ صرف گورنمنٹ انگلستان بلکہ کل انگریز اب ترکوں کی سخت دشمن ہو رہی ہیں۔ مگر جوبلی کی موقعہ پر خاص قسطنطنیہ اور لنڈن میں دونوں سلطنتوں کی فرمانروائوں نے ایک دوسرے

مہم توخی - ۱۶ - جولائی کو عیدک سے دو میل کے فاصلہ پر سرکاری اونٹ چر رہے تہی کہ محسود وزیری چہاپہ مار کر چند جانور لے گئے - عیدک کا کمان افسر بارہ سوار اور پچاس پیدل لیکر تعاقب مین گیا - اور ایک نالہ مین حملہ آورون کو جا ملا - غنیم سرکاری فوجکو دیکہکر کہڑے ہو گئے اور جانبین سے بندوقین سر کیگئین - بنگال انفنٹری کا ایک سپاہی سخت زخمی ہوا - اونٹ چہڑائے گئے - اور اندہیرا ہو جانیکی وجہ سے زیادہ تعاقب نہ کیا گیا -

جرنیل برڈ نے دا تاخیل مین پریڈ کر کے پہلی سکھ پلٹن کے تین دیسی افسرون اور ۶ کوہی باتری کے ایک ادنی افسر کو بمقام میزار جانفشانی دکہانی کے صلہ مین تمغہ لیاقت عطا ہونیکی خوشخبری سنائی اور اون کل سپاہیونسی جو میزار کے واقع مین شریک تہی فرداً فرداً ملکر اونکی بہادری کی تعریف کی -

۱۸ - جولائی کو جرنیل سیمنز صاحب کمانڈر دوم بریگیڈ تیسری کوہی باتری اور رائفل بریگیڈ لیکر دتاخیل پہونچے - پہلا دستہ جو جنرل ایجرٹن کے ماتحت ہی - آدمیونکے لئے تین دن کا راشن اور حیوانون کے لئے دو دن کی خوراک لیکر ۲۰ کو شیرانہ کیطرف بڑہا - جنرل برڈ اس دستہ کے ساتھ گئے -

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار اس مہم کو بیشمار مصائب اور آزمائشون کی مہم قرار دیتا ہے - اسمین گورہ فوجکو سخت امتحان مین مبتلا ہونا پڑا ہے - غدر کے بعد اب پہلی مرتبہ اس فوج کو عین موسم گرما مین کوچ کی زحمت اٹھانی پڑی ہے - خوشحالگڈہ سے روانہ ہونیکے بعد فوجکو خیمون مین قیام کرنا پڑا جنمین گرمی ۱۱۲ سے لیکر ۱۱۶ درجہ تک ہوتی تہی - اس شدید تمازت سی صرف ایک پڑاؤ مین ۲۷ گورے خیمونمین سکتہ محرورہ سے بیہوش ہو گئے - جنمین سے دو ایک سارجنٹ - دوسرا سپاہی ہلاک ہو گئے - ہسپتالی خیمون مین مریضون کی حالت ناگفتہ بہ تہی - ۱۰ - جولائی کو ایک اسسٹنٹ سرجن ٹے نر صاحب بنون سے دوسرے پڑاؤ پر شدت گرمی سی صاحب فراش ہو گئے اور ابتک نازک حالت مین پڑے ہین - ایک دوسرا ڈاکٹر کوہاٹ سے ہی آگے نہ بڑہسکا اور وہان زیر علاج پڑا ہے - باری میدانی پڑاؤن سے سخت مصیبتون کے بعد رہائی پاکر توخی مین پہونچنے پر جو سطح سمندر سے ۴۷۰۰ فیٹ بلند ہے - گرمی سے نجات ملی - مگر ویسی ہی کثرت بارش اور باد تند ہر روز خیمونمین زندگی کو تلخ کر رہی ہے - اور یہان کی پہاڑیون کی سنسانی اور ویرانی جنپر سبزہ کا نام نہین دہوپ کے وقت آنکہونکو خیرہ بنا رہی ہی اس سے بچنے کے لئے گورہ فوج مین دودی آئینون کی عینکین اور دہوپ مین پہننے کی ٹوپیان تقسیم کی گئی ہین - ۳۳ - پنجاب انفنٹری کے ماسوا سارا پہلا بریگیڈ بمعہ جنرل برڈ بلا مزاحمت ۲۰ - جولائی کو ۱۰ بجے صبح کے وقت دتاخیل پہونچا - شیرانی بالکل خالی پڑا تھا - کپتان شا ایکدستہ سوارونکا لیکر میزار کو روانہ ہوئے وہ بہی خالی پایا گیا - صرف ایک آدمی موجود تہا - جو پکڑ لیا گیا - واپس آنے پر عقب کی فوجکے افسر نے بیان کیا کہ شیرانی کے قریب مینے پست قامت پہاڑیون کے کنگرون اور چوٹیونپر متعدد جماعتون کو ظاہر اور ناپید ہوتے دیکہا - بریگیڈ نے اوسمقام پر خیمہ لگائے ہین جہان ۱۸۹۵ء مین سرکاری فوج خیمہ زن ہوئی تھی - پانی دریا ٹوچی کے سوا اور کہین سے دستیاب نہین ہوتا جس کا پانی گدلا ہو رہا ہے - شیرانی کا انہدام ۲۱ - جولائی کو شروع کیا گیا - غلہ اور بہوسہ کی مقدار کثیر دستیاب ہوئی - ۲۰ کی رات کو صبح کے ساڑہے تین بجے دتاخیل کی کل فوجکو حملہ کرنیکے لئے تیار ہونیکا حکم دیا گیا - کیونکہ بہت رات گذری یہ اطلاع موصول ہوئی تہی کہ ملا پوندہ چھہ ہزار آدمی جمع کر کے دتاخیل سی بارہ میل کے فاصلہ پر بمقام کہیرا موجود ہے اور سرکاری فوج پر حملہ کرنیکا ارادہ رکہتا ہے مگر فریقین مین سے کسی نے حملہ نہ کیا - اس رات فوجکو رات کیوقت بندوقین چلانیوالونکی مہربانی سی جنہون نے ۱۱ بجے سے اپنا کام شروع کر دیا تین دفعہ جاگنا پڑا - جنرل ایجرٹن کے حکم سی دو آسمانی گولے روشنی دینے والے چلائے گئے - مگر کمپ کی شمال کیطرف جدہر گورستان ہے کوئی غنیم نظر نہ آیا - جو غالباً قبرون کے پتہرونکی اوٹ مین چہپے ہونگے - گولون کے بعد پہر کوئی بندوق نہ چلی - ۲۱ کو کپتان شا نے دریا کے کنارے دو میل تک دیہات کا معائنہ کیا - ایک مین چارہ وغیرہ کی کافی مقدار معلوم ہوئی - ۲۲ کو جنرل برڈ و ایجرٹن صاحبان تین کمپنیان لیکر میزار پر قابض ہوئے - کل دیہات بالکل خالی پڑے ہین - مگر کہیتونکی حالت بتا رہی ہے - کہ اونکو مالک آکر دیکہہ بہال جاتے ہین - ایک جہونپڑی مین کرنیل بنی کا چابک - بساط شطرنج اور دیگر مختلف اشیاء برآمد ہوئین - تیسری پنجابی رسالہ کے رسالدار امیر خان مہم ٹوچی مین جنرل برڈ کے ماتحت نیٹو پولیٹیکل افسر مقرر ہوئے ہین + کہا جاتا ہے کہ ضلع جلال آباد (علاقہ افغانستان) کے موضع نن گڑہا سے پٹہانونکی ایک جماعت مداخیلون کی مدد کو روانہ ہوئی ہے - ملا پوندہ کی نسبت ۲۳ - جولائی کو خبر موصول ہوئی کہ وہ اپنے گہر کو واپس چلا گیا ہے - مداخیلی غالباً گہرونسی افراتفری مین بہاگے ہین - کیونکہ اون کے مکانات مین کئی قیمتی چیزین بھی پائی گئی ہین +

ایک انگریزی اخبار کا نامہ نگار جو پونا سے لکہتا ہے - پونا کے حادثات قتل پر سخت ناراضگی کا اظہار کر کے گورنمنٹ کو سخت تدابیر کے اختیار نہ کرنے پر بہت طعن و تشنیع کرتا ہے - اسکے بعد وہ گورنمنٹ پر غفلت کا الزام لگا کر یہہ حیرت انگیز اطلاع دیتا ہے - کہ آگرہ مین اسوقت سخت تشویش اور ہلچل مچی ہوئی ہے - مگر وایسرائے اور گورنرون کو کوئی خبر نہین - دیسی فوج کی وفاداری مین خلل ڈالنے کے لئے متواتر کوششین نہایت مستعدی سے ہو رہی ہین - اور گورنمنٹ بالکل لاپروا ہے - گورنمنٹ اس مواد کو دور کرنیکے لئے اگر ابہی سے سرگرمی کے ساتھ جد و جہد نکریگی تو انجام بہت خطرناک ہوگا - اوسکی راے مین انعام خواہ پانچ لاکھ روپیہ کر دیا جائے - اور خواہ پونا والونسی میونسپل حقوق چہین لئے جائین - سازش کا سراغ کبہی نہین ملیگا - جبتک کہ جابرانہ تدارک سے کام نہ لیا جاوے -

ہم نامہ نگار مذکور کی تحریر کے آخری یا ابتدائی حصہ کو خارج از بحث کر دیتے ہین - مگر اوسکی اس اچنبہ اطلاع سے نہ صرف کل پڑہنے والون کو بلکہ ہمکو یقین واثق ہے کہ خود گورنمنٹ بہی ایکدفعہ چونک پڑیگی کہ میرے بعض ہمقوم کیسی بہکی بہکی باتین کرنے لگ گئے ہین - اگر یہ امور درست نہون جو کہ یقیناً نہین ہین تو سب سے بڑے مفسد ایسی اطلاع دینے والے اور اوسکو شایع کرنیوالے ہین - جو اس قسم کی بے اعتباری پیدا کرنیوالی تحریرونکو شایع کر کے بمصداق سرود بمستان یاد دہانیدن دیسیون کو فتنہ و فساد کی بالواسطہ طور پر ترغیب دیتے ہین - اور اسبارہ مین وہ اون بنگالی اخبارات سی کم خطرناک نہین جو انگریزون کو اونکے مسلمان خدام سی چوکنا رہنے اور اونکو مسلمانون کو اور زیادہ برافروختہ نکرنیکی نصیحت کر کے بقول پاونیر دراصل اون خدمتگارون کو سمجہا رہے ہین کہ تم اپنے یورپین آقاؤن کو متعدد طریق سے (جنکی تفصیل مناسب نہین - اڈیٹر) نہ صرف دکہہ دیسکتے ہو بلکہ سخت خطرہ مین مبتلا کر سکتے ہو - اسمین کلام نہین کہ اگر ایسی بدامنی یا مغویانہ کوشش کا وجود موجود ہو تو گورنمنٹ کو اوسکی اطلاع دینے سے بڑہکر سرکار اور ملک دونون کے حق مین کوئی خیر خواہی نہین ہو سکتی - لیکن اسی طرح بے پر کی اڑانیوالونسی بڑہکر کوئی دشمن قوم و ملک و حکومت نہین ہو سکتا - بقول آنریبل حاجی اسمعیل خان صاحب کبہی کوئی گورنمنٹ کل رعایا کو خوش نہین رکھ سکتی بلکہ ہر ایک فرد علیحدہ علیحدہ کسی نہ کسی بات سی آزردہ خاطر رہیگا - اور یہ طبعی امر ہے - لیکن اس فطرتی کمزوری کو باغیانہ مفسدہ پردازی کی نیت و ارادہ رکہنے پر محمول کرنا سخت سفاہت بلکہ غداری ہے - نواب لفٹننٹ گورنر ممالک مغربی شمالی ۲۳ - کی شام کو آگرہ پہونچے - اونکی رونق افروزی کا مدعا پبلک پر ظاہر نہین کیا گیا - کیا یہی اطلاع تو اس ورود کا باعث نہین - نواب ممدوح ۲۷ کو لکہنؤ پہونچینگے - پونا کے پروفیسر گوکہلے نے انتظام طاعون اور خانہ تلاشیون کی دوران مین عورتونکی بے حرمتی اور اونکو بازارون مین برہنہ کرنے اور اوسی طرح کی دیگر بدکرداریون کے جو الزام گورہ فوج پر لگا کر اپنی مراسلت مانچسٹر (واقع انگلستان) کے اخبار گارڈین مین چہپوائی ہے - لارڈ سینڈہرسٹ کے علاوہ اور بہی کئی انگریز افسر اوسکی تردید کر رہے ہین - مگر مسٹر رینڈ مرحوم کی سرکاری خط و کتابت مین ایک ڈاکٹ اس قسم کا برآمد ہوا ہے جس سی اسقدر تصدیق ہوتی ہے کہ تاریک مکانون کے باشندون کو جنمین عورتین ہی ہوتی تہین روشنی مین معائنہ کرنیکے لئے گلی مین لایا جاتا تہا - اسکے علاوہ پنڈتہ راما بائی نے جو ولایت مین رہچکی اور عیسائی مذہب رکہتی ہین ۱۵ - مئی کے بمبئی گارڈین مین علانیہ یہہ تحریر کیا تہا کہ گورے خوبصورت لڑکیون کو پکڑ کر کمپ مین لیجاتے ہین اور جب اونسے سیر ہو جاتے ہین تو اونکو نکالکر دوسری لڑکیان لے آتے ہین - وبائی ہسپتالون مین بھی جوان عورتون سے ایسی ہی بدسلوکی ہونیکے متعلق پنڈتہ صاحبہ نے ایک پر درد واقعہ کا مفصل ذکر کیا ہی - یہ الزام پروفیسر گوکہلے کے الزامونسی بہی زیادہ سخت ہین - پہر تعجب ہے کہ ابتک اونکی تردید اور پنڈتہ سے بازپرس کیون نہین کی گئی ؟

اسلامی دنیا کی خبریں

ہندوستان کے تین فوجی افسروں کو اب بعد میں سی آئی ای کا خطاب ملا ہے۔ دو انگریز ہیں تیسری سنٹرل انڈیا ہارس (فوج سواران وسط ہند) کی سردار بہاؤالدین خاں ایڈیکانگ نواب وائسرائے ہیں

ایم زینوویف جدید روسی سفیر متعینہ قسطنطنیہ ایک مشہور اور قابل مدبر ہے۔ وہ سینٹ پیٹرزبرگ کی اس مجلس کی اسکے سپرد روسی وسط ایشیا کا انتظام ہے ممبر رہ چکی ہیں۔ اور ۱۸۸۶ء میں جبکہ سر ویسٹ رجوے سر حال گورنر سیلون (پنجدہ) [illegible]بندی کی متعلق معاہدہ کی تصدیق و تکمیل کے لئے روسی دار الخلافہ میں گئے تھے تو گورنمنٹ روس کیطرف سے [illegible] انکے ساتھ گفتگو کرتا رہا تھا ایم نیلیڈوف کی تبدیلی پر سب حیران ہیں۔ یہ تقریباً سترہ برس قسطنطنیہ میں رہا اور ٹرکی و روس کی درمیان دوستانہ تعلقات زیادہ تر اسکی کوشش سی پیدا ہوی۔ عام خیال ہے کہ ایم نیلیڈوف اور کونٹ مورادیف روسی وزیر خارجیہ میں کچھ رنجش ہوگئی ہی۔ اسلئے وہ روما کو تبدیل کر دیا گیا ہے ✤

کلکتہ کی چند مسلمان رؤسا نے بنگال گورنمنٹ کی چیف سیکرٹری کو خط لکھ کر وہاں کی اینگلو انڈین اخبارات کی شکایت کی ہی کہ وہ نہ فقط انطفائے فساد کی متعلق ہماری کوششوں کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ بلکہ اُلٹا الزام لگاتی ہیں کہ ہم نی بلوائیونکو تحریک کی تھی ہم اخبار والوں سی بحث مباحثہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ مگر یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمارے اس خط کو شائع کر دیں کہ بلوہ بدمعاشوں نے خود بخود کیا تہا کسی نے اُنکو ترغیب نہیں دی تھی ✤

کلکتہ کی اینگلو انڈین اخبارات (انگلشمین و ڈیلی نیوز وغیرہ) کی عقل اس بلوہ سی کچھ ایسی چکرا گئی ہی کہ انہوں نے وہانکو ہندو مسلمانوں پر ہی خفگی کا نزلہ نہیں جھاڑا ہے۔ بلکہ گورنمنٹ اور اُسکے طرفدار اخبارات پاؤنیر وغیرہ کو بھی ایسی کھلم کھلا صلواتیں سنا رہے ہیں کہ منہ پھٹ سے منہ پھٹ دیسی اخبار اُسکا عشر عشیر بھی لکھنی کی جرأت نہیں کر سکتا لیکن پھر بھی گورنمنٹ کی سچے خیر خواہ شمار ہوتے ہیں اور دیسی اخبارات بہاری مفسد ✤

اعلیحضرت نظام نے ملکہ معظمہ کو جوبلی کی موقعہ پر بطور تحائف نذر کرنیکے لئی انگلستان میں چند نہایت ہی بیش قیمت گلدان اور ایک کلاک تیار کرا کر نواب مدار المہام کی معرفت رزیڈنٹ کو اطلاع کی کہ نواب وزیر ہند سی درخواست کیجائی کہ وہ حضرت ممدوح کی ایجنٹ مسٹر لاڈر سی ان تحائف کو ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی حضور پیشکش کرنیکا انتظام کریں رزیڈنٹ نی اب گورنمنٹ نظام کو اطلاع دی ہی کہ نظام کی خاص طور پر خاطر داری مد نظر رکھکر اُنکے تحائف قبول کرنے منظور کئی گئی ہیں۔ مسٹر لاڈر کو ہدایت کیجاوے کہ وہ وزیر ہند کی وساطت سے تحائف پیش کر دے ✤

جولائی کے پہلی ہفتہ میں جبکہ ترکی کونسل وزراء نے قطعی طور پر یہ فیصلہ کر دیا تہا کہ تہسلی کا قبضہ نہیں چھوڑا جائیگا بعض یورپین سفیر ایسے برافروختہ ہوگئی تھے کہ وہ اپنی گورنمنٹوں کو یہ لکھنی پر تیار ہوگئی کہ ہمکو واپس بلا لیا جاے یعنی ٹرکی سی تعلقات منقطع کر دیئے جائیں۔ اور ٹرکی کو بحری نمائش کی دھمکی دیجاوے۔ اگر ایسا نہ کیا تو صلح کا تصفیہ ہونا محال ہے ✤

یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ زود رنج سفیر اپنی ارادہ سی کیوں ہٹ گئے۔ مگر خلافت عظمے پر اس خفیف الحرکتی یا اظہار غضب کا [illegible] ہوا وہ اس سی ظاہر ہو رہا ہے کہ اعلیحضرت نے آبنائے ڈارڈنیلز کے جنگی بیڑہ جہازات کے نام حکم صادر فرما دیا کہ وہ تین مہینوں کا سامان حرب و خوراک لیکر جزیرہ کریٹ کو جانے کیلئے تیار رہے ✤

روسی گورنمنٹ وسط ایشیا اور مشرق الاقصے (چین وغیرہ) میں موجودہ قونصلین کی علاوہ اپنی تجارت کو فروغ دینی کیلئے تجارتی گماشتے چھوڑنیوالی ہی۔ مگر ٹرکی اور ایران کی گورنمنٹوں کے تساہل پر سخت تعجب ہو رہا ہی کہ تجارتی ایجنٹ مقرر کرنا تو درکنار قونصلین کی یہ کیفیت ہی کہ جس ملک میں سو چاہئیں وہاں ایک آدھ ہے اور وہ بھی برای نام نظر آتا ہے ✤

رسالدار میجر بہاؤالدین خان جو جشن جوبلی پر انگلستان گئے تھے اور سی آئی ای کے خطاب سے ممتاز کئی گئے ہیں دسمبر ۱۸۵۱ء میں فوج میں بھرتی ہوئے تھے ۱۸۵۹ء میں سردار بنائی گئے۔ اور جنگ افغانستان میں کارہائی نمایاں کئی۔ وہ پچاس معرکوں میں شریک ہو چکی ہیں۔ اُنکا اصل وطن کابل ہے ✤

قیصر جرمن ۱۱۔ ماہ گذشتہ کو شاہی کشتی پر گشت کر رہے تھی کہ مستول کو نیچا کرتے وقت ایک رسا زور سی انکی بائیں آنکھ پر لگا۔ جس سی خون بہنا شروع ہوگیا۔ اُسیوقت پٹی باندھ دیگئی۔ اور چند دنوں کی بعد اُنکو کامل آرام آگیا ✤

حضرت سلطان المعظم بلگیریا کی سرحد پر کیوں فوجیں جمع کر رہی ہیں اسکا باعث اب معلوم ہوگیا ہی۔ ایم سٹائیلاف وزیر اعظم بلگیریا نے جنگ سے پہلے یونان کی سامنے تجویز پیش کی تھی کہ تینوں بلقانی ریاستیں (بلگیریا۔ مانٹی نیگرو۔ اور سرویا) متفق ہو کر اسبات کا مطالبہ کریں کہ ٹرکی کے یورپین صوبوں کو اندرونی خود مختاری دی جاوے مگر یونان نے انکار کر دیا تھا۔ اسکے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بلگیریا صوبہ ڈوبروڈشا کو جو دریائے ڈینوب سے جنوب میں واقعہ ہی اور ۱۸۷۸ء میں شکر گزار زار نے اُسکی جانفشانی اور خدمت کے صلہ میں رومینیا سے صوبہ بصریبیا چھین کر یہ صوبہ جو پہلی براہ راست ٹرکی کے ماتحت تہا اُسکو دلا دیا تہا لینے کیواسطے سخت بیتاب ہو رہا ہے۔ اور اس مدعا کی تکمیل کیلئے اُسنے جون گذشتہ میں روس سی سامان جنگ اور اپنی فوج سواران کیلئے جنکے پاس گھوڑی بہت تھوڑے ہیں گھوڑی بہ تعداد کثیر منگوانے شروع کر دیئے اور جنگ یونان سی پہلے اُسنی ڈوبروڈشا کے مسئلہ کو چھیڑنیکی پختہ نیت بھی کر لی۔ مگر رومینیا کی تیاری نی جسنے فوراً اسی ہزار فوج مشق و قواعد کی بہانہ سے صوبہ مذکور میں اور صوبہ مذکور کی سرحد کی قریب جمع کر دی اُسکے تمام صوبے خاک میں ملا دیئے۔ بلگیریا پہلے گھوڑے آسٹریا سی خریدا کرتا تہا ابکی دفعہ روس سی خریدنے اور روسی سپاہیوں کی معرفت سامان جنگ وہاں پہنچنے سی بعض یورپین مدبر یہ نتیجہ نکال رہی ہیں کہ روس اس صوبہ کو در اصل اپنی تصرف میں لانا چاہتا ہی کہ قسطنطنیہ پر براہ خشکی حملہ آور ہونے میں جو رومینیا کی حد فاصل حائل ہوگئی ہی اُس سی الگ ہی یہ نیا راستہ ترکی سرحد اور استنبول کیلئے ملجائے ✤

۹ جولائی کی ولایتی اخبارات جو اس ہفتہ موصول ہوئی ہیں لکھتی ہیں کہ ٹرکی یورپین علاقہ میں ۴ لاکھ فوج جو جنگ کے لئے ہر وقت تیار ہو جمع کر رہی ہی جنمیں سی پچاس پچاس ہزار فوج ایڈریانوپل۔ سالونیکا۔ مناسطر۔ سٹووا۔ اور جینیا کی پانچوں ولائتوں میں اور ڈیڑھ لاکھ یونانی سرحد پر تہسلی اور اپائیرس میں ہوگی ✤ جسوقت یہ انتظام مکمل ہوگیا تو ایشیائی علاقہ کے چاروں آرمی کوروں (اردو حصص فوج) کی تعداد بھی جو ارض روم۔ شام۔ بغداد اور یمن میں ہیں بڑھائی جائیگی لیکن یہ ابھی معلوم نہیں ہوا کہ کسقدر بڑھائی جائیگی

ٹرتھکا نامہ نگار پیرس سی لکھتا ہی کہ ترکی فوج کی اسقدر عرصہ تک میدان جنگ میں رکھے جانیسے روس متردد ہو رہا ہی اُسکا خیال ہے کہ یہ سب کچھ جرمنی کی اشارہ سی ہو رہا ہی بعض خبطیوں کو یہ سودا سمایا ہوا ہی کہ ترکی فوج کی خرچ کا بہت سا حصہ جرمنی ادا کر رہا ہی۔ ورنہ سلطان المعظم کی پاس اتنا روپیہ کہانسے آگیا ہی کہ وہ نہ فقط تہسلی میں کئی لاکھ فوج کا خرچ برداشت کر رہی ہیں بلکہ دھڑا دھڑ اور فوجیں بھی جمع کر رہی ہیں۔ مگر کیا ان سودائیونکو یہ معلوم نہیں کہ جب جرمن گورنمنٹ کو جنگی جہازوں کی بنانیکے لئی پارلیمنٹ روپیہ نہیں دیتا تو سلطانی فوج کا خرچ جو کئی لاکھ روپیہ یومیہ سی کم نہیں وہ بیچاری کہانسی دیسکتی ہی۔ وہ لوگ جرمنی کی متحمل اخراجات ہونیکی یہ وجہ بتاتی ہیں۔ کہ قیصر جرمن چاہتی ہیں کہ پھر دوبارہ تردد کرنیکی بجائے اب جو اسقدر فوج جمع ہو چکی ہی۔ اسی سی کیوں نہ کام لیا جائے۔ اور روس سی جو بہرحال ایکدن جنگ کرنا ہے وہ ابھی کیوں نہ کر دیا جائے۔ مگر جہانتک ہمارا قیاس ہی یہ سب باتیں مجذوبانہ بڑ سی زیادہ وقعت نہیں رکھتیں یورپین سلطنتوں کی پالیسی کچھ ایسی مہمل اور ادق ہو رہی ہی کہ ایک ہی وقت میں اگر ایک اہل الرائی فریق ایک رائے قائم کرتا ہی تو دوسرا ویسا ہی باخبر فریق اُسکی برعکس قیاس کرتا ہے۔ چنانچہ روس ہی کی متعلق ایک جماعت کا یہ خیال ہی کہ اُسکے تعلقات ٹرکی سی نہایت دوستانہ ہیں۔ جرمن اور اُسمیں فرق اسقدر ہی کہ اول الذکر کھلم کھلا سلطان المعظم کا ساتھی بنا ہوا ہی اور دوسرا در پردہ سلطان المعظم کو اپنی رفاقت و اعانت کا یقین دلا رہا ہی ✤ دوسرا اسکی برعکس یہ کہہ رہا ہی کہ ترک روس ہی کو کل مصائب کا خفیہ مخزن اور محرک سمجھتی ہیں اور انکو توقع ہے کہ موسم خزاں میں روس پہلے بلگیریا کو آگے کر کے پھر خود ٹرکی پر حملہ کر دیگا ✤

خیر روس کی خیالات خواہ کچھ ہوں اور سلطان المعظم خواہ کہیں سے فوج کا خرچ مہیا کر رہے ہوں۔ یہ یقینی امر ہے کہ وہ بھی سب طرح سی چوکنی ہو کر ہر ایک مشکل اور ضرورت کیلئی بخوبی تیار ہیں ✤

دیسیوں کو خدا معلوم کس بنیاد پر یہ خیال پیدا ہوگیا ہی کہ نہ صرف گورنمنٹ انگلستان بلکہ کل انگریز اب ترکوں کی سخت دشمن ہو رہی ہیں۔ مگر جوبلی کی موقعہ پر خاص قسطنطنیہ اور لنڈن میں دونوں سلطنتوں کی فرمانرواؤں نے ایک دوسرے

کے سفرا سے جو شاہانہ سلوک کیا ہی اسکی کیفیت ہم پچھلے اخبارونمیں درج کر چکے ہیں اوس سے ایسا خیال رکھنے والوں کو یقین ہی اطمینان ہو گیا ہوگا کہ دونوں گورنمنٹوں میں باتنک دوستانہ راہ و رابطہ چلا آتا ہی۔ اس ہفتہ کی ولایتی ڈاک کے باتصویر اخباروں میں اُن تمام سفرا کی جو جوبیلی کی مراسم میں شریک ہوئے ہیں یکجائی تصویریں میں دیگئی ہیں۔ انکی دیکھنے سی معلوم ہو رہا ہی کہ ان اخبار والوں نے دولتلو منیر پاشا کو جو شکل شباہت اور رعب و وقار میں بھی اپنی معاصرین پر فوقیت رکھتی تھے سب سے ممتاز مقام تصویر میں دیا ہی اور روس کی شاہزادی تک کو اُنسی دوسرے نمبر پر رکھا ہے۔ باقی رہی قوم انگلشیہ کے معاملات۔ سو وہ ناظرین کو ایک انگریز فوجی افسر کے مندرجہ ذیل خط سی جو پاؤنیر میں شائع ہوا ہی بخوبی معلوم ہو جائینگے۔ اسکی ساتھ ہی یہ یاد رہی کہ گو کسی ملک کے مدبرین اور اہل الرائی پبلک رائے پر کتنا ہی قابو رکھتی ہوں لیکن جو وقعت فوج کی خیالات اور میلان طبیعت کو حاصل ہی وہ اُنلوگوں کی رای کی کبھی نہیں ہو سکتی فوج سلطنت کی قوت بازو ہی اور کل دارومدار اُسی پر منحصر ہوتا ہی اسلئی اُسکی رای کل مسیحی ابنائے ملک کی رائے سمجھی جاتی ہی۔ محولہ بالا خط کا مضمون یہ ہے:۔

"میری خیال میں تمہاری نامہ نگار "دیسی افسر" کو اُن معاملات میں جنکی طرف وہ اپنی خط میں اشارہ کرتا ہی کم از کم ایک کیطرف سے مطمئن رہنا چاہئی میں یہ کبھی باور نہیں کر سکتا کہ انگریزی قوم کی معزز اور قابل وقار حصہ کی نگاہ میں جو **ترکی قوم کی عزت** اور اُس سے جو **محبت** تھی وہ ان پچھلی ۲ برسوں میں بدل سکی ہو۔

انگلستان میں یونانیوں کیساتھ جو سرگرمی سی ہمدردی کیگئی ہی اُسکی ظاہر کرنیوالی فقط طالب شہرت۔ بزدل شیخی باز اور بے حیثیت لوگ تھے جنکا کام ہی گھر میں بیٹھکر بھونکتی رہنے کا ہے بذات خود میں لڑائی کی نتیجہ سی نہایت ہی خوش ہوا ہوں۔ اور مجھی کامل یقین ہی کہ کل انگریزی فوج کی بھی بالعموم یہی کیفیت ہے جس شخص کی آنکھ پر تعصب کی پٹی نہ بندھی ہو وہ بلا تکلف جان سکتا ہے کہ لڑائی کرنیکا موجب زیادہ تر بغاوت انگیز خفیہ کمیٹیوں کا فعل تھا جنکی بزدل حامی واقعی مقابلہ کی بات (یعنی جنگ) شروع ہونے پر سب سے پہلے پیٹھ دکھا گئے برخلاف اسکے ترکوں نی ثابت کر دیا ہی کہ باوجود اُن تمام تکالیف کے بدنظمی کیوجہ سے اُنپر وارد ہو رہی ہیں انمیں ابھی تک شاندار سپاہیانہ اوصاف برابر موجود ہیں۔

فہرست زر چندہ برائے مظلومین کریٹ و مجروحین عساکر عثمانیہ جو ابتک دفتر وکیل میں جمع ہو چکا ہے

	پائی	آنہ	روپیہ
میزان مندرجہ اخبار وکیل مورخہ ۲۶ جولائی ۱۸۹۷ء	۳	۱۰	۵۹۷
پروپرائٹر وکیل بتقریب تولید فرزند منشی صفدر جنگ صاحب	"	"	۵
اڈیٹر " " " "	"	"	۵
قاضی فضل حسین صاحب از لاہور	"	"	۲
میزان	۳	۱۰	۶۰۹

سمرنا لیدن ریلوے کو ہفتہ مختتمہ ۲۶ جون میں ۴۰۷۱ پونڈ یعنی سال گذشتہ کی اس ہفتہ کی نسبت ۱۸۴۴ پونڈ کم آمدنی ہوئی جس سی پایا جاتا ہی کہ طوفان اور سیلابوں کیوجہ سے اس سال کی جون کی مہینہ میں تجارت اور ٹریفک بہت مدہم پڑ گئی ہی

شہنشاہ بیگم یوجین (بیوہ نپولین سوم) ۴ جولائی کو قسطنطنیہ سی بندر مودانیہ کو تشریف لی گئیں جہانسی وہ ٹرکی کے قدیم دارالخلافہ بروصہ کو جائینگی شہنشاہ بیگم ۳ جولائی کے رسم سلاملق میں بھی شامل ہوئی تھیں۔

اعلیحضرت امیر المومنین نی ۳ جولائی کو روسی ڈاکٹر الیکزنسکی کی مزاج پرسی کیلئی روسی ہسپتال واقعہ محلہ نیکالڈی میں اپنی خاص یاور کو بھیجا۔ ڈاکٹر موصوف روسی انجمن صلیب احمر کی دیگر ڈاکٹروں کی ہمراہ مجروحین عساکر عثمانیہ کی علاج معالجہ کیلئی تھیلی گئی تھے جہانسی وبائی بخار سی مریض ہو کر واپس آئے خلیفۃ المسلمین نے اسی یاور کی ہاتھ مریض کو طبقہ امتیاز کی طلائی اور نقرئی تمغی بھی ارسال فرمائی اور شاہانہ دریا دلی سی محکمہ تار کو حکم دیدیا ہی کہ روسی ڈاکٹر اپنی گھروں کو جو تار روانہ کریں اُنکی اجرت نہ لی جائی۔ آسٹریا سے جو ڈاکٹر ترکی مجروحین کیلئی آئے تھی اُنمیں سے پانچ ۴ جولائی کو وائنا واپس چلی گئے عثمانیہ بنک کے فوجی ہسپتال کی ڈاکٹروں کو علی قدر و منزلت اعزازی تحفے عطا کئی گئے ہیں۔

عبدالحق حامد بے سابق ترکی کونسل متعینہ ہاگ (واقعہ ہالینڈ) ترکی سفارت متعینہ لنڈن کی مشیر اور بریگیڈیر جنرل عونی پاشا قسطنطنیہ کی امپیریل طبی مدرسہ کی پرنسپل مقرر کئی گئی۔

بریگیڈیر جنرل شرف الدین پاشا کریٹ کے صدر مقام کینیا میں اچانک فوت ہو گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم صیغہ جنگ کے عام سٹاف کی حصہ اول کی افسر اعلے تھی اور جزیرہ کریٹ کی فوجی پولیس کی تربیت و قیام کی ترکی کمیشن چند ماہ ہوئے وہاں بھیجی گئی تھی اُسکے افسر مقرر ہو کر کریٹ گئی ہوئے تھے

مخامتلو صدر اعظم کو تری کہالا کی ۴۸۷۹ عیسائی۔ یہودی۔ اور مسلمان باشندوں کیطرف سے تار موصول ہوا باامن اور عادل ترکی حکومت کے ماتحت ہی رکھا جائے۔ مخصوصہ کمپنی کا ایک جہاز ۵۲۶ مجروحین لیکر ۵ جولائی کو سالونیکا

قسطنطنیہ کے بندرگاہ میں ۳۰ جون کو ۲ جرمن جہاز ٹکرا گئے جنمیں سی ایک جہاز اور ۱۶ ملاح غرق ہو گئی۔

خلیج ڈارڈنیلز میں یونانی لٹیری اچانک نمودار ہو گئی ہیں وہ جون کی آخری ہفتہ میں ایک متمول عیسائی کو پکڑ اور تین ہزار روپیہ زر فدیہ لیکر اُسے چھوڑا۔ فوجی پولیس اُنکا تعاقب کر رہی ہے۔

یلدز کوشک کے متصل یتامی اور مجروحین عساکر عثمانیہ کی امداد کیلئے حسب الحکم سلطانی جو بازار تیار ہو رہا ہی ترکی اخبارات اُسکی نسبت تحریر کرتی ہیں کہ عمارت کا کام بسرعت ختم ہو رہا ہے اور ۸ نئی کمری بھی عنقریب

اعلیحضرت امیر المومنین نے ضرفیہ کی سلطانی کارخانہ قالین بافی اور یلدز کے کارخانہ ظروف چینی کی تیار کردہ قالین اور برتن ۱۲ سو پونڈ کی مالیت کی عطا کئے ہیں اور ۱۲۵۰ پونڈ (بیس ہزار روپیہ) نقد بازار کی منتظمہ کمیٹی عطا کئی ہیں کہ بازار کیلئے جو چیز مناسب سمجھیں خرید کری (ناظرین کو یہ تو معلوم ہی ہوگا۔ کہ عمارت کا کل خرچ بھی اعلیحضرت نے جیب خاص سی عطا کیا ہے)۔ ایک ترکی خاتون نی آٹھ ہزار روپیہ مالیت کی مختلف قسم کی اشیاء کی علاوہ ترکی ساخت کا ایک نہایت ہی خوبصورت ہار سنگار کا طلائی سامان جو قیمت میں سات ہزار روپیہ کا ہی کمیٹی کو دیا ہے اسیطرح سینکڑوں اولوالعزم بیگمات اور متمولین نے حسب توفیق چیزیں عطا کرنیسے دریغ نہیں کیا۔ اور صوبجات بعیدہ سی بھی بکثرت تحائف چلے آرہی ہیں۔ مگر ایک گیارہ سالہ یتیم لڑکی کا عطیہ جسکا باپ اس معرکہ تھیلی میں شہید ہوا ہے سب سے فوقیت لیگیا ہی۔ اس خورد سال باحمیت لڑکی نے کمیٹی میں خود آکر اپنی مرحوم باپ کی یادگار میں ایک سنہری برتن اور اپنی ہاتھ سی کاڑھا ہوا کشیدہ بازار کیلئے نذر کیا۔

جدہ میں ۳ جولائی کو ایک اور ۴ کو تین آدمی طاعون سی فوت ہوئے۔ مکہ معظمہ کی صحت عامہ بالکل درست ہے

قسطنطنیہ کی شاہی عجائب خانہ میں چوالیس سو برس کی پرانی ایک لوح موجود ہے جسپر یہ الفاظ کندہ ہیں "جو شخص انشاء اور تحریر میں مہارت پیدا کریگا وہ آفتاب کی لوح تاباں ہو جائیگا"۔

اعلیحضرت امیر المومنین نی بخارا کی وزیر صیغہ مال ایستان حقی بے دیوال کو طبقہ عثمانیہ کا اعلی نشان اور سعدی بے عبدالعلی بنیان امیر بخارا کی میر قراول کو اس طبقہ کا دوسری درجہ کا نشان مرحمت فرمایا ہی۔ امیر ممدوح پچھلے مہینہ سی علاقہ کوہ قاف میں رونق افروز ہیں۔ بخارا کی حاجی جو جون کی آخری ہفتہ میں حجاز سی قسطنطنیہ پہنچی تھے مخصوصہ کمپنی کی ایک جہاز پر بلا کرایہ ۲۸ جون کو بحیرہ اسود کی طرف روانہ کئی گئے ہیں حسب الحکم سلطانی اُنسی کوئی کرایہ نہیں لیا جائیگا۔ حاجی محل سلطانی کی پاس سی نعرہ ہائے آفرین بلند کرتے ہوئی گذرے۔

جینیا کی افواج قاہرہ کو بتاریخ یکم جولائی ایک مہینہ کی تنخواہ تقسیم کی گئی ہی۔

باب عالی نے گورنران صوبجات کو مختلف اضلاع کی سڑکوں کی قابل مرمت حالت پر توجہ دلا کر تا بمقدور انکو درست کرانیکا حکم دیا ہے۔

قسطنطنیہ میں گداگری حکماً منع کر دیگئی ہی۔ جو لوگ معاش پیدا کرنیکے قابل نہیں اُنکی لئے اور محتاج خانے قائم کئی گئی ہیں

جعفر پاشا گورنر گمل جینیا کی وفات کی خبر حجاز سے موصول ہوئی ہے مرحوم حج بیت اللہ کے لئے گئے تھے۔

رومیلیا کا دارالخلافہ بخارسٹ اور دریاء ڈینوب کے کنارہ کے شہر کثرت بارش اور دریا کی طغیانی سے تقریباً غرقاب ہو گئی ہیں شاہ رومانیا نے سیلاب زدگان کی امداد کیلئی ڈیڑھ لاکھ روپیہ اپنی گرہ سی عطا کیا ہے۔

مصری توپخانہ کی چوتھی اور پانچویں باٹری میں نوردن فلیٹ کی جلد چلنی والی توپیں داخل کی گئی ہیں مصری فوج میں اسپہلی مرتبہ یہ توپیں داخل کیگئی ہیں۔

کریٹ سے حسب الحکم سلطانی جون کی آخری ہفتہ میں بنغازی کی (طرابلس کا مشرقی علاقہ) تین سو سپاہ روانہ کی گئی ہے۔

مولوی ہدایت الرسول صاحب جو لکھنؤ میں زیر دفعہ ۱۰۷ عدم ادخال ضمانت کیوجہ سے

ترکی خبریں معہ مختصر حواشی

لنڈن ۲۴ جولائی۔ مصالحت ٹرکی و یونان تمہید کا مسودہ تیار ہوگیا۔ سلطان المعظم نے پچھلے دنوں حج فرمان صادر فرمایا ہے اسمیں وہ سفرا کی تجویز کردہ سرحد کو صرف اصولاً اور بایں شرط کہ علاقہ کینڈو والک کے دیہات کی ایک تعداد ترکی علاقہ میں شامل کیجاوے۔ قبول کرتے ہیں۔ معاہدہ نامہ صلح کی ابتدائی شرائط میں سے پہلی تمہید کا مسودہ تیار ہوگیا ہے۔ اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ ترکوں نے تھسلی کو خالی کرنا شروع کردیا ہے (سیار کردہ قالین) پچھلے ہفتہ کے اخبار میں اس مضمون کی تار پر لئے ظاہر کرتے ہوئے ہمنے لکھدیا تھا کہ یہ خبر ایسی بے بنیاد ہے کہ نہ صرف خود ہی بادی النظر میں غلط معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ اُسنے دوسری تاروں کی وقعت بھی شبہ کردی ہے۔ اڈیٹر۔

لنڈن ۲۴ جولائی۔ کریٹ کے جنگی کمانڈر کا چارج لینے کے لئے جواد پاشا کریٹ پہنچگئے ہیں ۲۵ کی تار مخبر ہے کہ کریٹی باغیوں نے انگریزوں کی گھاگرا پلٹن پر جبکہ وہ کینڈیا کے قریب قواعد کر رہی تھی گولیاں چلائیں۔ ممالک غیر کے امبیسیڈروں نے جواد پاشا سے ملاقات باہمی کرنے اور اجنبی قونصلین نے پاشائے موصوف سے رسمی طور پر ملاقات کرنیسے انکار کردیا ہے

ایضاً۔ جاپان و امریکہ کے درمیان جزائر ہوائی کے الحاق کے متعلق جو تنازعہ تھا جاپان نے اُسکے دعوؤں کو سپرد کرنا منظور کرلیا ہے

ایضاً جبرالٹر۔ لارڈ ولزلی سپہ سالار افواج انگلشیہ نے صیغہ جنگ کو تحریک کی تھی کہ لنڈن کی فوج گارڈ کی ایک پلٹن جبرالٹر بھیجی جاوے۔ اُسکو اس سے بہت فایدہ پہنچیگا۔ نایب وزیر جنگ نے اس تجویز کو دار العوام میں پیش کرکے اسکے لئے خرچ کی منظوری مانگی چند ممبروں نے مخالفت کی۔ جسپر عام مباحثہ ہوا۔ آخر گورنمنٹ کامیاب ہوئی

جنرل رسل ممبر پارلیمنٹ نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ ہماری فوج سلطنت کی ضرورتوں کے لئے غیر کمتفی ہے جس سے کل قوم کیلئے سخت خطرہ کا احتمال ہے۔ مسٹر بریڈوک نایب وزیر جنگ نے تسلیم کیا کہ میدانی توپخانہ اور قلعوں کی تقسیم فوج ضرورت سے کم ہے۔ اور وعدہ کیا کہ انکی طاقت بڑھانے کی مسئلہ پر اور نیز مقبوضات بعیدہ کے لئے بوقت ضرورت فوج بہم پہنچانے کیلئے بڑے بڑے جنگی ڈپو قایم کرنے کی ضرورت پر آیندہ موسم خزاں میں غور کیا جاویگا +

قسطنطنیہ ۲۶ جولائی۔ مصالحت ٹرکی و یونان۔ مسودہ شرائط۔ سفراء دول نے تاوان جنگ اور تنازعات (مراعات خاص) کے متعلق شرائط کا مسودہ ۲۴ جولائی کے اجلاس کانفرنس میں پیش کیا۔ جرمنی نے تاوان جنگ کی نسبت جو تجاویز پیش کی تھیں اُن میں بہت کچھ ترمیم کیگئی۔ توفیق پاشا کا انداز اسارہ میں نرمی کیطرف مایل تھا۔ داس تار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جرمنی نے تاوان جنگ کے معاملہ میں یونان سے کوئی رعایت نہیں کی ہوگی۔ اسلئے سفرا کو جرمن سفیر کی تجاویز کو ردوبدل کرنا پڑا۔ اڈیٹر +

جواد پاشا نے دول اجنبیہ کے امیران بحر سے ملاقات بازدید کی ہے۔ مگر سادہ لباس میں۔ گویا لنڈن سے جو ۲۵ کو یہ تار آیا کہ امیران بحر نے ملاقات سے انکار کردیا ہے وہ غلط تھا۔ کیونکہ جب تک وہ پہلے ملاقات نہ کرچکے ہوں۔ دولتلو جواد پاشا ملاقات بازدید کس طرح کرسکتے تھے۔ علاوہ بریں یہ تار ان امیر البحروں کی قدر و منزلت کو بھی بخوبی واضح کرتا ہے کہ پاشا ممدوح نے انکو فوجی وردی پہنکر ملنے کی عزت کا مستحق نہ سمجھا جو لوگ یہ خیالی پلاؤ پکا رہے تھے کہ کریٹ اب سلطانی تصرف سے نکال لیا جائیگا۔ انکو معلوم ہوگیا ہوگا کہ سلطانی تسلط وہاں ایسا کمزور نہیں ہے کہ یورپین طاقتیں بمختار خود جو چاہیں کر گزریں۔ بلکہ برخلاف اسکے اعلیحضرت کی فوجی طاقت وہاں ایسی مضبوط ہے کہ انکا کمانڈر جو وزارت کا عہدہ جلیلہ رکھتا ہے خواہ مخواہ کے شیروں اور دراندازوں کے مقابلہ میں اپنی رعب و وقار اور عزت کو بخوبی قایم رکھ سکتا ہے اور رکھ رہا ہے اڈیٹر

لنڈن۔ ۲۷ جولائی۔ امپیریل پالیسی میں سب ایک ہیں۔ شب گذشتہ دار العوام میں ایک ممبر نے تجویز پیش کی کہ مہم جیمسن کی تحقیقات کنندہ کمیٹی کی رپورٹ پر اظہار افسوس کیا جائے کہ وہ نامکمل ہے اور اُسمیں مسٹر ہوڈس کے برخلاف کوئی خاص کارروائی کرنے کی تحریک نہیں کیگئی۔ وزیر خزانہ نے جواب دیا کہ ایسی تحریک کرنا کمیٹی کا کام نہیں بلکہ گورنمنٹ کا ہے جو اُسپر غور کرتے وقت مسٹر مذکور کی خدمات کا بھی لحاظ کریگی۔ سر ولیم مارکورٹ صاحب نے

جو کمیٹی میں شریک اور بظاہر موجودہ گورنمنٹ کے سخت مخالف ہیں کمیٹی کی تائید کی کہ اُسکی رپورٹ کل امور پر حاوی اور جامع ہے اور مجھے مسٹر چیمبرلین اور لارڈ سلسبوری کے بیان پر یقین ہے کہ محکمہ نو آبادیہائے کو مہم جیمسن کا کوئی علم نہ تھا۔ کمیٹی کی برخلاف یہ الزام کہ اُسنے شہادت کو چھپا دیا ہے سخت نفرت انگیز ہے (خود انگریزی اخبارات تسلیم کررہی ہیں کہ مسٹر چیمبرلین وزیر نو آبادیہائے کو مہم کا پورا علم تھا اور وہ اُسمیں سازش رکھتے تھے۔ مگر چونکہ صاحب موصوف یہ دورنگی چال محض اپنے ملک کیلئے چلے۔ اسلئے سر ولیم ہارکورٹ جیسے مخالف شخص بھی اس امر میں اُنکو بے لوث ظاہر کرنا قرین مصلحت سمجھ رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ ملک کی بہتری اور دوسروں کو نقصان پہنچانیکے لئے کوئی انگریز خواہ کیسی قابل ملامت حرکت کیوں نہ کرے بیشک کل ملک اُسکی حمایت داری کریگا۔ اور ہر طرح سے اُسکی امداد کرنا اپنا قومی فرض سمجھیگا + اڈیٹر)

نیویارک ۲۶ جولائی۔ جاپان بپھرا۔ جزائر ہوائی کے الحاق کے برخلاف جاپانی اغراض کے جواب میں گورنمنٹ امریکہ نے جو مراسلہ بھیجا تھا اُسکے جواب میں جاپان نے صاف کہدیا ہے کہ ہم اس الحاق کو کبھی منظور نہیں کرینگے۔ ورنہ لڑائی برابر قایم رکھینگے۔ بلکہ بشرط ضرورت اس سے بڑھکر بھی کارروائی کرنیسے دریغ نہیں کیا جائیگا +

امریکہ والے اسپر رائے ظاہر کررہے ہیں کہ اس سے سفارتانہ تعلقات غالباً منقطع ہوجائیں مگر لڑائی نہیں ہوگی +

برلن ۲۶ جولائی۔ آزادی اسکا نام ہے۔ پرشیا کی گورنمنٹ پولیس کو یہ اختیار دینا چاہتی تھی کہ وہ عام جلسوں کو منتشر کرسکے۔ چنانچہ اس غرض کیلئے قانون کا مسودہ تیار کرکے دار العوام میں پیش کیا گیا۔ دار العوام نے اُسے مسترد کردیا اب دوسری دفعہ پیش کیا گیا تو چار رایوں کی زیادتی سے پھر مسترد ہوگیا ہے +

لنڈن ۲۷ جولائی۔ مسٹر چیمبرلین کی تقریر۔ مہم جیمسن کی تحقیقات کنندہ کمیٹی کے برخلاف جو تجویز پیش ہوئی تھی وہ بمقابلہ ۷۰ رایوں کے ۳۰۴ رایوں کی مخالفت سے مسترد کیگئی +

مسٹر چیمبرلین نے تقریر کی کہ پچھلے اٹھارہ مہینوں سے مجھپر طرح طرح کی بہتان باندھے گئے جنکا اس مباحثہ سے دفعیہ ہوگیا ہے اور آیندہ میں ایک آزاد اور بدلوث آدمی کیطرح گفتگو اور عمل کرنیکے قابل ہوگیا ہوں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ مشو ہوڈس نے بیشک بعض غلطی کی ہے لیکن اُس سے ایسی کوئی حرکت سرزد نہیں ہوئی جس سے بحیثیت انسان اُسکی عزت و کیرکٹر کو دھبہ لگے۔ اہم سے کافی سزا ملچکی ہے اور گورنمنٹ اُسپر مقدمہ بنانا یا اُسکو پریوی کونسل کی ممبری سے خارج کرنیکا ارادہ نہیں رکھتی۔ آیندہ گورنمنٹ جنوبی افریقہ کی چارٹرڈ کمپنی پر زیادہ تشدد سے نگرانی کریگی مگر اُسکی اجارہ کو منسوخ کرنیکا ارادہ نہیں رکھتی (قصہ مختصر ڈیڑھ برس کی جھک جھک کے بعد بعینہٖ یہی مثال صادق ہوتی ہے کہ دُم برداشتہ مادہ برآمد۔ امپیریل پالیسی نے سب کی خطاؤں کی پردہ پوشی کردی ہے اڈیٹر)

ایضاً انگلستان کی بحری فوج میں اضافہ۔ مسٹر گوشین وزیر صیغہ بحری نے دار العوام میں بحری اخراجات کے سابقہ اسٹیمیٹ (موازنہ) پر ۱۱ لاکھ کا زاید موازنہ پیش کرکے بیان کیا کہ دوسری قومیں نئے جہاز تیار کرانے میں جو پھرتی اور مستعدی ظاہر کررہی ہیں۔ اُسکے مقابلہ میں یہ رقم خرچ کرنی مقصود ہے۔ یہ چار نہایت تیز رفتار کروزر (نیم جنگی جہازان) اور تارپیڈو غرق کرنیوالی چند جہازوں کی تیاری پر خرچ کی جاویگی +

قسطنطنیہ ۲۷ جولائی۔ مصالحت ٹرکی و یونان یونان کا صیغہ مال۔ سفرا نے عہدنامہ صلح میں ایک دفعہ کا مسودہ تیار کیا ہے کہ یونانی صیغہ مال پر یورپین نگرانی قایم کی جاوے +

لنڈن ۲۸ جولائی۔ مصالحت ٹرکی و یونان۔ جرمنی مزاحم ہوا ہے۔ یونان نے جو تاوان جنگ ادا کرنا ہے اُسکے تصفیہ میں جرمنی اب پھر مزاحم ہوا ہے۔ وہ اصرار کرتا ہے کہ یونان کی دیگر قرضخواہ نوکی دعاوی پر بھی غور کیا جائے۔ دس تاوان جنگ کے متعلق جرمن کی تجاویز کی مخالفت کررہا ہے۔ اور جرمنی سفیر نے ہدایات مزید کیلئے اپنی گورنمنٹ سے استصواب کیا ہے

ایضاً۔ زمینداران ہند کے شاید مطالع بیدار ہوجائیں۔ نواب وزیر ہند کیخدمت میں ایک میموریل پیش ہونیوالا ہے جسمیں ہندوستان سے قحط کو دور کرنیکے لئے توسیع آبپاشی اور نہروں کی اصلاح و ترقی پر زور دیا گیا ہے۔ اس میموریل پر پارلیمنٹ کے چند ممبروں نے بھی دستخط کئے ہیں (خوشی کا مقام ہے کہ جس امر کیطرف ہم عرصہ سے گورنمنٹ اور انباے ملک کو توجہ دلا رہے تھے اُسکیطرف اب ایسے لوگوں کا خیال ہوگیا ہے جنکی کوشش غالباً بے اثر نہیں ہونگی۔ اسمعاملہ پر مزید حالات معلوم ہونے پر مفصل تحریر کیا جائیگا۔ اڈیٹر) +

لنڈن ۲۹ جولائی۔ مصالحت ٹرکی و یونان۔ جرمنی کی رائے۔ جرمنی کی رائے ہے کہ جب تک یونانی صیغہ مال پر یورپین نگرانی کو مقرر کئی جانیسے تاوان جنگ کی اقساط کی ادائیگی کو متیقن نہ کیا جاوے۔ ترکو کو تہسلی خالی نہیں کرنی چاہئے

کریٹ سے خبر۔ موصول ہوئی ہے کہ قصبہ کینیا میں ترکوں اور یورپین سپاہیوں میں متواتر لڑائیاں ہورہی ہیں جسسے حالت نہایت اہم ہوگئی ہے

ایضاً۔ ۳۰ جولائی۔ مالٹا کی لنکاشایر رجمنٹ کی پہلی پلٹن کو کریٹ جانیکے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے + سفرا نے تاوان جنگ کے

هوالشافی

یونانی لعلاج زیر ناسبوری و آتشک کا اکسیری علاج

یون تو صدہا دوائین سوزاک و قرحہ کی مشہور ہین جس سے پوچھو دو تین نسخے بتلائیگا۔ مگر ایسی دوا جو ہر مزاج کے ساتھ موافق ہو اور خوش مزہ مفرح مقوی جسکے استعمال سے دل کو فرحت جسم مین طاقت اور مرض کو حکماً جلد دور کرے آجتک ایجاد نہین ہوئی۔ یہ اسی دوا کا معجزہ نما اثر ہے کہ علے العموم ۲۷ گھنٹے مین مریض کو محسوس ہوجاتا ہے۔ درد۔ جلن۔ ورم۔ ریم۔ پیشاب کا قطرہ قطرہ رک رک کر آنا بند ہوجاتا ہے۔ تناسل مین سوزش۔ بار بار حاجت بول۔ سخت بے چینی چڑون مین درد۔ انتشار کاذب وغیرہ جلد دفع کرتی ہے۔ یہ وہ موذی مرض ہے کہ جس سے ہزارون بدنتائج تھوڑے ہی عرصہ مین نصیب مریض ہوتے ہین جن سے تمام عمر کے لئے لطف شباب سے محروم ہی نہین ہونا پڑتا ہے بلکہ جان کے لالے پڑجاتے ہین۔ اگر زندگی کی قدر ہے اور جان کو عزیز سمجھتے ہو تو جلد متوجہ ہو کر اس سریع التاثیر اور حکمی دوا کا استعمال کرو۔ ورنہ عمر بھر کا روگی ہونا اولے کا شمہ اس مرض کا ہے۔ آیندہ آپ کا اختیار۔

افسوس ہے کہ لوگ پہلے متوجہ علاج نہین ہوتے اور اس مرض موذی کو چھپائے رکھتے ہین جب اسکے بدنتائج سرعت انزال۔ رقت منی۔ جریان نامردی۔ تقطیر بول۔ پیشاب کی نالی کا بند ہونا وغیرہ ظاہر ہوتے ہین تو اس مرض کے مزمن ہوجانے سے صدہا روپیہ کے صرف سے رو بصحت ہونا ناممکن جہان تک ہوسکے بہت جلد اس مرض کا تدارک کرین اور اس جادو اثر دوا کو تجربہ مین لاوین۔ **قیمت** فیشیشی معہ محصول ڈاک چار روپے (للہ)

جوب دافع آتشک } اس مرض کی خوبی اسکے نام سے ظاہر ہے یعنی سوزندہ خلاط صالح و رطوبات جسم۔ یہی وجہ ہے کہ جسکو یہ بیماری ہوجائے اسکی صحت وہ صحت نہین رہتی جو اس مرض کے ظہور سے پہلے ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گوناگون امراض پیدا ہوتی ہین اسلئے اکثرون نے تنگ ہوکر اسکو لاعلاج لکھا ہے۔ مگر ہمارے پاس بفضلہ تعالے ان حکمی گولیون کی مجرب اور سریع التاثیر ہونیکی کافی شہادت موجود ہے جو برسون اس بلا کے پنجہ مین گرفتار رہکر ان گولیون کے استعمال سے اب باآرام زندگی بسر کرتے ہین۔ دنیا مین کوئی ایسا ہٹیلا مرض نہین جو اس سے پیدا ہوتا ہو گرگٹ کیطرح سینکڑون رنگون مین ظاہر ہوتا ہے۔ بہرہ یہ کرے۔ اندہا یہ بنائے۔ وجع مفاصل۔ بدھ۔ سوزاک۔ اسقاط۔ ہاتھ پاؤن مین جلن۔ درد سینہ۔ تالو مین سوراخ مختلف قسم کے جسمہ پر داغ سیاہ ضعف باہ۔ اولاد کا نہ ہونا۔ جذام اور جلدی امراض وغیرہ یہ اسکے ادنے نتائج ہین۔ سات پشت تک مارکرنیوالا فی الحقیقت یہی مرض ہے۔ اسکے علاج مین نہایت جلد مشغول ہونیکی ضرورت ہے۔ جہانتک ممکن ہو بہت جلد اس قبیح و مہلک مرض کا تدارک ان سریع التاثیر مقبول عالم ہماری طیار کردہ گولیون کے استعمال سے کرین **قیمت** فی بکس جو ایک مریض کیلئے کافی ہے معہ محصول ڈاک۔ دو روپے آٹھ آنے۔ (عام)

دوائی پچکاری۔ مریض سوزاک و قرحہ کو ہمراہ دوائی خوراکی مذکورۃ الصدر کے اس دوائی کی پچکاری کرنیسے بہت جلد صحت ہوتی ہے **قیمت** معہ محصول ڈاک سوا روپیہ (عام)

نوایجاد سرد پانی سے بال اڑانے کا پوڈر } قبل ازین آپنے بہت سے پوڈر استعمال کئے ہونگے جو آب گرم یا گرم کرنیکے محتاج ہین۔ مگر آپ بخوبی جانتے ہین کہ ایسے امور ان کا ایجاد محض رفع تکلیف و آسانی کے واسطے ہوتا ہے۔ لہذا یہ عجیب و غریب جوہر ایجاد کیا گیا ہے جو ہرگز گرم پانی اور پکانے کا محتاج نہین صرف ۵ منٹ مین درمیان آب سرد کے استعمال سے ایسا مفید ہے کہ بالون کو بلا کسی تکلیف کے بیخ و بن سے صاف کرکے بمنزلہ آئینہ شفاف کردیتا ہے **قیمت** معہ محصول ڈاک فی بکس عمدہ دو بکس عمدہ تین بکس عام

عبرت۔ یہ ایک اخلاقی ناول بطرز جدید عام فہم عبارت مین بمذمت افعال قبیحہ بنظر ہمدردی بنی نوع انسان تیار کیا گیا ہے نوجوان طلبا مدارس کو نیک اور پسندیدہ وضع قایم کرنیکے لئے عمدہ رہنما ہے جو پڑھیگا وہ کسی بد افعال کے قابو مین نہین آئیگا۔ اگر یہ درست نہ ہو تو مصنف کا ذمہ۔ خریدلو اور پڑھو۔ خوشخط و مسی کاغذ قیمت صرف ۴ر + علاوہ محصول ڈاک۔ +

تمام فرمایشین اس پتہ پر ہون خادم الحکما محمد شمس الدین رفیقی کٹڑہ آہلووالیہ حویلی نورمحل امرتسر پنجاب

مفتی فاضل شیخ غلام محمد مختار و سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے مطبع روزبازار امرتسر مین چھپا